انگریزی ترجمہ

مع ہدایات

مصنفہ

پروفیسر مدن گو[illegible]

لاہور

[illegible]ب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز

ایجوکیشنل پبلشرز

۱۹۳۱ء

2 nd Edition 5000 Price 0-12-0

یہ کتاب پنجاب کے ہائی سکولوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ پہلے حصہ میں چار سو کے قریب فقرے درج کئے گئے ہیں۔ ان فقرات میں خاص طور پر اس بات کو مدِّنظر رکھا گیا ہے کہ انگریزی اور اُردو زبانوں کے محاوروں کے اختلافات بخوبی ظاہر ہو جائیں۔ عام گفتگو میں جن باتوں کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ اُن پر خاص زور دیا گیا ہے۔ ہر ایک قسم کے لفظوں اور انگریزی صرف و نحو میں مہارت پیدا کرنے کے لئے ان فقروں کی بناوٹ میں خاص کوشش سے کام لیا گیا ہے۔ مصنّف کا خیال ہے کہ جو طلبا اِن فقروں کو دھیان سے انگریزی میں ترجمہ کریں۔ وہ روزمرّہ کے دُنیاوی تعلّقات میں انگریزی زبان استعمال کر سکیں گے۔

عام طور پر یہ شکایت کی جاتی ہے - کہ انگریزی داں ہندوستانی اپنی روزمرّہ کی گفتگو میں کتابی انگریزی بولتے ہیں - اُمید ہے کہ ان فقرات کا استعمال اس شکایت کو کم کرنے میں کامیاب ہوگا +

(۱) پہلی ۴۳ مشقوں میں صرف وہ فقرے درج کئے گئے ہیں - جو خاص اِس کتاب کے لئے اِس خیال سے لکھے گئے ہیں - کہ انگریزی الفاظ اور انگریزی صرف و نحو کی عام مشکلات طلبا کے سامنے پیش کر دی جائیں - اور اِن کے صحیح استعمال میں مہارت پیدا ہو جائے - مثلاً اسموں کے واحد و جمع میں - فعلوں کی مختلف ماضیوں میں - ڈائریکٹ - اِنڈائریکٹ وغیرہ میں جن باتوں کا خاص دھیان رکھنا چاہئے - اُن کو اِن فقروں میں شامل کیا گیا ہے +

(۲) کتاب کے دوسرے حصّہ میں عام طور پر اُن چیزوں کا ذکر ہے - جو عام مشاہدے میں آتی ہیں - یا تواریخی واقعات سے تعلق رکھتی ہیں - اُن طلبا کے لئے کہ جنہوں نے پہلے حصّے کو بخوبی سمجھ لیا ہو - کتاب کے اِس حصّے کا ترجمہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہئے - البتّہ سویں مشق

سے آگے کتاب کا کچھ حصّہ صرف اُن طلبا کے لئے اکٹھا کیا گیا ہے - جو انگریزی زبان میں خاص مذاق پیدا کرنا چاہتے ہیں - یا کسی اور امتحان کی تیاری میں مشغول ہیں ؛

(۳) اِس کتاب کے شروع میں ترجمہ کرنے کے متعلّق کچھ ہدایتیں لکھی گئی ہیں - میرا ارادہ تھا کہ مَیں اِن ہدایتوں کو انگریزی میں لکھتا - کیونکہ مَیں اُردو محاورے سے بخوبی واقف نہیں - مگر اس خیال سے کہ ہائی سکولوں کے طلبا اُن کو بخوبی سمجھ سکیں - مَیں اس نتیجے پر پہنچا کہ اُردو میں ہی لکھنا بہتر ہوگا - جو اُستاد صاحبان اِس کتاب کا ملاحظہ فرمائیں - اُن سے درخواست ہے کہ وہ اُن سب غلطیوں کو معاف فرمائیں - جو اُنہیں میری طرزِ تحریر میں معلوم ہوں ؛

(۴) اس کتاب پر مَیں نے نوٹ نہیں لکھے - کیونکہ اِن کا استعمال بجائے فائدے کے نقصان پہنچاتا ہے - یہ بات بہت سے اُستاد صاحبان کے تجربے میں آئی ہوگی - کہ جو لفظ یا جُزوِ فقرہ مصنّف اپنے نوٹوں میں تجویز کرتا ہے - عام طور پر وہ ایک

طالب علم کے فقرے میں استعمال نہیں ہو سکتا۔ مصنّف کے دماغ میں جو construction تھی - اور جس کا ایک خاص جُزو اُس نے اپنے نوٹوں میں دیا ہے - صرف اُسی کو معلوم ہے - اُس کی Construction کے اِس جزو کو کسی اور Construction میں استعمال کرنا ایک اہم غلط فہمی کا باعث ہو سکتا ہے - اور چونکہ طلبا میں اتنی سمجھ نہیں ہوتی - کہ نوٹوں کو صحیح طور پر اپنے فقروں میں استعمال کر سکیں - وہ اُن کو کسی نہ کسی طرح اپنے ترجمہ میں گھسیڑنے کی کوشش کرکے اکثر گمراہ ہوتے ہیں +

مدن گوپال سنگھ

گورنمنٹ کالج لاہور
نومبر سنہ ۱۹۲۷ء

ترجمہ کیا ہے؟

کسی زبان میں جو مطلب ادا کیا گیا ہو۔ اُس
کو کسی دوسری زبان میں ادا کرنا ہی ترجمہ
کہلاتا ہے۔ یعنی جو بات ہم تم اُردو میں
ایک طریقہ سے کہتے ہیں۔ انگریز لوگ اُسی بات
کو انگریزی میں ایک اور طریقے سے کہتے
ہیں۔ مثلاً ہمارے گھر اگر کوئی ہمیں ملنے
آئے۔ تو سلام دُعا یا مزاج شریف وغیرہ
سے ہم اُس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اِسی
مطلب کو ادا کرنے کے لئے انگریز لوگ
"How do you do." — "Good Morning" وغیرہ
کہتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوا۔ کہ
"Good Morning" کا ترجمہ "اچھی صبح" نہیں۔
بلکہ "آداب عرض" یا "السلام علیکم" یا "رام رام"
ہے۔ ہم نے اس بات کو واضح کرنے کے
لئے ایک ایسی مثال چُنی ہے۔ جس سے تمہیں
اتفاق کرنے میں کچھ تامّل نہ ہو۔ مگر دوسری
باتوں میں بھی یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے۔
کہ ایک زبان کے لفظوں کو بعینہٖ دوسری
زبان کے لفظوں میں ادا کرنے کو ترجمہ نہیں

کہتے۔ انسان بولتے وقت اکیلے دُکیلے لفظوں کا
استعمال نہیں کرتا۔ لفظ فقرے کی لڑی میں
پروئے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ لڑی بہ حیثیتِ
مجموعی ہمارے مطلب کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر
اس لڑی کے ایک ایک دانے کو ہم علیحدہ
کر دیں۔ تو ہمارا مطلب سُننے والے پر ظاہر
نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر ہم کسی اُردو فقرے
کا ترجمہ کرنے میں یہ غلطی کرتے ہیں کہ اس
کے ہر ایک لفظ کو علیحدہ علیحدہ سمجھ کر اس
کا ترجمہ کر دیتے ہیں۔ تو وہ ترجمہ انگریزی
میں ہمارے اُردو فقرے کے مطلب کو ظاہر
نہیں کر سکتا +

اِس موٹے اصول کو سامنے رکھ کر اگر تم
نیچے لکھی ہوئی ہدایتوں پر عمل کروگے۔ تو
ضرور اچھا سُتھرا ترجمہ کرنے میں کامیاب
ہوگے :-

اوّل۔ جس مضمون کا تمہیں ترجمہ کرنا ہے۔
اُسے غور سے پڑھو۔ اگر اس میں کوئی
لفظ ایسا ہے۔ جس کے اصلی معنوں سے
تم آشنا نہیں۔ تو یہ سمجھنے کی کوشش کرو
کہ اُس فقرے میں اُس کے کیا معنے ہو
سکتے ہیں +

دوم۔ اِسے دوبارہ پڑھو۔ اِس خیال سے کہ

تم لکھنے والے کے صحیح معنوں اور منشا سے واقف ہو جاؤ۔ مختلف لفظوں کے معنے مختلف فقروں میں مختلف ہو سکتے ہیں۔ ترجمہ کرتے وقت تمہیں نہ صرف لفظوں کا خیال رکھنا ہے۔ بلکہ سب سے پہلے اِس بات کا خیال رکھنا ہے کہ تم اپنے مضمون کے اصل منشا کو انگریزی میں ادا کر رہے ہو یا نہیں ❊

سوم۔ انگریزی طرزِ تحریر میں خاص باتوں کا خیال رکھنا لازمی ہے۔ مثلاً اُردو میں ہم فعل ماضی کے اظہار کے لئے "تھا"۔"تھے" "تھی" وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ اور فعل مستقبل کے لئے "گا"۔"گے"۔"گی" وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ انگریزی میں "گیا تھا" ایک لفظ سمجھنا چاہیئے۔ "میں وہاں گیا تھا" کا ترجمہ ہے: "I went there." نہ کہ "I had gone there." اسی طرح "گا"۔ "گے" وغیرہ کے لئے 'shall' اور 'Will' دونو مختلف موقعوں پر مختلف معنوں سے استعمال ہوتے ہیں۔ اور بہت سی ایسی باتیں ہیں۔ جنہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ ان کا ذکر ہم اگلے حصے میں کرینگے ❊

چہارم۔ لفظوں کے چُننے میں خاص دھیان رکھنا

چاہیئے - ہر ایک لفظ کے معنے جُدا ہوتے ہیں۔
مثلاً اُردو میں لفظِ "بندوق" مختلف قسم کے
اوزاروں کے لیئے استعمال ہوتا ہے - انگریزی
میں اس کے مقابلے پر بہت سے لفظ ہیں
جو اپنا اپنا مطلب ادا کرتے ہیں - 'Rifle'
کے معنے بھی تو "بندوق" ہی ہیں - مگر یہ
ایک خاص قسم کی بندوق کا نام ہے -
"خوبصورت" اُردو میں بہت قسم کی خوبصورت
چیزوں کے لیئے استعمال کیا جا سکتا ہے -
انگریزی میں handsome— pretty — Fair —
beautiful وغیرہ لفظ ہیں - یہ مختلف موقعوں
پر مختلف معنوں میں استعمال ہوتے ہیں -
ہمارا مُدّعا یہ ہے کہ لفظوں کو اندھا دُھند
استعمال کرتے جانا بہت سی غلطیوں کا باعث
ہوتا ہے - ہر ایک لفظ کو جانچو اور سمجھو
کہ تمہارے فقرے میں اس کے کیا معنے
ہیں - اور ترجمہ کرنے میں صرف ان لفظوں
کا استعمال کرو - جن کو کہ تم بخوبی سمجھتے
ہو ÷

ترجمہ کرنے میں کن باتوں کا دھیان رکھنا چاہیئے؟

NOUNS AND PRONOUNS.

۱- بعض لفظ ایسے ہیں - جو انگریزی میں صرف واحد ہی استعمال ہوتے ہیں - جیسے —fruit hair + جب ہم ان کی جمع استعمال کرتے ہیں - تو خاص معنوں میں کرتے ہیں - اور بہت سے لفظ بھی ایسے ہیں - اُن سے واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کرو +

۲- انگریزی میں عام طور پر بے جان چیزوں کا ذکر کرتے وقت it اور its کا استعمال ہوتا ہے - مگر اُردو میں بے جان یا جان دار چیزوں اور انسانوں کے لیئے ضمائر "وہ" اور "اُن" ہی استعمال ہوتے ہیں +

۳- انگریزی میں Possessive Case. (جیسے Ram's Book) عام طور پر جان دار چیزوں کے لیئے برتتے ہیں - بے جان کے

لئے نہیں - جیسے The legs of the table

۴- Whom — whose — which — who تقریباً ہمیشہ اُس Pronoun. یا Noun. کے بعد استعمال ہوتے ہیں - جن کے ساتھ ان کا تعلق ہو - مثلاً اُردو میں ہم کہ سکتے ہیں - " اس کے بعد علاؤ الدّین تخت پر بیٹھا - جس کے چار لڑکے تھے " - مگر انگریزی میں یہ کہنا غلط ہوگا - کہ

Then Alauddin came to the throne, who had four sons.

کیونکہ who کا مرجع علاؤ الدّین ہے - نہ کہ تخت +

ADJECTIVES.

۵- اُردو محاورے میں بہت سے اسم صفت یعنی Adjectives ایسے ہیں - جن کی جمع ہو سکتی ہے - مثلاً اونچے مکان - لمبے آدمی - پھیکے پھل وغیرہ - مگر انگریزی میں Adjectives کی جمع نہیں ہوتی - (صرف That اور this ایسے لفظ ہیں - جن کی جمع ہوتی ہے - اور ان کا استعمال لازمی ہے) - مگر بہت سے لوگ غلطی سے Fairs — Poors وغیرہ لکھ دیتے ہیں +

جہاں Adjective کے بعد Noun استعمال نہ کرنا ہو - وہاں Adjective کے پہلے The لگانے کا طریقہ ہے - the poor یا poor men

the poor کے معنے poor men سے زیادہ وسیع ہیں - کیونکہ اس میں غریب عورتیں - غریب بچے وغیرہ سب شامل ہیں - انگریزی میں کسی حالت میں بھی Adjective کی جمع نہیں بن سکتی - یعنی انگریزی میں Poors کی قسم کے لفظ بالکل نہیں ہیں +

۶- Adjectives کے متعلق ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے - اور وہ یہ کہ اُن کا Comparative اور Superlative بن سکتا ہے - مثلاً Poorer — Poorest + بعض لوگوں کا خیال ہے - کہ Poorest کے معنے ہیں بہت ہی غریب - یہ خیال غلط ہے - انگریزی میں Poorer اور Poorest صرف مقابلے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے - ایک آدمی دو سو روپیہ ماہوار کماتا ہے - دوسرا آدمی ۵۰ روپیہ ماہوار — تیسرا آدمی ۲۰ روپیہ ماہوار - تو ہم کہہ سکتے ہیں - کہ دوسرا آدمی پہلے سے غریب ہے - اور تیسرا آدمی دوسرے سے غریب ہے - انگریزی میں اسے اِس طرح سے ادا کرتے

ہیں :-

The second man is poorer than the first.

The third man is poorer than the second.

تیسرا آدمی اُن سب میں غریب ہے -

The third man is the poorest of them all.

مگر در حقیقت ۲۰ روپیہ ماہوار کمانے والا ہمارے ملک میں "بہت غریب" نہیں کہلا سکتا +

ARTICLES.

۷- اُردو محاورے میں a—an—the. کے مقابلے میں کوئی لفظ استعمال میں نہیں آتے - انگریزی میں اکثر Nouns. کے پیشتر اِن کا استعمال لازمی ہے - اس کے سمجھنے کے لیئے طالب علم کو کسی گرامر کا غور سے مطالعہ کرنا چاہئیے - ترجمہ اور جواب مضمون میں بہت سی غلطیاں اِن لفظوں کے استعمال سے واقع ہوتی ہیں +

VERBS

۸- انگریزی اور اُردو محاورہ میں سب سے زیادہ فرق Verb کے استعمال میں ہے -

اس فرق کے سمجھنے کے لئے بھی وقت اور مطالعہ کی ضرورت ہے - کسی اچھی گرامر میں اِس کا ذکر دیکھ لو - ہدایت کے لئے ہم چند باتیں لکھ دیتے ہیں :-

(ا) انگریزی کے Verb دو قسم کے ہوتے ہیں - ایک وہ جن کے پیچھے Object (مفعول) کا استعمال اکثر لازمی ہوتا ہے - ایک وہ جن کے پیچھے object نہیں آتا - مثلاً bring—carry وغیرہ transitive (متعدّی) ہیں - اور run — Sit—walk وغیرہ Intransitive (لازم) ہیں ٭

پہچان کے لئے ایک موٹا اصول یہ ہے - کہ transitive verbs کے ماضی مطلق کے ساتھ عام طور پر "نے" کا استعمال ہو سکتا ہے - intransitive کے ساتھ نہیں - جیسے "مَیں نے بوجھ اُٹھایا" "مگر مَیں دَوڑا" (یاد رہے - کہ ہر حالت میں یہ گُر نہیں چلتا - چند Intransitive verb ایسے ہیں - جو ہیں - مگر اُن کے ساتھ "نے" لگ جاتا ہے - جیسے "مَیں نے سوچا" - مگر عام طور پر یہ گُر صحیح ثابت ہوتا ہے -

اور شروع شروع میں طالب علم کو
اس کے یاد رکھنے سے مدد مل سکتی
transitive verb ہے)۔ انگریزی کے کسی
کو بغیر object کے استعمال نہیں کرنا
چاہئے +

(ب) تھا۔ تھے۔ گا۔ گے وغیرہ کے متعلق جو
کچھ ہم پہلے کہ چکے ہیں وہ یاد رکھنا
چاہئے +

(ج) انگریزی میں Passive اور Active voice
کا بہت استعمال ہوتا ہے +
"یہ چٹھی اُس نے لکھی" "یہ چٹھی
اُس کی لکھی ہوئی ہے" انگریزی میں دونو
طریقے صحیح ہیں۔ صاف ظاہر ہے۔
کہ Passive voice صرف اُن verbs
کی بن سکتی ہیں۔ جو transitive طور
پر استعمال ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ
Passive voice. میں مفعول فاعل ہو جاتا
ہے۔ مثلاً This letter was written by him.
— brought + was written — wrote
وغیرہ + was done—did was brought

(د) "Shall"۔"Will" کے استعمال بالکل
مشکل نہیں۔ یہ مت سمجھو۔ کہ دونو کے
ایک ہی معنی ہیں۔ I shall اور I will

دو مختلف حالتوں کو بیان کرتے ہیں۔
اسی طرح سے "he shall"—"he will"
"you shall" وغیرہ مختلف معنوں میں
استعمال ہوتے ہیں ‌٭
"shall" "I" اور "we" کے ساتھ
صرف زمانۂ مستقبل کا اظہار کرتا ہے۔
"ہم کل لاہور جائینگے"۔
"We shall go to Lahore tomorrow"
will مرضی۔ منشا۔ وعدہ وغیرہ کا اظہار
کرتا ہے۔ جیسے "ہم کل ضرور لاہور چلے
جائیں گے"۔ "ہمارا ارادہ ہے۔کہ ہم کل
لاہور جائیں"۔ "ہم آپ سے وعدہ کرتے
ہیں۔کہ ہم کل لاہور چلے جائیں گے"۔
اِن سب حالتوں میں will go استعمال
ہوگا ٭
اِسی طرح She — They — he — you
کے ساتھ will صرف زمانۂ مستقبل کو
ظاہر کرتا ہے۔ اور shall مرضی۔منشا
یا حالتِ مجبوری وغیرہ کو ٭
تم نے دیکھ لیا ہوگا کہ جہاں I—we
کے ساتھ shall استعمال ہوتا ہے۔وہاں
you—he وغیرہ کے ساتھ will استعمال
ہوتا ہے۔ جہاں I—we کے ساتھ will

ہوتا ہے۔ دوسروں کے ساتھ shall ہوتا ہے ؀

ADVERBS.

۹۔ "ہاں" اور "نہ" کا استعمال اُردو اور انگریزی میں مختلف ہے۔ yes اور no اسی طرح استعمال نہیں ہوتے۔ جیسے "ہاں" اور "نہ" استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً "میں ایک لڑکے کو کہتا ہوں۔ "You didn't do it." وہ جواب دیتا ہے۔ "Yes Sir." اس کا منشا تو یہ ہے۔ کہ اُس نے یہ کام نہیں کیا۔ مگر اُس کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اُس نے کیا ہے۔ انگریزی میں "yes" 'no' معنے اور منشا کے مطابق استعمال ہوتے ہیں۔ سوالیہ فقرے کی بناوٹ کے مطابق استعمال نہیں ہوتے۔ جب تمہارا جواب نفی میں ہے۔ تو "no" استعمال کرو۔ چاہے جواب پوچھنے والے نے اپنا سوال کسی طریقے سے پوچھا ہو ؀

PREPOSITIONS.

۱۰۔ انگریزی میں بہت سے لفظ ایسے ہیں۔ جن کے بعد خاص Prepositions آتی

استعمال ہو سکتے ہیں۔ کوئی دوسرا Preposition
استعمال کرنا غلطی ہے۔ جیسے انگریزی میں
Object to کہتے ہیں۔ "میں اس تجویز کے
برخلاف ہوں"۔ "I object to this proposal"
"I disagree with this proposal"
"I am ag inst this proposal"
تین مختلف لفظوں کے ساتھ تین مختلف
prepositions استعمال ہوئے ہیں +

۱۱۔ انگریزی Verbs کے ساتھ مل کر Prepositions
اکثر اُن کے معنی بدل دیتے ہیں۔ جیسے
--get over — get in — get through — get
Get on—get off وغیرہ میں ہر ایک Verb
کے معنی مختلف ہیں۔ مگر بعض طالب علم
verbs کے بعد بلا سوچے سمجھے کوئی نہ کوئی
preposition استعمال کر دیتے ہیں۔ جس سے
اُن کے فقرے کا مطلب کچھ کا کچھ ہو جاتا
ہے۔ prepositions کو خاص احتیاط سے استعمال
کرنا چاہیئے۔ اور جب تم انگریزی کی کوئی
کتاب پڑھ رہے ہو۔ تو خوب غور سے
مطالعہ کرو۔ کہ prepositions کس طرح
استعمال ہو رہی ہیں +

متفرق باتیں

۱۲- اُردو میں فقرے اکثر لمبے ہوتے ہیں- ان کو مختلف حصّوں میں توڑ لینے سے ترجمہ کرنے میں آسانی رہتی ہے- جہاں تک ہو سکے .. conjunctives یعنی who and whom - but وغیرہ کا استعمال کم کرو ؛

۱۳- تمہارے ترجمے میں کوئی فقرہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے- جس کا subject ہو- اور verb نہ ہو- یا verb ہو- اور subject نہ ہو- خاص کر ایسے فقروں میں جہاں تم نے پہلے حصّے میں being — working — having وغیرہ کوئی Particle استعمال کر کے absolute construction بنائی ہے- verb اور subject کی طرف خاص دھیان دینا چاہیئے ؛

۱۴- verb اور subject ہمیشہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں- یعنی اگر verb واحد ہے- تو subject بھی واحد ہونا چاہیئے ؛

۱۵- اُردو محاورے میں direct یا Indirect narration نہیں ہوتا- ہر ایک بات direct ہی کہی جاتی ہے- جیسے " اُس نے مجھ سے کہا تھا کہ مَیں کل لاہور چلا جاؤں گا "

گویا کہ دو مختلف pronoun "اُس" اور "مَیں" ایک ہی شخص کے لئے ایک ہی فقرے میں استعمال ہوئے ہیں۔ انگریزی میں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اگر بولنے والے کے لفظ حرف بہ حرف دینے منظور ہوں تو "کہ" کا استعمال نہیں ہوتا۔ جیسے He said to me. I shall leave for Lahore tomorrow.

یہ Direct narration کہلاتا ہے۔ اس کا استعمال آسان ہے۔ کیونکہ یہ اُردو محاورے کے بالکل مطابق ہے۔ صرف "کہ" کی جگہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر Indirect narration میں بہت سی باتوں کا دھیان رکھنا لازمی ہے:-

(۱) That وغیرہ کا استعمال۔ انگریزی میں فقرے کے ایک حصّے کو دوسرے حصّے کے ساتھ ملانے کے لئے ہوتا ہے۔ اگر فقرے کے ایک حصّے کو دوسرے حصّے کے ساتھ ملانے کے لئے کوئی اَور لفظ استعمال ہو چکا ہے۔ تو that کی کوئی ضرورت نہیں۔ مثلاً

He told me that he would

اِس فقرے میں اس that کے دونو حصّوں کو مِلاتا ہے۔ He told me اور

وغیرہ - he would مگر سوالیہ یا شرطیہ فقروں میں that کی گنجائش نہیں ؛

اُس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں گئے ہوئے تھے؟

اُس نے ہم سے پوچھا کہ وہ کس لئے واپس چلے گئے؟

اُنہوں نے سب سے کہ دیا کہ اگر تم یہاں آؤگے تو خطا کھاؤگے ؛

پہلے فقرے میں where - دوسرے فقرے میں why - تیسرے فقرے میں if فقروں کے مختلف حصّوں کو باہم مِلانے کا کام کر سکتے ہیں - اس لئے that کا استعمال نہ صرف غیر ضروری بلکہ غلط ہے ؛

He asked me where I..

He asked us why they..

He told all of them if..

(تیسرے فقرے میں that if کا استعمال بھی جائز ہے ؛)

(ب) indirect narration میں pronoun. اصلیّت کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں - یعنی جو ایک pronoun کے اصلی معنے ہیں - وہی ہوتے ہیں - I کے معنی "میں" (لکھنے والا) you کے معنی "تم" (پڑھنے والے) وغیرہ ؛

اگر کوئی شخص یہ فقرہ لکھے "اُس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں گئے ہوئے تھے۔ اور اس کا ترجمہ یوں کر دے:

He asked me where you had gone.

تو صاف ظاہر ہے کہ وہ you اور me کو ایک ہی شخص کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ یعنی وہ Pronouns کو اصلی معنوں میں استعمال نہیں کر رہا ہے۔ اُس کی انگریزی میں سب Pronouns کے ایک ہی معنے ہیں۔ تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ اس حالت میں انگریزی محاورہ اُردو محاورے سے کس قدر مختلف ہے۔ اور اس کے استعمال میں کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے +

(ج) جس طرح انگریزی محاورے میں pronouns خاص طور پر indirect narration میں برتے جاتے ہیں۔ اسی طرح tense بھی خاص طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جو tense فقرے کے پہلے حصے میں لکھا گیا ہے۔ اُس کے مطابق ہی آئندہ حصے میں tense بدل جاتا ہے۔ مثلاً

(a) He asked me, "where have you been"

(b) He asked us, "why did they go back"

) They told all of them, "If you come here again, you will be sorry for it"

تینوں فقرے Direct narration میں ہیں
اگر انہیں Indirect میں کہنا منظور ہو
تو تین باتوں کا لحاظ ضروری ہے - اوّل
connecting link (یعنی وہ حرف جو فقرے
کے مختلف حصّوں کو باہم ملاتا ہے)
دوم pronoun - سوم tense of the verb
اِن تینوں کو مدِّ نظر رکھ کر یہ ترجمہ ہو
سکتا ہے ا—

(a) He asked me where I had been

جس طرح سے direct form میں
اور you ایک ہی شخص کے لئے استعما
ہوئے تھے - اسی طرح indirect form
me اور I ایک ہی شخص کے لئے استعما
ہوئے ہیں - کیونکہ فقرے کے پہلے حصے
میں Past tense ہے - اس لئے فقرے
کے دوسرے حصّے میں بھی ہم نے
Present کو Past میں بدل دیا - پہ
فقرہ سوالیہ تھا - دوسرے فقرے کو ہم
نے عام بیان (statement) کی صورت
میں تبدیل کر دیا - indirect form دوسرے
کے سوال کا بیان ہے - دوسرے کا سوال

نہیں ٭

(b) He asked us why they had gone back

اس فقرے میں بھی Pronoun اصلیّت کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں - فقرے کے دوسرے حصّے میں direct form میں تھا - اِس لئے اس کا Past tense past perfect tense. بن گیا ٭

They told all of them in case they *went* there. They would be sorry for it.

اس فقرے میں تم دیکھوگے کہ سب تبدیلیاں ہماری مندرجۂ بالا ہدایات کے مطابق ہوئی ہیں ٭

شروع شروع میں Direct form کو Indirect form میں کرتے وقت کسی خاص گُر کو استعمال کرنے کی کوشش نہ کرو - بلکہ یہ سمجھنے کی کوشش کرو - کہ کیوں کسی تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے - direct form وہ ہے - جس میں تم دوسرے کے بیان کو اس طرح بیان کر رہے ہو - جس طرح سے اُس نے بیان کیا - صاف ظاہر ہے کہ تم اُس کو گھٹا بڑھا نہیں سکتے - مگر indirect form وہ ہے - جس میں دوسرے کے بیان

کو تم اِس طرح سے بیان کر رہے ہو۔
گویا کہ وہ تمہارا بیان ہے۔یعنی جو کچھ
دوسرے نے کہا۔ اُس کو تم نے سمجھا۔
اور اپنی طرف سے پھر اس کو دوسرے
لوگوں کے لیئے بیان کیا۔اِس نقطۂ خیال
سے تم جھٹ سمجھ جاؤ گے کہ وہ تبدیلیاں
جو انگریزی محاورے میں لازمی ہیں۔بڑی
آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہیں +

Similarly *will* in the second and third persons shows the simple future.

They will write a book.
You will go there.
He will bring a box.

means that *they*, *you*, *he* may or may not do what the verb shows.

On the other hand *will* in the first person shows the future time, and also a promise of the speaker.

I will write a book,
means I promise to write a book.

We will go there
means that we promise to go there ; we will try our best to go there.

Shall in the second and third person shows compulsion, command, certainty of things in the future.

They shall go there.

means if they do not go we shall force them to.

So that you should not use *shall* and *will* without thinking. They mean not only the future tense but *something more.*

---

period several things might have happened. We are speaking of two such things—my writing a book, and his coming to see me. Which of these two things happened first ?—my writing the book. He came *after* I had written the book. That is to say my writing the book is *more past* than his coming.

It should thus be clear that in English we use the forms, had written, had gone, had run, and the like *to compare* the time of their action with the time of some other action that took place later.

> He had gone when I reached his house. You had run fast when the umpire saw you. They had sold the house by the time we wrote to them.

In all these sentences one action in the past is compared with another action in the past.

Therefore the forms in "had" should not be used except where you wish to do so. Do not be misled by the vernacular use of *tha*. Had is not the translation of *tha*. *Main wahan gaya tha* does not mean I had gone there—but *I went there*.

7. The Future tenses are used like the tense in our vernacular. But *shall* and *will* both show the future. *Shall* in the first person shows the simple future of time.

> I shall write a book.
> We shall go there.

means I may write a book or I may not, we may go there or we may not.

ago, we cannot use this form of the verb. The boy has come, means the boy *came* not very long ago—he came just now. This tense shows an action that was *present* but is soon becoming *past*.

4. The Past Continuous.

I was writing a book (when he came to see me).

This shows the act being done at some time in the past. It shows two things : the time, and the nature of the act. The time is in the past ; the act *was begun but not finished at that time ;* though it is finished *now.* It means that you are speaking of a time in the past when something was going on.

5. The Past Indicative.

I wrote a book.

Like the Present Indicative, this form also does not tell us much about the action. It means that a book was written by me *some time or other* in the past. It does not say *when.* It tells us generally of the action of the verb, not of its time. He went to school, you ran fast, I wrote a book—all of them show the action taking place—begun and finished *some time in the past.*

6. The Past Perfect.

I had written a book when he came to see me.

This form of the verb is not generally understood. But it is quite easy. Now think of the past as a very long period of time. In this long

1. THE TENSES OF THE ENGLISH VERB.

The Tenses of the verb in English are very easy to use once you understand them properly. We shall divide them into the following forms so that you may understand clearly :—

1. THE PRESENT CONTINUOUS.

I am writing a book.

This is the only true present : that is, this is the only tense that shows that a thing is being done, in the present time. It describes an action that *has begun but is not yet finished.*

2. THE PRESENT INDICATIVE.

I write a book to help myself.

This form of the present tense *does not tell us about the time* of the action. I write a book, he goes to school, you run fast, and other sentences of this kind do not tell us *when* I write the book, *when* he goes to school, or *when* you run fast. They only tell us of *the action, not of time.* Therefore we use this tense generally to show habit, to say something that is true as a general rule, and the like.

3. THE PRESENT PERFECT.

I have written a book.

This form of the verb shows *time :* also that the action we are speaking of is complete. But the time must be recent. If the act of writing was done long

۱

خرگوش کے بچّے دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہوتے ہیں +
بلّی کے بچّے آپس میں کھیلتے ہیں +
ہماری ایک گائے نے بچّہ دیا ہے +
انگوٹھے میں کوئی انگوٹھی نہیں پہنتا +
آئندہ سوموار کے بعد کے سوموار کو یوگیش بابو کے چھوٹے لڑکے کے ساتھ میری لڑکی کا بیاہ ہوگا +
میرے لئے ایک روپیہ کا کل کا میدہ لے آنا +
اس دیگچی کو قلعی کرانے کی ضرورت ہے +
قحط کے دنوں میں مزدوری سستی ہوتی ہے +
جاپانی اُمورِ سلطنت خوب سمجھتے ہیں +

۲

ڈاکٹر جواب دے گئے ہیں +
ایسی بے خبری ناقابل معافی ہے +
اس قصور کے لئے مَیں نے تمہیں چھ مہینے سخت قید کا حکم دیا ہے +
کانا آدمی دونو آنکھوں کے اندھے آدمی سے زیادہ خوش نصیب ہے +
تم اتنا تکلّف کیوں کرتے ہو؟

مصیبت میں بھی اُن کا دل مضبوط تھا +
اُس کی طبیعت ڈانوا ڈول نہیں ہوئی +
مقرّرہ جگہ پہنچ کر اُنہوں نے ایک عجیب ماجرا دیکھا +
مجھ سے روپیہ مانگنے میں آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں ؟
راجہ رام موہن رائے غیر معمولی لیاقت کے آدمی تھے +
اس کے متعلّق ابھی کوئی بات نہیں کہی جا سکتی +

۳

مکان میں تین بڑی بڑی کوٹھڑیاں ہیں +
روشنی سے میری بڑی دوستی ہے +
وہ ایک معمولی آدمی ہے +
معمولی بات پر لڑنے جھگڑنے سے کیا بنیگا ؟
تم ایک معمولی کانسٹیبل (Costable) ہو +
اُسے معمولی بخار ہے +
کل رات معمولی بارش ہوتی رہی +

۴

حاکم کا دل اب کچھ نرم ہوا ہے +
کھانڈ کا بازار نرم ہے +

یہاں آم کے اچھّے اچھّے قلم ملتے ہیں +
بے تکلّف تشریف رکھئے +
خوب یاد آیا ! مدن اس وقت کیا کرتا ہے ؟
اس سکول میں پڑھائی اچھی نہیں ہوتی +

۵

کھانا مزے دار بنا ہے +
روٹی کچھ کچّی ہے +
کیا اُن سے آپ کا کوئی لین دین ہے ؟
آپ اُن سے کوئی بات نہ کہئیگا +
کل شام کے وقت مجھے تھوڑا سا بُخار آ گیا
تھا +
اُن سے بہت باتیں ہوئیں +
ضلع کا ضلع ڈوب گیا ہے +
گاے کی ویسی خدمت اب ہمارے ملک میں
دکھائی نہیں دیتی +
یہ ہر ایک کا کام نہیں ہے +

۶

گاے دُودھ دیتی ہے +
اچھا لڑکا پڑھنے لکھنے میں دل لگاتا ہے +
کاہل آدمی کبھی خوش نہیں ہوتا +
وہ چھوٹے بچّے کی طرح رونے لگے +

میں نے شیر دیکھا ہے +

جنگل کو طوفان سے نالے میں دس کشتیاں

ڈوب گئی تھیں +

اگن بوٹ کب چلے گا ؟

چلو ہم مال پر گھومنے چلیں +

تم روپیہ کب پاؤ گے ؟

میں تمہارے ساتھ سٹیشن پر چلوں گا +

آفتاب غروب ہو چکا ہے +

دُنیا کا قاعدہ ہی یہی ہے +

زمین آفتاب کے گرد گھومتی ہے +

خُدا جانے اُس کا کیا ہوگا ؟

خدا کی قدرت سمجھ میں نہیں آتی +

ے

الہ آباد گنگا جمنا کے سنگم پر واقع ہے +

انڈمن ٹاپو اور لنکا ٹاپو ہندوستان کے کس

سمت میں ہیں ؟

پنجاب اور دکن میں کون کون سے ندی نالے

ہیں ؟

دکن میں قحط سالی ہے +

کرناٹک میں کون کون سی لڑائیاں ہوئیں

میرے جغرافیے میں ہمالیہ کی بلندی لکھی

ہے +

جنوب میں بحر الہند اور شمال میں ہمالیہ ہندستان
کی رکھوالی کرتے ہیں +
کوہ وندھیاچل کوہ الپس سے کہیں بڑا ہے +
ہندوستان کے مشرق ہیں برہم پتر اور مغرب
میں سندھ ہے +

۸

کالیداس ہندوستان کے شیکسپیر ہیں +
چیف جسٹس آج کل دورے پر ہیں +
وید ہندوؤں کی - قرآن مسلمانوں کی اور بائیبل
عیسائیوں کی مقدّس کتاب ہے +
ایک جرمن پنڈت نے لکھا ہے - کہ راماین
اور مہابھارت کی سی کتابیں دُنیا بھر میں نہیں
ہیں +
ہم لوگوں میں کم ہی لوگ انگریزوں کی طرح
انگریزی لکھ سکتے ہیں +
فرانسیسی نہایت شریف اور شوقین ہوتے
ہیں +
برسات شروع ہو گئی ہے +
مجھے ڈیڑھ گز ململ چاہئے +
مَیں نے اڑھائی گلاس پانی پیا ہے +
جماعت میں سب سے اچھا طالب علم کون
ہے ؟

ہم گیارھویں روز کابل پہنچے +
دیکھو کیسا عجیب جانور ہے!

۹

مَیں نے اُس سے ایک دُکان کرائے پر لی ہے +
اب آپ کیا کام کرتے ہیں؟
آپ نوکری کرتے ہیں یا تجارت؟
مَیں اُس پر نالش کروں گا +
کوچوان نے گاڑی تیار کر لی ہے +
تمہیں کل کیا ہؤا تھا؟
کھانا تیار ہے +
کل بارش ہوئی تھی +
تم اُن سے میری شناسائی کرا دو گے؟
ممتحن نے مجھے بہت کم نمبر دئے ہیں +
دیکھو - یہاں ایک بسترہ لگا دو +

۱۰

اُس نے مجھ سے ایک پیسہ مانگا +
یہاں کپڑے کی دوکان خوب چلے +
تمہاری آج کل کیسے کٹتی ہے؟
میری آنکھ آ گئی ہے +
ابھی تک دھوپ نہیں نکلی +

دفعتہً آگ جل اُٹھی ۔
اتنا کام کر سکوگے ؟
انہیں گاڑی میں بٹھا آؤ ۔
یہ چیز بازار میں رہنے نہ پائے گی ؟

۱۱
لکھنا پڑھنا سیکھنا چاہئے ۔
اُنہوں نے مجھے خط پڑھ کر سُنایا ۔
ٹھیرو ۔ مَیں گائے باندھ آؤں ۔
گاؤں میں لالہ موہن لال نے ایک سکول
کھول رکھا ہے ۔
چوہے نے کپڑا کتر ڈالا ہے ۔
کیا تو مجھے مارے گا ؟
وہ میرا نام لے کر نہیں پکارتا ۔
مَیں بھوت پریت کو نہیں مانتا ۔
اُنہوں نے اپنی غلطی نہیں مانی ۔
سچ کہنا جھوٹ نہ کہنا ۔

۱۲
یہ کتاب میز پر رکھ دوگے کیا ؟
کتاب ابھی اپنے پاس ہی رہنے دو ۔
تم روپیہ کس بنک میں جمع کرواتے ہو ؟
اُنہوں نے میرا کوئی لحاظ نہیں کیا ۔

اُنھوں نے ڈاڑھی رکھ لی ہے +
حوض کا پانی کھول دیا گیا ہے +
ابّا مکان میں ہیں +
یہ جُوتا بہت تنگ ہے +
تم لوگ ابھی تک کام میں نہیں لگے ؟

۱۳

دس ڈھیلے مارے۔ لیکن آم کو ایک بھی نہ لگا +
میں نے ہریش کو بُلا بھیجا ہے +
اِس گلاس میں کتنا پانی آتا ہے ؟
ذرا تولیہ نچوڑ دو +
اب مجھے اجازت دیجئے +
ڈاکٹر صاحب ! کیا مَیں چاول کھا لوں ؟
موچی جوتے پر برش کرتا ہے +
ٹھیرو ۔ مَیں ابھی آتا ہوں +
کل رات نوکر ہیضہ سے مر گیا +
تم نے یہ کیا کیا ؟
اُس کی اُنگلی سے خون بہنے لگا +

۱۴

مجھے اتوار کو بھی دفتر جانا پڑتا ہے +
مَیں کھانا کھانے کو ابھی بیٹھا ہوں +
وہ رات دن سونے کا بڑا شوقین ہے +

مجھے لوٹنے میں رات ہو جائے گی ۔

کونین بڑی کڑوی ہوتی ہے ۔

بھوک کے مارے میرا بُرا حال ہے ۔

بخار چھوٹنے پر تین بار کونین کھانا ۔

لڑکے یکے بعد دیگرے میرے پاس آئے ۔

اُنہیں مکان میں نہ پا کر میں چلا آیا ۔

کالج چھوڑ کر میں نے نوکری اختیار کی ۔

آپ آکر کوئی تدبیر کیجیے ۔

تم پیدل جاؤ گے یا گاڑی سے ؟

وہ گاڑی کی چھت پر بیٹھا جا رہا تھا ۔

اُس کے بیمار ہونے سے انتظام ڈھیلا پڑ گیا ۔

۱۵

یہ کھانے کا سب سامان وہاں وقت پر پہنچ جائے ۔

انگریزی اور سنسکرت نظم میں بہت فرق ہے ۔

ہندوستان میں قدرتی مناظر نہایت دلچسپ ہیں ۔

میں نے اُسے بہت سی اچھی صلاحیں دی ہیں ۔

انگریز زیادہ تر غیر ملک والوں پر مہربان ہیں ۔

اُنہوں نے یہ کام کرنے کا حکم دیا ہے ۔

ایسی حالت میں میرا وہاں جانا مناسب نہیں تھا ٭

وہ پہلے رات کو چاول نہیں کھایا کرتے تھے ٭

اُن کے ولایت سے واپس آنے پر اُن سے بہت باتیں ہوئیں ٭

وہ انگریزی چال ڈھال کے بڑے طرفدار ہیں ٭

وہ ترکاری زیادہ کھاتے ہیں ٭

نہ ندی نہ پہاڑ نہ درخت وہاں تو کچھ بھی نہیں ٭

١٦

گھی - چینی اور آٹا یہاں ملے گا - اور آلو پھل اور دودھ وہاں ٭

کوئلے جل کر خاک ہو گئے ٭

اس کاغذ کو قینچی سے کاٹ کے دستپناہ کے ساتھ آگ میں ڈال دو ٭

میری نوکری گئی ٭

میری رامائن کھو گئی ہے ٭

اس سے تمہارا نقصان نہ ہوگا ٭

اس کی نیند ٹوٹی ٭

اُسے سزائے موت ملی ٭

اس کی گردن اُتاری گئی ٭

وہ مجھ سے بہت ناراض ہیں ⁘
میری ماں کی موت ۱۹۱۰ء میں ہوئی ⁘
میری ان سے بات چیت نہیں ⁘
اس سے میری دوستی ہے ⁘
ان کے دل میں رحم کا نام نہیں ⁘

۱۷

وہ بھلا معلوم دیتا ہے ⁘
اب مجھ کو کیا کرنا چاہیئے ؟
اس کاغذ پر آپ کو دستخط کرنے پڑینگے ⁘
اسے پارلیمنٹ کہتے ہیں ⁘
تم اس وقت کھانا یا پھل کھاؤ گے ؟

۱۸

یہ صندوق کاہے کا ہے ؟
اس کو کس سے کھولیں ؟
وہاں گھر ہے بھی کوئی ؟
وہ رات بھر کروٹیں بدلتا رہا ⁘
یہ کام مجھ سے نہ ہو سکیگا ⁘
تقدیر سے لڑا نہیں جاتا ⁘
لوگوں کی نظر بچا کر اُسے کھڑکی کی راہ باہر پھینک دیا ⁘
بندوق دیوار کے سہارے کھڑی تھی ⁘

بارود آگ لگتے ہی بھک سے اُڑ گیا ؂
دو دفعہ اس کا نشانہ خطا گیا ؂
بھلا ۔ گولی لگنے سے اس کی آواز نہ آتی ؂

۱۹

یہ صرف سُنی سُنائی بات ہے ؂
گھوڑا ہاتھی کو دیکھ کر بدک گیا ؂
میرے پاؤں کیچڑ میں دھسے جاتے ہیں ؂
ان دو باتوں میں کوئی تعلق نہیں ؂
اُسی وقت سڑک کے ایک موڑ پر گاڑی دکھائی دی تھی ؂
تینوں بھائی بھی کھڑے ہو کے دیکھا کیے ؂
چور اُس کے ہاتھ سے زیور چھین کر چل دیا ؂

۲۰

گھر کے اندر سے ایک گانے کی سی آواز سُنائی دی ؂
ایسی چیزیں یہاں میسّر نہیں ہیں ؂
اب اس بات کو طے کر ڈالو ؂
اس سے تمہارا کیا حرج ہو گا ؟
روپیوں کے ساتھ کچھ ریزگاری بھی دیجئے ؂
وہ میرے ساتھ بہت مہربانی سے پیش آیا ؂
اس بات کا چرچا تمام شہر میں پھیلا ہؤا ہے ؂

۲۱

انسداد مرض معالجے سے بہتر ہے ۔
یہ بات، ہر روز ہوا کرتی ہے ۔
وہ اپنے بھائی کے ساتھ برابر کام کیا کرتا ہے ۔
یہ آدمی ہر ایک قسم کے جانوروں کو سدھا سکتا ہے ۔
اب اُس کی قلعی کھل گئی ۔
نہیں معلوم آج کل اُس کے مزاج میں کیا فتور آگیا ہے ۔
خونی نے کواڑ کی ایک درز میں سے بندوق چلائی ۔

۲۲

اس موقع کو غنیمت جانو ۔
تم کو کب سے اس آدمی سے جان پہچان ہے ؟
وہ سخت بات سن کر اُلٹا مسکرا دیتا تھا ۔
تقلید اس شخص پر ختم ہے ۔
یہ لوگ میرا مغز کھا جاتے ہیں ۔
سورج کے جلوے کے سامنے چاند کی روشنی پھیکی پڑ جاتی ہے ۔
اس آدمی کا کچھ اعتبار نہیں ہے ۔
ان لوگوں میں انسانیت کی بو تک نہیں ہے ۔

۲۳

ایسی آن ہونی کا بیڑا میں نہیں اُٹھاتا ۔

اب تک یہ بات کسی پر نہیں کھلی ۔

یہ آدمی کبھی بھول کر بھی سچ نہیں بولتا ۔

یہ کتابیں میرے ایک دوست کی معرفت میرے پاس پہنچی ہیں ۔

کواڑ تو بھڑے ہوئے ہیں ۔

اُس نے سب کتابیں قرینے سے رکھی تھیں ۔

میں اس بات میں ہزار دقتیں دیکھتا ہوں ۔

یہ لفظ روز مرہ کی بول چال میں نہیں آتے ۔

اس کے داہنے ٹخنے میں موچ آگئی ہے ۔

۲۴

اس بنگلے کی چھت پر میرا تین سو روپیہ خرچ ہؤا ۔

اُس جلسے میں کسی نے یہ بات بھی چھیڑی تھی ؟

آج کسی قدر آرام ہے ۔

میں نے اُسے اُس کا وعدہ یاد دلایا تھا ۔

ڈاکٹر صاحب کو اب نہ بلانا ۔

اُس کو آگ دے دو ۔

پُل پر سے چلے آؤ ۔

کیا پُل ٹوٹ کے بیٹھ گیا ہے ؞

گھوڑا ایک بچّہ کے اوپر سے دوڑتا چلا گیا ؞

۲۵

وہ یہاں کس سے ملا تھا ؟

میرا کونسا بستر ہے اور تمہارا کونسا ؟

تمہارا اُس سے کیا رشتہ ہے ؟

راشو کی موتی سے بلا سبب کیسے بحث ہو گئی ؟

تمہارے کس قدر بال بچّے ہیں ؟

کیا تم خود اس بات میں بہت حیرانی میں پڑے ہوئے نہ تھے ؟

میں نے اب تک کپڑے نہیں پہنے ؞

۲۶

میرا نام وُہی ہے جو تمہارا ہے ؞

میں ویسا ہی ہوشیار ہوں جیسے تم ہو ؞

وہ گر پڑے گا - اور میں بھی گر پڑونگا ؞

سیتا اتنی کیوں ڈرتی ہے ؟

وہ ایسا اچھا نہیں لکھتی جیسا تم لکھتے ہو ؞

تم خواہ جاؤ خواہ رہو - اُس کے لئے برابر ہے ؞

میں اُس سے دُبلا ہوں ؞

میں تھوڑی دیر میں زیادہ بیمار ہو گیا ؞

۲۷

گھر کے باہر بڑی گرمی ہے ⁘

آپ کے چھتی گیلی ہو گئی ہے۔ کیا اس کا وزن زیادہ ہے ؟

یہ زنجیر بڑی ہے۔ مجھے چھوٹی درکار ہے ⁘

دونوں میں سے جو چھوٹا ہے۔ وہ مجھے دے دو ⁘

جتنے بچوں کو میں جانتا ہوں۔ اُن سب میں سے یہ زیادہ خوبصورت ہے ⁘

اب آگے لاہور کا سٹیشن ہے ⁘

مجھے اور تھوڑے سے توس چاہئیں ⁘

کیا اُسے کچھ اور کہنا ہے ؟

میرا اس کی صلاح پر چلنے کا ذرا بھی ارادہ نہیں ہے ⁘

چلے جانے میں رہنے کی نسبت زیادہ خطرہ ہے ⁘

۲۸

کملا سب سے تیز دوڑتی ہے ⁘

تم آگے کیا کرو گے ؟

سب سے پیچھے کون آیا ؟

کیا برسات کا موسم اور بہت دن تک

رہے گا ؟
ہرن اُسے دیکھتے ہی چھلانگیں مارتا ہوا
بھاگ گیا ؞

۲۹

اُسے چھ بجے جگا دینا ؞
ہر مہینے میں ایک نیا مقدمہ بنتا تھا ؞
وہ اپنے گھوڑے پر سے گر کر مر گئی ؞
مجھ سے ترقی کا وعدہ ہوا ہے ؞
کیا قصبے کو پانی اس چشمے سے ملتا ہے ؟
کیا ڈاکٹر صاحب بلائے گئے ہیں ؟
تم مدرسے سے نکال دئے جاؤ گے ؟
وہ یہاں رہنے نہیں پائیں گے ؞
اُسے کچھ تکلیف نہیں ہوگی ؞
کیا ہری کے گھوڑے پر زین کس دیا
جائے ؟
آپ میرے باپ کی ملاقات کو آئیں گے ؟
آپ ان کی سلامتی کے ضامن ہوں گے ؟

۳۰

تم خواہ مخواہ شور مچاتے ہو ؞
کیا میں تمہیں ایک کہانی سناؤں ؟

کتا اُسے نہیں کھاتا ⁛
کیا بندوق نہیں چلتی ؟
خدا کی یہی مرضی تھی ⁛

۳۱

اُس کو ہیڈ ماسٹر صاحب سے کیا کہنا چاہئے ؟
تم اُس کی عرضی کی طرف کچھ توجّہ نہیں کرتے ⁛
پتہ چلتا نہیں کھاتا تھا ⁛
شرم کی بات ہے۔ کہ مجھ سے ایسا سلوک کیا جائے ⁛
اُسے بلا روک ٹوک بولنے کی اجازت ہے ⁛
آپ روٹی مکھن نوش فرمائیں گے ⁛
جو کوئی ہو اُسے جانے دو ⁛
خدا تمہارا قصور معاف کرے ⁛
میں اُن کو تنہا کہہ سکتا ہوں ⁛
میں کل فٹ بال کھیل سکوں گا ⁛
میں روٹی بغیر نہیں رہ سکتا ہوں ⁛
بھلا وہ کون ہوگا ؟

۳۲

تم کو گھوڑے پر چڑھنا اچھی طرح کبھی نہیں

آتا تھا ؎

مجھے تمہارا حکم ماننے بغیر کوئی چارہ نہ تھا ؎

مجھے خیال تھا - کہ شاید میں امتحان میں فیل ہو جاؤں ؎

اس کو ضرور دوبارہ ان کا پتہ پوچھ لینا چاہئے ؎

میں ضرور جیتوں گا ؎

اس کو کل یہاں آئے پورے چار ہفتے ہو جائیں گے ؎

میں اس اتوار تک اپنے کام سے فارغ ہو جاؤں گا ؎

کیا اُس نے مجھے دیکھ لیا ہوگا ؟

اس نے گاؤں میں آگ ضرور لگائی ہوگی ؎

۳۳

میں اگلی قطار کے بیچ میں بیٹھا ہوا ہونگا ؎

میں گھنٹہ بھر سے اس کا انتظار کر رہا ہوں ؎

کیا ریل گاڑیاں آج نہ چلتی ہوں گی ؟

۳۴

کیا تم چھینک لیتے رہے ہو ؟

شہد کی مکھی میرے ہونٹ پر فوراً ڈنگ مارا چاہتی ہے ؎

تمہارا جانا بہتر ہے ؎

اُن کو میرا ادب کرنا پڑے گا ۔
تمہارا ابھی جانا ضروری نہیں ۔
بہتر ہے میں اب چلا جاؤں ۔
میں گونگا بن گیا ۔

۳۵

نوکروں سمیت وہاں آٹھ آدمی تھے ۔
آپ نے پڑھنا کیوں چھوڑ دیا ؟
یہاں کا نظارہ دیکھنے کے قابل ہے ۔
وہ جھگڑتے رہے ۔
وہ ہم سے پھر ملنے کا انتظار خوشی سے کرتا رہے گا ۔

۳۶

میں نے یہ بوٹ بنے بنائے لئے تھے۔ مگر میرا جوتا فرمائش کرکے بنوایا گیا تھا ۔
وہ پاؤں پھیلائے بیٹھا ہوا ہے ۔
میں نے اپنے کمرے میں آگ جلوائی ۔
تم اپنے کپڑے یہاں نہیں دھلوا سکو گے ۔
میں پیٹنے سے ڈرتا ہوں ۔

۳۷

اگر تم یہاں ہو تو میں نہ آؤں ۔

میں نے تم سے کہ دیا ہے۔ کہ میں معتبر آدمی ہوں ؞

اُس نے مجھ سے کہا ہے کہ میں بہت شرماتا ہوں ؞

تم نے مجھ سے کہہ دیا ہے کہ تم نیک مزاج ہو ؞

میں نے اُس سے کہ دیا تھا کہ تم سوہنا سے دغا بازی کرتے ہو ؞

۳۸

آج وہ وہی پوشاک پہنے ہوئے ہے۔ جو کل پہنتی تھی ؞

مجھے اس شہر میں آئے دس برس کا عرصہ ہوا ؞

کے مہینے ہوئے جب تم نے یہ بیل اُس کے ہاتھ بیچا تھا ؟

ذرا اونچا بولو۔ سُنائی نہیں دیتا ؞

پہلے او نگھنے لگا۔ پھر نیند آگئی۔ پھر اس کے بعد خرّاٹے بھرنے لگا ؞

اس کپڑے پر جو دھبّا پڑ گیا ہے۔ اب مٹنے کا نہیں ؞

لکڑی ٹھوس ہے مگر بانس پولا ہوتا ہے ؞

۳۹

مَیں نے صبح اُسے احتیاطاً لکھ دیا تھا کہ
فوراً آ جائے ۔
لطف یہ کہ جب میں نے اُس کے ہاتھ
میں بندوق دی ۔ تو وہ اس کے استعمال سے
بالکل ناواقف تھا ۔
وہ کم سنتا ہے ۔ اور اُس کا بھائی کم
دیکھتا ہے ۔
یہ اس کا اصلی نام نہیں ۔ فرضی ہے ۔
جیسا وہ تم سے کہے ۔ کرو ۔
برسوں کی دوستی کے بعد یہ دونو آپس میں
بگڑ بیٹھے ۔
سچ ہے ۔ کہ ہونے والی بات بن ہوئے
نہیں رہتی ۔
میں اِس کو ڈھیلا باندھوں ۔ یا کس کر ؟

۴۰

آئیے صاحب ! تشریف رکھیے ۔
آپ کھانا کھا چکے ؟ آج تو غضب کی جلدی
کی ۔
کمرے میں صفائی درکار ہے ۔
گھڑی نے جھٹ سے دس بجائے ۔
گھوڑا اس تیزی سے بھاگا گویا ہوا ہو گیا

وہ سوتے وقت دانتن کیا کرتے ہیں ⁘
آج کل انگریزی ٹوپی پہننے کا بہت رواج ہو چلا ہے ⁘
اُنہوں نے تو پڑھ پڑھ کر کتابیں گھسا دیں ⁘

۴۸

بنک میں چک کا روپیہ دس سے تین بجے بعد دوپہر تک مل سکتا ہے ⁘
آج رسوئی میں کیا دال بھاجی بنی ہے ⁘
لا بھئی فتو! ان کے ہاتھ دُھلا دے ⁘
کیوں لالہ جی! کچھ کھانے کی چیزیں بھی رکھی ہیں - یا یوں ہی پراتیں بھر چھوڑی ہیں ؟
برسات بھی کیا ہے ایک مصیبت ہے - چولھے میں آگ جلائے نہیں جلتی ⁘
گھوڑا دبانے کی دیر تھی [illegible] پانچ تلیر نیچے آ گرے ⁘

۴۹

آؤ تمہیں کیلاش کے کوئی پانی وانی پلا لائیں ⁘
سر چارلس منرو اور لارڈ رایئس دو ایسے

کمانڈر انچیف ہوئے ہیں ۔ جنہوں نے جنگی اخراجات کم کرنے کی سخت بڑی بہت کوشش کی ہے ॥

وہ اُٹھا اور اپنے بستر پر جا لیٹا ॥

مسافروں کو اپنا بستر ہمراہ لانا چاہیئے ॥

وہ اپنے گھر سے خرچ کے لیئے چالیس روپے ماہوار منگواتا ہے ॥

پروفیسر صاحب صحت قائم رکھنے کے لیئے روز صبح گھر سے کالج تک پیدل آیا کرتے ہیں ॥

اللہ دتّا کچھ ایسی شان سے رہتا ہے ۔ بس پروفیسر معلوم دیتا ہے ॥

۴۲

پھل اکثر کھانا کھانے کے بعد کھائے جاتے ہیں ॥

وہ جاتے جاتے راہ میں تھک گیا ॥

لاہور سے جالندھر ریل کے ذریعے چار گھنٹے کا سفر ہے ॥

سو لینے سے طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے ॥

بن بُلائے کسی کی بات میں دخل نہیں دینا چاہیئے ॥

یہ مکان برسات میں بہت ٹپکتا ہے ॥

۴۴

اُس وقت بعض علامات سے اس کو اطمینان ہو چلا تھا کہ غالباً ساحل قریب ہے۔ کیونکہ سمندر کی گہرائی کم ہوتی جاتی تھی۔ اور کہیں کہیں ہری ہری شاخیں سطح آب پر بہتی دکھائی دینے لگی تھیں ٭

۴۵

کافور کو مختلف کاموں کے لئے استعمال میں لاتے ہیں۔ کھانے کی دواؤں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور لگانے کی دواؤں میں بھی برتا جاتا ہے۔ بعض مذہبی رسومات کے موقعوں پر بھی اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً مُردے کا کفن کافور سے خوشبودار کیا جاتا ہے۔ امرا کے ہاں اس کی شمع استعمال میں آتی ہے۔ لڑکے کافور کی ٹکیا روشن کر کے پانی میں چھوڑ دیتے ہیں عجیب بہار دکھاتی ہے ٭

۴۶

خدا کی شان کے بھی کیا کیا جلوے ہیں! وہ ہم کو پیدا کرتا ہے۔ پالتا ہے۔ مارتا ہے۔ دیتا ہے۔ لیتا ہے۔ دولتمند کرتا ہے۔ مفلس

بناتا ہے - کبھی پہاڑوں پر گھٹائیں اُٹھا کر سمندر میں برساتا ہے - کبھی کبھی سمندر کے پانی سے بادل بنا کر پہاڑوں پر برساتا ہے - گرمیوں میں آندھیاں چلاتا ہے - برسات میں اُن کا نام و نشان مٹاتا ہے ⁖

۴۷

شروع شروع میں جو شخص انگریزی لباس پہنتا تھا - اُسے لوگ کرسٹان اور عیسائی کہا کرتے تھے - مگر جوں جوں زمانہ ترقی کرتا جاتا ہے - اس قسم کے خیالات رفع ہوتے جاتے ہیں - لباس کی وضع قطع ہر شخص کی طرز معاشرت اور مالی حالت پر منحصر ہے - اگر کوئی شخص صاحب مقدور ہے - اور اس کی طرز معاشرت اس امر کی مقتضی ہے کہ وہ انگریزی لباس پہنے تو کوئی مضائقہ نہیں ⁖

۴۸

دنیا میں جو سب سے زیادہ کام کی چیزیں ہیں - ان کی اس قدر بہتات ہے - کہ ہر ایک جگہ نہایت آسانی سے مل سکتی ہیں - دیکھو - روشنی اور ہوا کیسی ضروری چیزیں ہیں - اگر یہ نہ ہوں - تو تھوڑی دیر جینا بھی مشکل ہے -

مگر یہ دونو چیزیں ہمیں مفت اور بے مانگے ملتی ہیں ٭

۴۹

چاے کا رواج دنیا میں اس قدر جلد کیوں پھیل گیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ چاے کی ایک پیالی پینے سے دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے تکان اُتر جاتی ہے۔ اور طبیعت کو ایک گونہ فرحت حاصل ہوتی ہے۔ یہی تاثیر کافی اور کوکو میں بھی ہے۔ اور دونو در اصل چاے ہی کی بہنیں ہیں ٭

۵۰

کیلیفورنیا میں ایک درخت ہوتا ہے جسے میمتھ کہتے ہیں۔ یہ درخت دنیا کے تمام درختوں سے بڑا ہوتا ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض دفعہ اس کی بلندی ۴۵۰ فٹ سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ تنے کا دَور بھی ۱۲۰ فٹ کے قریب ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک درخت کے تنے کو جو زمین پر گر گیا تھا۔ لوگوں نے اندر سے جلا دیا۔ اور صرف دو تین فٹ موٹائی نیچے اوپر چھوڑ دی۔ جو سوراخ اس طرح پیدا ہوا۔ اس میں سے

تین شخص گھوڑوں پر سوار ہو کر پہلو بہ پہلو ایک جانب سے دوسری جانب نہایت آسانی سے گزر گئے ۔

۵۱

وہیل کا شکار اس طرح کرتے ہیں کہ جب وہ سانس لینے پانی کی سطح پر اُبھرتی ہے۔ تو یہ لوگ اُس کو نیزے مارتے ہیں وہ جھٹ پانی کے اندر چلی جاتی ہے۔ یہ لوگ منتظر رہتے ہیں کہ وہ پھر اُبھرے۔ تھوڑی دیر بعد سانس لینے کے لئے وہ پھر اُبھرتی ہے تو یہ پھر پہلے کی طرح اُسے گھائل کرتے ہیں ۔ آخرکار خون کے ضائع ہو جانے سے بے ہوش ہو کر وہ پانی کے اوپر تیرنے لگتی ہے ۔ اب شکاری اُسے پکڑ لیتے ہیں اور کھینچکر کنارے پر لے آتے ہیں ۔

۵۲

کوّا ایک ایسا پرندہ ہے ۔ جو ہر جگہ پایا جاتا ہے ۔ آبادی ہو یا ویرانہ ۔ پہاڑ ہو یا جنگل ۔ جہاں دیکھو ۔ وہیں موجود ہے ۔ اور ہر جگہ کائیں کائیں کرتا پھرتا ہے ۔ کبھی آرام سے نہیں بیٹھتا ۔ بڑا ڈھیٹھ جانور ہے ۔

ایک دفعہ اُڑاؤ۔ تو پھر وہیں آ موجود ہوتا ہے
سیانا بھی بڑا ہے۔ ذرا سا اشارہ کریں۔
تو جھٹ تاڑ جاتا ہے۔ اور فوراً اُڑ جاتا ہے
مگر پھر وہیں آ جاتا ہے۔ قابو مشکل سے
آتا ہے ؀

۵۳

کوہ ہمالیہ ہندوستان کے شمال میں واقع
ہے۔ بہت اونچا پہاڑ ہے۔ شمال کی طرف
سے کوئی دشمن آکر حملہ نہیں کر سکتا۔ یہ
ایک مضبوط دیوار کا کام دیتا ہے۔ کہتے
ہیں۔ کہ اگر ہندوستان کے شمال میں کوہ ہمالیہ
نہ ہوتا۔ تو اس کی یہ تاریخ نہ ہوتی۔ جو آج
کل ہے ؀

ہندوستان کے جنوب اور جنوب مغرب
میں سمندر ہی سمندر ہے۔ جو ہوائیں سمندر
سے اُٹھتی ہیں۔ یہ اُن کو روک لیتا ہے۔ اور
خوب بارش ہوتی ہے۔ چنانچہ اسی پہاڑ کی وجہ
سے ہندوستان کے مشرقی حصے میں بہت زیادہ
بارش ہوتی ہے۔ اور وہاں چاول بہت ہوتے
ہیں ؀

۵۴

میرے پیارے دوست!

بندگی - دیکھو بھئی! ابہیں توکل سے چھٹیاں ہو جائیں گی - آج ہمیں حساب کے ماسٹر صاحب نے تو چھٹیوں کا کام بھی دے دیا ہے - کل چھ سو سوال ہیں - اور میں پرسوں دوپہر کی گاڑی سے تمہارے پاس آؤں گا - تم ضرور سٹیشن پر آنا - میرا ارادہ ہے - کہ تمہارے بھائی جان کو ہمراہ لے کر فٹ بال خریدوں - وہ بڑے سیانے ہیں - سستا اور اچھا لے دینگے - پچھلے ہفتے میں نے اباجی سے پوچھ لیا تھا - وہ کہتے تھے - بے شک چلے جانا - وہ تو یہ بھی کہتے تھے - کہ ٹھاکر سنگھ کو کہنا - وہ بوٹ بھی لے دیگا - سو تم ضرور سٹیشن پر آنا - فقط

الراقم

عطاء اللہ جماعت پنجم

۵۵

ان مقامات میں سردی اس بلا کی پڑتی ہے کہ بدن سن ہو جاتا ہے - اور ہر چیز سردی کی زیادتی سے پتھر کی طرح سخت ہو جاتی ہے - مگر خدا کی عجب شان ہے کہ ان مقامات

میں بھی انسان موجود ہے۔ اس نسل انسانی کو اسکیمو کہتے ہیں۔ یہ لوگ ایشیا اور امریکہ کے اُن حصوں میں آباد ہیں۔ جو بحر شمالی کے قریب ہیں ؞

۵۶

ساحل کے قریب پانی عموماً کم گہرا ہوتا ہے اردگرد کے لوگ ہزاروں من مچھلیاں پکڑتے ہیں۔ خود بھی کھاتے ہیں۔ اور دوسرے ملکوں یا علاقوں میں بھی بھیج دیتے ہیں۔ اس طرح وہ سینکڑوں ہزاروں روپے کما لیتے ہیں۔ اس واسطے وہ لوگ جو سمندر کے نزدیک رہتے ہیں اُن میں سے بعضوں کا پیشہ ہی ماہی گیری ہے اس کے علاوہ سمندر سے اور کئی قسم کی مفید مطلب چیزیں نکلتی ہیں۔ مثلاً گھونگے۔ کوڑیاں۔ اسفنج وغیرہ وغیرہ۔ اور ہندوستان کو سمندر سے یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ دوسرے ملکوں سے تجارت بہ آسانی ہو سکتی ہے ؞

۵۷

پانچ سال کا عرصہ ہوا۔ جب میں سات سال کا تھا۔ تو میرے والد صاحب نے مجھے

رنگ محل کی پہلی جماعت میں داخل کرا دیا
تھا۔ اب میں اسی سکول کی پانچویں جماعت میں
ہوں ۔

رنگ محل سکول شہر لاہور کے عین درمیان
میں واقع ہے۔ کہتے ہیں کہ پادری فورمن صاحب
نے اس مکان کو خرید کر یہ سکول جاری کیا
تھا۔ یہ عمارت بہت پرانی تھی۔ چند سال ہی
گذرے ہیں۔ کہ اس پرانی عمارت کو گرا دیا گیا
اور مشن نے نئی عمارت کھڑی کی۔ اب اس
سکول کی عمارت بہت اچھی ہے ۔

۵۸

ماسٹر صاحب بولے۔ یہ جادو نہیں ہے۔ آؤ
اسی قسم کا تمہیں اور تماشا دکھائیں۔ یہ کہ کر
وہ دونوں بچوں کو سائنس روم میں لے گئے۔
اور شیشے کی ایک سلاخ لے کر اُسے ریشم کے
ٹکڑے سے رگڑا اور کاغذ کا ایک ہلکا سا ٹکڑا
اس کے قریب لائے۔ وہ اس سے فوراً چمٹ
گیا۔ اس کے بعد اُنہوں نے بچوں کو ایک
مقناطیس دکھایا۔ جو لوہے کے ٹکڑوں کو اپنی
طرف کھینچ لیتا تھا۔ بچے یہ دیکھ کر بہت خوش
ہوئے۔ اور بولے ماسٹر صاحب یہ ایسا کیوں

ہوتا ہے ؟

ماسٹر صاحب - بیٹا! ان تمام چیزوں میں ایک قدرتی قوت کام کر رہی ہے جس سے تم ناواقف ہو - اسی کو قوت بہرقی کہتے ہیں ۔

۵۹

گرمی کا موسم تھا - ایک روز دوپہر کے وقت جو نیند کا غلبہ ہوا - شہزادہ مکتب سے اُٹھ کر محل کو چلا - راہ میں ایک بُڑھیا دہائی دیتی سامنے آئی - شہزادہ کھڑا ہو گیا اور پوچھا کیا ماجرا ہے ؟ بڑھیا بولی - میرا شوہر اور لڑکا گاؤں سے کچھ مال خرید کر شاہی لشکر میں بیچنے کو لا رہے تھے - یکایک ڈاکو ٹوٹ پڑے اور سب مال و اسباب لوٹ لیا - جب وہ بدنصیب لُٹ پُٹ کر شاہی لشکر کے قریب پہنچے - تو پہرہ داروں نے جاسوس سمجھ کر گرفتار کر لیا - اب یہ بے کس بڑھیا داد خواہی کے لئے تیرے پاس آئی ہے ۔

۶۰

ایک بیچاری بُڑھیا عورت پھٹے پُرانے کپڑے پہنے سڑک پر کھڑی سردی سے کانپ رہی تھی

چوراہے میں سے گزرنا محال تھا - کھڑی دیکھ رہی تھی - کہ کوئی آئے اور اس کی امداد کرے مگر ارد گرد کوئی آدمی نہ تھا - پاس ہی ایک مدرسہ تھا - لڑکوں کو چھٹی ہو گئی - وہ سب خوشی خوشی باہر نکلے - اُچھلتے کودتے گھروں کو روانہ ہوئے - مگر کسی نے بڑھیا کی طرف دیکھا تک نہیں - سب سے پیچھے ایک لڑکا تھا - اُس نے بڑھیا سے پوچھا - مائی جی ! یہاں کیوں کھڑی ہو ؟ وہ بولی - بیٹا ! چوراہے کے پار جانا ہے - آگے کیچڑ اور پانی ہے - اس لڑکے نے بڑھیا کا ہاتھ پکڑا - اور آہستہ آہستہ بڑی احتیاط سے اُسے سڑک کے پار کیا - اور آگے جانے کا سیدھا رستہ دکھا دیا - اُس بیچاری نے اس لڑکے کو بہت دعائیں دیں ؛

۶۱

ایک شریف خاندان کا نوعمر لڑکا علم حاصل کرنے کے شوق میں اپنے عزیز وطن کو چھوڑنا چاہتا ہے - وہ اپنی بوڑھی ماں سے عرض کرتا ہے - اگر آپ اجازت دیں - تو میں ایک قافلے کے ساتھ جو عنقریب ہمارے ملک کے دارالسلطنت کو جانے والا ہے - چلا جاؤں - کیونکہ میں سنتا

ہوں - کہ اُس بڑے شہر میں ہر قسم کے عالم فاضل موجود ہیں - اور وہاں علم کا بڑا چرچا ہے " ؞
اُس یتیم لڑکے کی یہ درخواست اگرچہ ماں کے دل کو غمگین کرنے والی تھی - لیکن وہ دانا ماں اپنے پیارے بچے کی جدائی علم کی دولت کے مقابلے میں گوارا کر سکتی تھی - چنانچہ اس نے ہونہار بچے کے اس نیک خیال کو بہت پسند کیا - اور نہایت خوشی کے ساتھ اس کی درخواست منظور کی ؞

۶۲

کاری گروں کو چاہئے - کہ لوگوں کو دھوکے میں ڈالنے کی نیت سے کھوٹی چیزیں نہ بنائیں تاجروں کا فرض ہے - کہ اپنے مال کی جھوٹی تعریف نہ کریں - جو عیب و نقص اُن کو معلوم ہو - خریدار کو بتلا دیں + کم تولنا - کم ناپنا فریب دینے کی غرض سے چیزوں میں آمیزش کرنا بدترین گناہ ہے - خریدار کو لازم ہے کہ سودے کی دیکھ بھال ہوشیاری سے کر لے - نرخ چکانے میں اُس کو حجت کرنے کا اختیار ہے - مگر جو ٹھہر گیا ہو اس سے زیادہ چاہنا بیا

داموں میں کمی کرنا یا کھوٹے دام دینا یا بیچنے والے کو دھمکانا نہایت کمینہ پن ہے ۔

راستی سیدھی سڑک ہے جس میں کچھ کھٹکا نہیں
کوئی رہرو آج تک اس راہ میں بھٹکا نہیں

۹۳

آسٹریلیا کے درخت اس لئے مشہور ہیں۔ کہ ان کے پتے عام درختوں کی طرح زمین کی طرف نہیں لٹکتے۔ بلکہ سیدھے آسمان کی طرف رخ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اُن کا سایہ گھنا نہیں ہوتا البتہ اُن سے اتنا فائدہ تو ضرور ہے۔ کہ ان کے نیچے گھاس خوب اُگتی ہے۔ یہاں کے درختوں میں گوند کا درخت بہت بڑا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ تو سو فٹ کی بلندی تک پہنچ جاتا ہے۔ اور کوئی شاخ نہیں نکلتی ۔

۹۴

یہ آلہ اس قدر نازک ہے۔ کہ آواز تو آواز۔ کپڑوں کی سرسراہٹ اور وہ خفیف سی صدا جو دل کی حرکت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں آسانی سے بند ہو سکتی ہے۔ لکڑی یا لوہے

کا پردہ - مٹی یا اینٹ کی دیوار اس آلے کو
اپنے کام سے نہیں روکتی ۰۰

۶۵

ڈاکٹر صاحب - یہ تو صحیح ہے مگر ہمیں چاہیئے
کہ اپنا بیشتر وقت باہر کھلی ہوا میں گذاریں
ہمارے رہنے کے مکان ہوا دار ہونے چاہئیں
کھڑکیاں اور روشن دان کافی ہوں - تاکہ ایک
طرف سے ہوا آئے - دوسری طرف سے نکل
جائے - باورچی خانہ رہنے کے کمروں سے علحدہ
اور کسی قدر فاصلے پر ہو - جن کے ہاں صرف
ایک یا دو کمرے ہوں - وہ کھانا وغیرہ زیادہ تر
باہر صحن میں پکائیں ۰۰

۶۶

سردی کے اختتام پر موسم بہار کا آغاز
ہوتا ہے - جنوبی ہوا چلتی ہے - پرندے تمام
دن چہچہاتے رہتے ہیں - درختوں کا تمام لباس
بدل جاتا ہے - اور ان کی رونق دیکھنے سے تعلق
رکھتی ہے - ہر ایک جان دار کی روح میں
ایک طرح کی تر و تازگی پیدا ہو جاتی ہے -
اور پھولوں سے بشاشت ٹپکنے لگتی ہے - طرح طرح

کے خوشبودار پھول اس موسم میں کھلتے ہیں۔ اور باغوں۔ جنگلوں اور میدانوں کی ہوا کو اپنی خوشبو سے مہکا دیتے ہیں ٭

٦٧

پہلے پہل لوگ پیدل سفر کرتے تھے۔ کیونکہ اُس زمانے میں اور کوئی طریقہ نہ تھا۔ ایسے سفروں میں تکلیف بھی زیادہ ہوتی تھی۔ اور راستہ بھی دیر میں کٹتا تھا۔ اس کے بعد جانوروں کو سواری کے لئے سدھایا۔ اور اُن پر سفر کرنا شروع کیا۔ کہیں گھوڑے سواری میں آنے لگے۔ کہیں اونٹ۔ کہیں گدھے۔ کہیں خچر + جنوبی افریقہ میں بیل پر زین کس کر سوار ہوتے ہیں۔ ریگستانوں میں اونٹ پر سفر کرتے ہیں۔ عرب کے ملک میں لوگ گدھوں پر سوار ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں راجہ مہاراجہ نواب اور بعضے امیر آدمی ہاتھی کو سواری کے کام میں لاتے ہیں۔ ایک اور عجیب بات سُنو بعض جگہ شتر مرغ پر بھی لوگ سوار ہوتے ہیں ٭

٦٨

خود رَو حالت میں تو چائے کا پودا اچھا

خاصا درخت ہوتا ہے - لیکن جہاں جہاں اس
کی کاشت ہے - وہاں کاشت کار کانٹ چھانٹ
کرتے رہتے ہیں - اور اُسے تین چار فٹ
سے زیادہ بڑھنے نہیں دیتے - تاکہ پتّی چُننے
والے آسانی سے ہاتھ بڑھا کر ہر ٹہنی پر سے
پتی اُتار سکیں ؞

جب پتّی چُننے کا موسم آتا ہے - تو چُننے والے
مرد اور عورتیں کیاریوں میں پھر پھر کر ٹہنیوں
کے اوپر کے سِرے جن پر تین تین چار چار
چھوٹی چھوٹی کونپلیں لگی ہوتی ہیں - بہت احتیاط
سے اُتار لیتے ہیں - اسی طرح ایک موسم میں پندرہ
بیس دفعہ پتی چُنی جاتی ہے ؞

۶۹

اس شہر کی آبادی کوئی بارہ لاکھ کے قریب ہے
گو ہندو زیادہ ہیں - مگر پھر بھی ہر ملک اور ہر
قوم کے آدمی بکثرت بستے ہیں - بازاروں میں کھڑے
ہو کر دیکھو - تو عرب - ایران - افریقہ - افغانستان -
ملایا - یورپ ہر جگہ کے لوگ اپنے اپنے لباس
میں چلتے پھرتے دکھائی دینگے ؞

یہ شہر ہندوستان کی تجارت کی سب سے
بڑی منڈی ہے - کروڑوں روپے کی سوداگری

ہوتی ہے - پارسی اور مسلمان سوداگر زیادہ خوشحال ہیں - اور اکثر ان تاجروں میں لکھ پتی اور کروڑ پتی ہیں ॥

اس شہر میں جہاز سازی اور کپڑا بُننے چمڑا رنگنے - ریشمی - سوتی چھینٹیں چھاپنے کے کارخانوں کے علاوہ اور بہت سی عظیم الشان عمارتیں ہیں - جن میں سے الفنسٹن کالج - تاج محل ہوٹل - آرٹ سکول - مشن کالج - جمشید جی کا ہسپتال - ہائی کورٹ - ڈاک خانہ - وکٹوریا ٹرمنس - مارکیٹ - عجائب خانہ وغیرہ خاص طور پر قابل دید ہیں ॥

۵۷

بادشاہ نے کہا افسوس! ایک کسان تو میری باتوں کا مطلب سمجھ گیا اور تم نہیں سمجھے - تم کسی طرح عہدۂ وزارت کے لائق نہیں - اگر چوبیس گھنٹے کے اندر تم نے جواب نہ دیا - تو میں تم کو اس عہدے سے علیحدہ کر دونگا ॥

وزیر وہاں سے رخصت ہو کر اپنے گھر آیا روپوں کے دو توڑے لے کر کسان کے پاس پہنچا ॥

کسان نے آنے کی وجہ پوچھی - وزیر نے کل ماجرا بیان کیا ॥

کسان نے کہا خالی ہاتھ آئے ہو یا کچھ نذرانہ ساتھ لائے ہو +

وزیر نے روپوں کے دونو توڑے کسان کے سامنے رکھ دیئے اور کہا لیجیئے یہ تھوڑی سی رقم آپ کی نذر ہے +

۷۱

کہتے ہیں۔ کسی ملک میں ایک بادشاہ تھا۔ بڑا خوش مزاج و نیک طینت۔ اس بادشاہ کا ایک لڑکا تھا۔ نہایت تیز مزاج و بدخصلت۔ مغرور ایسا کہ کسی کو اپنے برابر نہ سمجھتا تھا۔ اور ہر ایک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا + معلم ڈر کے مارے کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔ اور بادشاہ کے خوف سے اس کے مزاج کی اصلاح نہ کر سکتے تھے۔ بُری عادتیں روز بروز اُس کی طبیعت میں جڑ پکڑتی گئیں۔ یہاں تک کہ جب اس کی عمر بیس برس کی ہوئی۔ اور شادی ہو چکی تو بھی مزاج نہ بدلا +

۷۲

علم بڑی دولت ہے۔ علم سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ علم کے آگے مال و دولت کی کچھ حقیقت نہیں ایک محتاج آدمی جو علم رکھتا ہو۔ وہ بے علم

بادشاہ سے بہتر ہے - ایک آدمی کا علم اور ہزار آدمیوں کی عبادت برابر نہیں ہو سکتی +

جس آدمی میں علم نہیں وہ آدمی نہیں - جانور ہے - اور جس گھر میں کوئی علم والا نہیں وہ گھر نہیں جانوروں کا ڈربا ہے - اور جس ملک میں علم کا رواج نہیں - وہ ملک نہیں - ڈھوروں کا جنگل ہے +

۷۳

ضلع جھنگ میں چنیوٹ ایک قصبہ ہے - وہاں کا ایک طالب علم دہلی میں تحصیل علم کے لئے آیا - دن کو ایک نواب کے لڑکوں کو پڑھاتا تھا - اور وہاں سے کچھ تنخواہ پاتا تھا - رات کو آپ پڑھا کرتا تھا - شاہجہان بادشاہ کا زمانہ تھا - اور شاہ ایران سے اس کی خط وکتابت رہا کرتی تھی +

شاہ ایران کا ایلچی آیا - اور وہاں سے تحفوں کے ساتھ شاہ کا مراسلہ بھی لایا - مراسلے میں دوستانہ باتوں اور ملکی معاملات کے علاوہ ایک سطر ایک خاص صنعت میں لکھی ہوئی تھی - شاہ جہان کے وزرا اور دربار کے تمام امیر اور شہر کے سارے عالم فاضل دنوں غور و فکر کرتے رہے - لیکن اس سطر کا کچھ مطلب نہ کھلا - بادشاہ اور

وزیر نہایت فکر مند تھے۔ کہ اگر مراسلے کے جواب میں اس سطر کا جواب نہ گیا تو ہندوستان کے علم و فضل پر بڑا حرف آئے گا۔

٤٧

میری پیاری اماں

سلام۔ اماں جی! آپ تو کہتی تھیں۔ کہ چھٹی لے کر آ جانا۔ اور نانی جی کو مل جانا۔ سو آج میں نے ماسٹر جی کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ مجھے نانی جی کے پاس جانا ہے۔ چھ دن کی چھٹی دے دیں۔ انہوں نے کہا۔ "دیکھو بیٹا! سہ ماہی امتحان قریب ہے۔ اگلے مہینے سے ڈیڑھ مہینے کی چھٹیاں بھی ہو جائیں گی۔ پھر نانی کے پاس چلے جانا۔ نہیں تو جماعت سے پیچھے رہ جاؤ گے"۔ اماں جی! بات بھی ٹھیک ہے۔ پچھلے مہینے ایک لڑکا چھ دن کی چھٹی لے کر گھر گیا تھا۔ وہ اب تک ہماری ساری جماعت سے پیچھے ہے۔ اس کے سوال بھی بہت غلط ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس نے وہ قاعدہ نہیں سیکھا تھا۔ اب میں امتحان دے کر ہی آؤں گا۔ پھر نانی جی کے پاس چلینگے۔ اور چھٹیوں کا کام وہیں کرینگے۔ ابا جی کو سلام کہ دینا زیادہ آداب۔

آپ کا پیارا بیٹا محمد افضل جماعت پنجم

۷۵

مارکیٹ کے سامنے ایک نہایت خوش نما سڑک ہے۔ جسے مال روڈ یا ٹھنڈی سڑک کہتے ہیں یہ سڑک میانمیر تک چلی گئی ہے۔ اس کے دائیں بائیں سبزہ کی کیاریاں ہیں۔ اور دو رویہ انگریزی دُکانیں اور صاحب لوگوں کے رہنے کی کوٹھیاں۔ ہائی کورٹ۔ لارڈ لارنس کا روئیں بُت۔ حضور ملکہ معظمہ آنجہانی کا روئیں بُت۔ ڈاک خانہ۔ تار گھر اسی سڑک پر واقع ہیں۔ ملکہ معظمہ کے بُت کے سامنے فریمیسن لاج ہے۔ آگے بڑھیں تو لارنس گارڈن۔ چڑیا گھر۔ منٹگمری ہال ہے۔ جس میں ایک انگریزی کلب ہے۔ اس سے آگے حضور نوّاب گورنر صاحب کا ایوان شاہی یعنی گورنمنٹ ہاؤس اس سے آگے چیفس کالج ہے۔ اس میں راجاؤں اور نوابوں کے لڑکے پڑھتے ہیں۔ اس سے تھوڑے فاصلے پر کوئین میری کالج ہے۔ اس میں امیروں اور رئیسوں کی لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ مال روڈ پر پانی کے نالوں اور بجلی کی روشنی کا خاص انتظام ہے۔ چپّہ چپّہ نل کے پانی سے سیراب ہے۔ اور گھر گھر بجلی کی روشنی سے منوّر +

۷۶

نہانے سے خون کی حرکت تیز ہوتی ہے۔ اور آدمی چُست ہو جاتا ہے۔ بڑے آرام سے وقت گزارتا ہے۔ اگر آدمی جسم صاف نہ رکھے۔ تو بہت سی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ اور وہ آدمی ہمیشہ سُست ہی رہتا ہے۔ بہت سے لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جو آدمی بدن صاف رکھتے ہیں۔ ان کے دل بھی صاف ہوتے ہیں۔ اور وہ خدا کی عبادت بھی کرتے ہیں۔ کئی دفعہ آزمایا گیا ہے کہ اگر صبح کو اٹھ کر نہائیں۔ تو خدا کی عبادت کرنے کو ضرور دل چاہتا ہے۔ اسی واسطے مثل مشہور ہے کہ صفائی دینداری سے دوسرے درجے پر ہے۔ کیونکہ جب آدمی باہر سے صاف ہوگا۔ تو ضرور اس کے دل میں یہ بھی خیال ہوگا کہ باطن بھی صاف ہو جانا چاہئے۔ صفائی کا اثر انسان کی روح پر جادو کا سا ہوتا ہے +

۷۷

اگرچہ دور دور کے راجہ اور سورما اس مجمع میں حاضر تھے۔ مگر کمان کے نہ اٹھ سکنے اور اپنی ہنسی اُڑنے کے خوف سے کسی کو اس کے اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی۔ یہ پانچوں بھائی بھی

برہمنوں کی صف میں کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے
یکایک ارجن نے آگے بڑھ کر کمان کو اٹھا لیا۔
برہمنوں کے گروہ نے غل مچایا کہ او ظالم!
ہمارا ٹکڑا کیوں کھوتا ہے۔ کمان کو چھوڑ کر
الٹا چلا آ۔ مگر اس نے کچھ خیال نہ کیا۔
اور ایسا تیر مارا کہ عین مچھلی کی آنکھ پر جا
لگا +

دروپدی نے اسی وقت پھولوں کا ہار ارجن
کے گلے میں ڈال دیا۔ پھر پانچوں بھائی نئی
دلہن کو لے کر اپنی ماں کی خدمت میں حاضر
ہوئے۔ جب راجہ دروپد کو ان کے چھتری
ہونے کا حال کھلا تو بہت خوش ہوا۔ اور
جو ملال اس کے دل میں پیدا ہوا تھا وہ رفع
ہو گیا +

۷۸

قلعے اور مسجد کے علاوہ یہاں اور بھی
بہت سی خوبصورت عمارتیں ہیں۔ اگر کسی بلندی
پر چڑھ کر دیکھو۔ تو سینکڑوں مسجدوں کے
سفید سفید گنبد اور اونچے اونچے میناروں کے
سنہری کلس نظر آتے ہیں۔ ابوالمنصور صفدر
جنگ کا مقبرہ اور شہنشاہ ہمایون کی آخری
آرامگاہ بھی قابل دید ہیں۔ عمارتوں کو چھوڑ

کر بازاروں میں آؤ۔ تو چاندنی چوک کا بازار خوبصورتی میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ مختلف ملکوں اور قوموں کے آدمی طرح طرح کے لباس پہنے چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ سیلانیوں کی آمد و رفت اور سودے والوں کی یہ کثرت ہے کہ رات دن کھوے سے کھوا چھلتا ہے۔ جوہریوں اور سوداگروں کی دکانیں کیا ہیں۔ جگہ جگہ عجائب خانے سجے ہوئے ہیں۔ نمائش لگی ہوئی ہے +

۷۹

رام لعل۔ اچھا لالہ جی وہ چمکتا ہوا بادل سا کیا ہے؟

لالہ جی۔ بیٹا! اسے کہکشاں کہتے ہیں۔ اگر ہم ایک قوی دوربین سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ وہ بادل حقیقت میں بے شمار ستاروں کا جمگھٹ ہے۔ وہ ہم سے اس قدر دور ہیں کہ جدا جدا دکھائی نہیں دیتے اور تعداد میں اس قدر کثیر ہیں کہ ان کا شمار ناممکنات سے ہے۔

رام لعل۔ یہ سن کر چپ ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اس کے والد بولے۔ بیٹا! تم نے اتنے سوال پوچھے مگر ایک نہ پوچھا۔ جو سب سے ضروری

ہے +

رام لعل - لالہ جی - وہ کیا ؟

لالہ جی - وہ یہ کہ اس تمام عجائبات کا بنانے والا کون ہے ؟

رام لعل - لالہ جی یہ تو میں جانتا ہوں - سوائے ایشور کے اور کون ہو سکتا ہے ؟

لالہ جی - شاباش ! یوں تو ایشور کی قدرت ہر چیز میں نظر آتی ہے - مگر نجوم فلکی کے مشاہدے سے پرماتما کی قدرت - حکمت اور عظمت خاص طور پر ظاہر ہوتی ہے - اہل دانش انہیں دیکھتے ہیں اور غور کرتے ہیں کہ وہ کیونکر ان کو بناتا اور قائم رکھتا ہے +

۸۰

ہلڈا - تعجب ہے ابھی کھانے کے وقت تو ہم مفلس و قلاش تھے اور اب ہم اس قدر متمول بن گئے +

سیسل - گویا ہم نے بہت ترقی کی ہے جھونپڑی سے محل میں جا براجے +

ہلڈا - مگر اس خط میں لکھا ہے کہ تمہارا مرحوم چچا - سیسل تمہارے ایک چچا بھی تو تھے +

سیسل - چچا تایا کا رشتہ ایسا ہے کہ ان سے کوئی شخص خالی نہیں - ہر شخص کے کئی چچا

ہوتے ہیں لیکن میرے تو سگے چچا بھی ہیں +
ہلڈا۔ تمہارے خیال میں یہ پھر کس کا انتقال
ہؤا ؟
سیسل ۔ میں سمجھتا ہوں شاید آسٹریلیا والے چچا
فوت ہو گئے +
ہلڈا ۔ مجھے تو یہ معلوم نہیں تھا کہ تمہارے کوئی
چچا آسٹریلیا میں بھی ہیں +
سیسل ۔ لیکن آسٹریلیا میں تو ہر شخص کا کوئی
نہ کوئی رشتہ دار ہوتا ہے ۔ میرے چچا کی
طبیعت میں آوارگی سی تھی ۔ وہ اپنے کنبہ
کو چھوڑ کر وہیں چلے گئے ۔ اور اس کے بعد
آج تک ہم نے کبھی کوئی خبر نہیں سُنی۔
اتنا ہم جانتے ہیں کہ وہ آسٹریلیا گئے تھے۔
اور وہاں انہوں نے بہت روپیہ کمایا +
ہلڈا۔ اس قدر روپیہ کس طرح کمایا ؟
سیسل۔ وہ بھیڑوں کا بیوپار کرتے تھے ۔ اور اسی
تجارت کی وجہ سے دیکھ لو کہ وہ کس قدر
مال چھوڑ مرے ہیں +
ہلڈا ۔ مگر اس روپے کے وارث تم کس طرح
ہو گئے ؟
سیسل ۔ میرے چچا بوڑھے تو ہو ہی گئے تھے۔
مگر حُبّ وطن کا مادہ ان کے دل میں ابھی تھا
وہ اس لئے خود تو نہ آ سکے ۔ روپیہ اپنے عزیز

بھتیجے کو بھیج دیا +

۸۱

صبح ہوئی سو کر اٹھے ۔ معمولی ضرورتوں سے فراغت حاصل کی ۔ ذرا ناشتہ کھایا ۔ پھر دن چڑھ آیا ۔ پھر گھڑی دو گھڑی اِدھر اُدھر اُٹھے بیٹھے ۔ گپ شپ اڑائی تو دس بجنے کو آئے + مدرسہ جانے کو دیر ہوتی ہے ۔ جلدی جلدی کھایا پیا ۔ مدرسے گئے وہاں دوستوں سے ہنسی مذاق کرتے رہے ۔ مدرس صاحب کی تاکید سے دو ایک مرتبہ بڑی بھلی طرح سبق بھی پڑھا ۔ چلو شام ہوئی ۔ دن رخصت ہوا ۔ گھر آئے تو پھر کھانے کی سوجھی + غذا پیٹ میں گئی اور کسل پیدا ہوا ۔ ذرا لیٹے تو پھر صبح موجود ۔ کام تو کچھ بھی نہ ہوا ۔ لیکن آٹھ پہر یا چوبیس گھنٹے گزر گئے ۔ اور ایک آٹھ پہر یا ایک چوبیس گھنٹے گیا ۔ ایسے ایسے صدہا آٹھ پہر یا ہزاروں چوبیس گھنٹے اسی طرح گزرتے جاتے ہیں +

۸۲

پرندے اڑتے وقت پروں کو ہلاتے اور ہوا کو چیرتے جاتے ہیں ۔ اور تم پتنگ اڑاتے وقت ڈور کے سرے کو حرکت دیتے رہتے ہو کہ کہیں

پتنگ گر نہ پڑے - بس اسی ذرا سے خیال پر
ہوائی جہاز کی ساری مشین بنائی گئی ہے - اس
میں ایک پنکھا سا لگا ہوتا ہے - جو بڑے زور
سے گھومتا ہے - اور ہوائی جہاز کو نیچے نہیں
گرنے دیتا - اِدھر اُدھر موڑنے اور نیچے
اترنے کے لئے چھوٹا سا انجن لگا ہوا ہوتا ہے
اور بس - زپلن کی طرح بہت بڑا اور خوفناک
ساز و سامان نہیں - ہاں اتنی بات ضرور ہے
کہ جتنی لکڑی اور دھات ایروپلین میں لگتی
ہے - اُسے ماہرین خرد بینوں سے دیکھتے ہیں
تاکہ کوئی پرزہ کمزور نہ بنے ہر چیز مضبوط ہو
اور ہوا کے تھپیڑوں سے جہاز ٹوٹنے نہ پائے +

۸۳

کھیوڑا ضلع جہلم صوبہ پنجاب میں ایک مشہور
مقام ہے - شمالی ہندوستان میں نمک کا بیشتر
حصہ اسی مقام سے نکالا جاتا ہے - پنڈدادنخان
ریلوے سٹیشن ہے - جہاں ریل گاڑی سے اتریں
تو آگے صرف اڑھائی میل کا فاصلہ رہ جاتا ہے
گرد و نواح میں کوئی خصوصیت ایسی نہیں جس
سے پتہ معلوم ہو کہ اس سرزمین میں دست قدرت
نے ایک ایسا قیمتی دفینہ رکھا ہوا ہے - آس
پاس خشک، چٹان نظر آتے ہیں - اور جس

میدان سے گزر جاتے ہیں۔ وہ بھی کچھ ایسا شاداب نہیں۔ آدھ گھنٹے میں نمک کی کان کے دروازے پر پہنچتے ہیں۔ یہاں البتہ رونق نظر آتی ہے۔ سینکڑوں من نمک چھکڑوں میں لدکر باہر جانے کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔ نمک کی کان کے گرد مزدوروں اور ان کے افسروں کی جو کان کنی پر مامور ہیں۔ ایک معقول بستی آباد ہے۔ اور اس سے کچھ دور محکمہ نمک کے عہدہ داروں اور ان کے کلرکوں کے بنگلے اور مکانات نظر آتے ہیں۔ گویا اس نمک کی بدولت جنگل میں منگل ہو رہا ہے +

۸۴

اُس سردار کو اپنے دل کے اندر سے ایک آواز آئی " اے بد بخت! کیا تجھ کو شرم نہیں آتی کہ یہ بچہ اپنی ماں کے عہد پر قائم ہے۔ اور تو اس بڑے مالک کے عہد کی بھی کچھ پروا نہیں کرتا۔ ناحق اس کی خلقت کو ستاتا اور غارت کرتا ہے"۔ اس آواز کے سنتے ہی قزاقوں کے سردار نے اپنے ظالمانہ پیشے سے توبہ کی۔ اور اس کے تمام رفیقوں نے بھی اس کا ساتھ دیا +

وہ تمام غارت گر جن کے سامنے لوٹ کے مال

کا انبار لگا ہؤا تھا - یکایک ایسے نیک بن گئے کہ انہوں نے ہر ایک شخص کا مال واپس کر دیا - اور جن کو اذیّت پہنچائی تھی - اُن سے معافی چاہی - اور آئندہ تمام عمر نیکی کے ساتھ بسر کی ؂

وہ سچا لڑکا جس کے سچ کی ایسی تاثیر ظاہر ہوئی آئندہ زندگی میں ایک بڑا بزرگ شخص ہؤا ہے - جس کا نام آج تک زندہ ہے اور وہ شیخ عبدالقادر جیلانی رح ہیں +

۸۵

یہاں کی عمارتیں ہندوستان کی عمارتوں سے بالکل جُدا وضع کی ہیں - مکانات عموماً سہ منزلہ - چو منزلہ ہیں - صحن مطلق نہیں ہوتا - عمارتیں تمام لکڑی کی ہیں - بڑے بڑے امرا اور بادشاہوں کے محل بھی لکڑی ہی کے ہیں - اور یہی سبب ہے کہ یہاں آگ اکثر لگتی ہے - کوئی مہینہ بلکہ ہفتہ خالی نہیں جاتا کہ دو چار گھر آگ سے جل کر تباہ نہ ہوں - اور کبھی کبھی تو محلّے کے محلّے جل کر خاک سیاہ ہو جاتے ہیں - آگ بجھانے کے لئے سلطنت کی طرف سے نہایت عمدہ انتظام ہے کئی سو آدمی خاص اس کام پر مقرر ہیں - کہ جس وقت کہیں آگ لگتی دیکھیں - فوراً خبر کریں

اس قسم کے اور بھی چھوٹے ۲ بجا بجائے
ہوئے ہیں۔ جس وقت کہیں آگ لگتی ہے۔ فوراً
توپیں سر ہوتی ہیں۔ اور شہر کے ہر حصّے سے
آگ بجھانے ولے ملازم تمام آلات کے ساتھ
موقع پر پہنچ جاتے ہیں۔ ان کو حکم ہے۔ کہ
بے تحاشا دوڑے جائیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی
راہ چلتا ان کی جھپٹ میں آ کر پس جائے تو
کچھ الزام نہیں۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا
کہ پتھر کی عمارتیں کیوں نہیں بنتیں۔ معلوم ہوا۔
کہ سردی کے موسم میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔
اور تندرستی کو نقصان پہنچتا ہے +

۸۶

دایہ جانتی تھی کہ اگر یہاں کوئی کنور کے
قتل کے ارادے سے آئیگا۔ تو اس کے بچّے
کو پنگوڑے میں لیٹا دیکھ کر اسے کنور سمجھے گا۔
اور قتل کر دے گا۔ مگر اس نے اس بات کی
ذرا بھی پروا نہ کی۔ اور اپنے آقا کے بچے کے
مقابلے میں اپنے بچّے کا قتل ہو جانا گوارا کیا +
سپاہی میوے کا ٹوکرا جس میں کنور اودے سنگھ
پوشیدہ تھا لے کر نکلا ہی تھا کہ خونی بیر سنگھ
رانا کے لہو سے ہاتھ لال کئے کنور کو بھی تلوار
کے گھاٹ اتارنے کے ارادہ سے آن پہنچا۔

اور انّا سے پوچھا۔ اودے سنگھ کہاں ہے؟ اُس
ممتا کی ماری کے مُنہ سے کوئی بات تو نہ نکلی۔
صرف ہاتھ کے اشارہ سے بتا دیا کہ وہ پنگھوڑے
میں لیٹا ہے۔ ظالم بیر سنگھ نے اشارہ پاتے ہی
انّا کے پیارے اور اکلوتے بچے کا تلوار سے کام
تمام کر دیا۔ وہ وفا شعار، دیکھتی رہی مگر اُف
تک نہ کی کہ مبادا راز فاش ہو جائے +
اس جان نثار انّا نے وہ کام کیا جو دنیا کی
تاریخ میں سنہری حرفوں سے لکھے جانے کے
قابل ہے +

۸۷

۱۴۹۲ء میں جب کولمبس ہندوستان کا بحری
راستہ دریافت کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ تو راستے
میں اس کا رُخ جزیرہ کیوبا کی جانب ہو گیا۔
وہاں پہنچا۔ تو اس کے ہمراہیوں نے چند لوگوں
کو تمباکو پیتے ہوئے دیکھ کر کولمبس کو خبر دی۔
کہ یہاں کے لوگ کسی خشک بوٹی میں آگ لگا
کر اس کا دھواں منہ سے نکالتے ہیں۔ اس
کے بعد جوں جوں آمد و رفت بڑھی۔ اور وہاں
کے لوگوں سے میل جول پیدا ہوا تو معلوم ہوا
کہ تمباکو پینے اور ناس لینے کی عادت ان لوگوں
میں زمانہ قدیم سے چلی آتی ہے۔ سولھویں صدی

کے وسط میں تمباکو کے درخت یورپ میں آئے۔ اور ان کی کاشت باقاعدہ طور پر شروع ہوئی سترھویں صدی میں اس کی کاشت ہندوستان میں شروع ہو گئی۔ اور رفتہ رفتہ تمام ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک لوگ اسے استعمال کرنے لگے ٭

۸۸

سورج جب غروب ہونے کے قریب تھا۔ تو سلطان نے بارہ ہزار سوار لے کر پھر پُر زور حملہ کیا۔ اس سے راجپوتی سپاہ میں ہل چل پڑ گئی۔ یکایک ہوا پلٹ گئی۔ اور وہ فوج جو پہاڑ کی طرح جمی کھڑی تھی۔ دم کے دم میں تتّر بتّر ہو گئی۔ بڑے بڑے سردار میدان میں کام آئے۔ رائے پتھورا گرفتار ہو کر مارا گیا ٭

۸۹

انسان اگر اپنی ہی بناوٹ پر غور کرے۔ تو اس کا ایک ایک رواں صانع قدرت کی کمال دانشمندی اور عنایت پر گواہی دے رہا ہے۔ اس کے جسم میں ایک چھوٹا اور معمولی سا پُرزہ ہاتھ ہے۔ کہ دنیا میں جس قدر انسان کے تصرّفات ہیں۔ اور انسان کی بساط پر

خیال کرو - تو ان تصرفات کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے، سب اسی پرزے کے ہیں - اہل یورپ نے عقل کی مدد سے بڑی بڑی عمدہ کلیں بنائی ہیں - اس میں شک نہیں - کہ ان کلوں سے عقل انسانی کی قوت بڑی شد و مد کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے - مگر مجھ کو دو چار کلوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے - ایک بکھیڑا ہے کہ بیگھوں زمین پر پھیلا ہے - سینکڑوں پرزے - ہزارہا پیچ - بیلن - پہیئے - چرخیاں - کمانیاں خدا جلنے دنیا بھر کے کیا کیا سامان جمع کئے ہیں - تب کہیں جا کر وہ ایک مطلب حاصل ہوتا ہے جس کے لیئے کل بنائی گئی ہے - یہ تو آدمی کی بنائی ہوئی کلوں کا حال ہے - اور ایک ادنے سی کل خدا کی بنائی ہوئی ہے - یہی آدمی کا ہاتھ کہ ہزارہا قسم کے کام اس سے نکلتے ہیں - اور ترکیب دیکھو - تو ایسی سلیس اور مختصر - کہ ایک کف دست ہے اور تین تین جوڑ کی پانچ انگلیاں - اللہ اللہ خیر صلاح +

۹۰

بعض طالب علموں کا یہ حال ہوتا ہے - کہ جہاں استاد نے اُن سے کوئی سوال پوچھا اور ان کے ہوش و حواس باختہ ہوئے -

سوال کچھ ہوتا ہے جواب کچھ دیتے ہیں۔ اس قدر گھبرا جاتے ہیں کہ ان کو یہ خیال بھی نہیں رہتا کہ اُستاد کیا پوچھتا ہے۔ اور ہم کیا کہتے ہیں جو بات آتی ہے وہ بھی زبان سے نہیں نکلتی ایسے طالب علم اگر اپنی طبیعت پر تھوڑا سا قابو بھی پیدا کریں۔ تو بہت معقول جواب دے سکیں +

۹۱

عام طور پر زمین ہمیں چپٹی معلوم ہوتی ہے اور گو اسی کی سطح پر کہیں کہیں پہاڑیاں اور وادیاں بھی موجود ہیں لیکن بالعموم زمین ایک ہموار چوڑے میدان کی مانند دکھائی دیتی ہے۔ دراصل یہ قوت باصرہ کا ایک زبردست دھوکا ہے۔ ہزارہا سال تک لوگ اس دھوکے میں پڑے رہے۔ وہ زمین کو ایک بڑے کاغذ کے ٹکڑے کی طرح چپٹا خیال کرتے تھے۔ اور یہ سمجھتے تھے کہ شمال جنوب مشرق مغرب کسی طرف بہت دور تک چلے جائیں تو زمین کا آخری کنارہ آجائے گا۔ جہاں زمین اور آسمان آپس میں پیوستہ ہونگے۔ اور وہاں ستاروں کی قطاریں کی قطاریں ہیں۔ جو شام ہوتے ہی ایک سرے سے چل کر صبح ہونے ہوتے دوسرے سرے پر پہنچ جاتے ہیں +

۹۲

اس ململ کے واسطے ایک قسم کی کپاس ڈھاکے میں بوئی جاتی تھی۔ اور سوت بھی خاص موسم اور مقررہ اوقات میں کاتا جاتا تھا۔ برسات کا موسم اس کے لئے سب سے زیادہ موزوں تھا۔ جس میں ہوا کی نمی سے باریک سے باریک تار کھچ سکتا تھا۔ یہ کام ہندو عورتوں کے ہاتھ میں تھا جس کو اٹھارہ برس سے تیس برس کی عمر تک کی عورتیں کیا کرتی تھیں۔ تیس برس کے بعد ان کی قوّتِ بینائی کم ہو جاتی تھی۔ اس وقت سے وہ سوت کاتنے کے قابل نہ سمجھی جاتی تھیں۔ یہ عورتیں صرف صبح اور شام کام کرتی تھیں۔ کیونکہ اس وقت آفتاب کی تمازت کم ہوتی ہے۔

۹۳

جب جاڑا شروع ہوتا ہے۔ تو وہ نرم برف کے تودے بنا ڈالتے ہیں۔ اور گول احاطہ کھینچ کر اوپر تلے اینٹوں کی طرح چن دیتے ہیں۔ جس قدر احاطے کی دیواریں بلند ہوتی جاتی ہیں۔ اسی قدر اندر کی جانب اُسے مدوّر کرتے جاتے ہیں یہاں تک کہ ایک گنبد نما مکان تیار ہو جاتا ہے۔ چھت کے بیچوں بیچ ایک دریچہ سا ہوتا ہے۔ اس میں برف کا ایک شفاف سا ٹکڑا لگا دیتے

ہیں - جو روشن دان کا کام دیتا ہے - اس مکان
میں اندر باہر جانے کے لئے ایک سُرنگ سی بناتے
ہیں - جیسے ڈیوڑھی کہ گویا دروازہ گھٹنوں کے بل اُس
میں سے گزرنا پڑتا ہے +

۹۴

جنگ ختم ہو چکی تھی - عباس خان اپنے آبائی
قلعے پر قبضہ کرنے کے لئے واپس آ رہا تھا -
اس کا بڈھا باپ اس کی غیر حاضری میں مر چکا
تھا - اس وقت عباس خان اپنے مرحوم باپ کو یاد
کر رہا تھا - اور آنکھیں آنسوؤں سے پُر نم تھیں
اتنے میں دُور سے ایک بڑا جلوس آتا ہوا دکھائی
دیا - قریب پہنچ کر معلوم ہوا کہ ایک ہندو لڑکے
کی ارتھی مرگھٹ کو لے جا رہے ہیں - اس کے
ساتھ مردہ کے سینکڑوں عزیز رشتہ دار اور بزرگ
چپ چاپ جا رہے تھے - نعش کے ساتھ ساتھ
ایک شخص ہاتھ میں مٹی کا برتن جس میں
آگ تھی لئے جا رہا تھا - تا کہ چتا کے جلانے
میں دیر نہ لگے - دو گھوڑے بھی ساتھ تھے -
ایک پر ایک ڈھول سا رکھا تھا اور دوسرے
پر ایک شخص ایک لپٹا ہوا جھنڈا لئے سوار
تھا +

۹۵

پہلے یا تو کتاب ملتی ہی نہ تھی - اور جو ملتی بھی تھی تو بہت مہنگی قیمت کو ملتی تھی - اور جو لکھواتے تو ایک ایک کتاب برسوں میں تمام ہوتی تھی - اب چھاپہ خانے کی بدولت کتاب اور ترکاری ایک بھاؤ بکتی ہے - جو سواریاں پہلے بادشاہوں کو میسّر نہ تھیں - وہ آج ادنےٰ ادنےٰ آدمی کے پاس موجود ہیں - جو کپڑا پہلے امیروں کو نصیب نہ ہوتا تھا - وہ پنسہاریوں کے بچّے پہنے پھرتے ہیں - پہلے جب کوئی تمام دنیا کی سیر کرتا - تب جا کر اس کو ساری دنیا کی حقیقت معلوم ہوتی - اب ہر ایک ملک کا نقشہ نہایت صحیح کھچا ہوا اسکا غذ کے مول بکتا پھرتا ہے - جس کا جی چاہے - گھر بیٹھے ساری دنیا کے پہاڑ اور جنگل اور دریا اور جزیرے اور آبادی اور ویرانے کی سیر کرلے ÷

۹۶

سنجوگتا کو جب اس واقعہ کی خبر پہنچی - تو وہ رائے کی دلیری پر فریفتہ ہو گئی - اور اس کے سوا کسی کو پسند نہ کیا - باپ بہت ناراض ہوا اور محل سے نکال کر ایک جدا مکان میں نظر بند کر دیا - رائے کو بھی لوگوں نے یہ خبر پہنچا دی - فوراً راجپوتی غیرت جوش میں آیا - اور سو سوار

ساتھ لے یکایک قنوج پر لوٹ پڑا اور دن دھاڑے سنجوگتا کو لے چلا۔ قنوج کے سورماؤں کی بھی رگِ حمیت بھڑکی اور انھوں نے تعاقب کرکے راہ میں جا لیا۔ رائے کے سب جان نثار کام آئے۔ مگر واہ رے دلاور اس پُر بے بہا کو ہاتھ سے نہ دیا لڑتا بھڑتا دلی تک لے ہی پہنچا +

۹۷

کمرۂ امتحان میں مضمون لکھنے کے متعلق چند باتیں طالب علم کی توجّہ کے لائق ہیں۔ اردو پرچے کے لئے جس میں مضمون لکھنے پر بھی کوئی سوال آتا ہے۔ کچھ وقت معین ہوتا ہے۔ اس میں سے طالب علم زیادہ سے زیادہ آدھ گھنٹہ مضمون لکھنے پر خرچ کر سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس آدھ گھنٹے کو کس طرح کام میں لانا چاہیئے + اکثر طالبِ علم اپنے قیمتی وقت کا بہت سا حصّہ اس سوچ بچار میں ضائع کر دیتے ہیں کہ چند مضمون جو پرچے میں دیئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کس کو منتخب کریں۔ جو ممتحن کو پسند آئے۔ اور کس قسم کے خیالات ظاہر کریں۔ کہ زیادہ نمبر حاصل ہوں۔ اس بات پر بہت سا وقت ضائع کرنا سراسر غلطی ہے۔ ممتحن صرف یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ طالب علم مضمون کو سمجھتا ہے یا نہیں۔ اور

اپنے خیالات صاف عبارت میں ظاہر کر سکتا ہے
یا نہیں - مڈل اور انٹرنس کے امتحانوں میں طلباء
سے یہ توقع نہیں کی جاتی - کہ کسی مضمون کے
متعلق اعلے خیالات رنگین عبارت میں ادا کریں-
جس سے ان کی استعداد علمی اور وسعت خیالات
کا اندازہ ہو سکے - بلکہ ان امتحانوں میں ممتحن صرف
اس قدر معلوم کرنا چاہتا ہے کہ طالب علم اپنے
سیدھے سادے خیالات درست و سلیس عبارت
میں ظاہر کر سکتا ہے یا نہیں + اگر کوئی طالب علم
اپنے معمولی خیالات درست اور صحیح عبارت میں
ظاہر کر دے - تو اس کو زیادہ نمبر ملیں گے - اور
جو طالب علم اعلے اور دقیق خیالات کو غلط عبارت
میں ظاہر کریگا - اسے بہت کم نمبر ملیں گے +

۹۸

جب باغ کی دیواروں کے اندر جاتے ہیں - تو
خوب لطف آتا ہے - کئی تماشے ہوتے ہیں - بازیگر
اپنے کرتب دکھاتے ہیں - کئی وعظ کر رہے ہیں -
اور لوگ سن رہے ہیں - بہت سے گا رہے ہیں
اور ارد گرد لوگوں کی بھیڑ ہے - جدھر دھیان کرو
خلقت ہی خلقت - ہر ایک اپنے شغل میں مشغول
ہے - آدمیوں کے ٹولے کے ٹولے سیر کرتے پھرتے
ہیں - جب دل چاہتا ہے - جھٹ کوئی چیز خرید

لیتے ہیں۔ باغ کے دوسرے تختے میں جاؤ۔ تو وہاں بھی یہی حال۔ لطف یہ ہے۔ کہ یہاں درختوں کی چھاؤں اور پانی کا انتظام ایسا ہے کہ جی ذرا نہیں اُکتاتا۔ جب دل چاہا۔ جھٹ کسی درخت کے سایہ تلے بیٹھ گئے۔ گرمی لگی تو نہروں میں نہا دھو لیا۔ فوارے دیکھے۔ سیر کر دل کو خوش کر لیا۔ شام کو جب پولیس سب کو باہر نکالتی ہے۔ تو کسی کا دل جانے کو نہیں چاہتا۔ مجبوراً باہر نکلتے ہیں۔ دکاندار سینکڑوں روپے کماتے ہیں۔ شام کو حدود کے باہر کشتیاں بھی ہوتی ہیں۔ اور کئی پہلوان اپنے اپنے کرتب دکھاتے ہیں ❊

۹۹

خدا نے ہر شخص اور ہر چیز کو اپنے مقام پر ایک فضیلت اور خصوصیت عطا کی ہے۔ جس پر وہ جس قدر فخر و ناز کرے۔ بجا ہے۔ لیکن اس پر آپ کی طرح کسی کو اترانا نہ چاہئے۔ مجھ میں اگر کوئی ذلت کی بات ہے۔ تو وہ آپ کی بدولت ہے۔ آپ اپنے گھر میں مجھے ذلیل سمجھا کریں۔ لیکن میں اپنی جگہ پر غور کرتا ہوں۔ تو اپنے میں کوئی ذلت و حقارت کی بات نہیں پاتا۔ میں جس چیز سے بنا ہوں۔ اُسی سے آپ کا جسم بنا ہے۔ یہی زندگی۔ یہی نرمی۔ یہی حسن اور یہی

خوبی جو آپ کی کھال میں ہے کبھی مجھ میں بھی تھی - یہی غذائیں جو روز آپ کا جزو بدن بنتی ہیں - کبھی میرا جزو بھی ہوا کرتی تھیں - مرنے کے بعد میری حالت آپ سے اچھی ہی رہی - میں تو سڑنے گلنے سے بچ کے آپ کے پاؤں کا لباس بن گیا - آپ کی کھال میں اگر نفع رسانئ خلق کا کوئی مادہ شاید ہو بھی - تو اس مستعار زندگی ہی تک ہے - مرنے کے بعد آپ کے جسم کے کسی حصے کو خلق اللہ کی خدمت کا کوئی موقع ملنے کی ہرگز اُمید نہیں ممکن تھا کہ میں ایک پُر تکلف ٹوپی کا استر بن کر آپ کے سر پر جا پہنچتا - ممکن تھا کہ میں پوستین کی صورت میں نمودار ہو کے آپ کے جسم سے لپٹ جاتا - ممکن تھا کہ میں ایک پیٹی بنتا اور آپ کی کمر میں بندھا رہتا - اور ممکن تھا کہ میں کوئی اور ایسی خوبصورت چیز بن جاتا - جسے آپ نہایت عزیز رکھتے"۔

۱۰۰

چھوٹا بھائی اور اس کے باقی ماندہ ہمراہی جب واپس پہنچے - تو ان کی حالت بہت نازک تھی - کئی روز سے فاقہ پر فاقہ کیا تھا - پہلی بات جو اُنہوں نے کی وہ کھانے کا سوال تھا۔

بڑے بھائی نے ان کے زندہ و سلامت واپس

آنے پر خوشی تو ظاہر کی۔ مگر کھانے کا سوال
سُن کر روکھا جواب دیا۔ اس نے بھائی سے کہا۔
جب میں تمہاری دولت میں شریک نہیں تو تمہیں
بھی میری کمائی سے کوئی واسطہ نہیں۔ جو کچھ
میں نے اپنی محنت سے پیدا کیا ہے وہ تمہیں
مفت کیوں دوں۔ اگر تم کو ضرورت ہے تو سونا
دو اور کھانا لو۔

چھوٹے بھائی اور اس کے رفیقوں کو اس
کج خلقی پر بہت غصہ آیا مگر بھوک کے مارے
برا حال تھا۔ ناچار سونے کی ڈلیاں دے کر غلّہ
اور ترکاریاں خریدیں۔ اور اپنی جان بچائی۔ اسی
طور پر ہر روز خرید و فروخت کا معاملہ ہوتا رہا۔
یہاں تک کہ ان کا تمام سونا ختم ہو گیا۔

۱۰۱

جب یہ زبان پہلے پہل ایجاد ہوئی۔ تو اکثر
لوگ اس کی ہنسی اُڑاتے تھے۔ اور کہتے تھے کبھی
اس طرح بھی زبانیں بنتی اور پھیلتی ہیں قدرتی
طور پر بنتی اور قدرتی اسباب سے بڑھتی ہیں۔
مگر آفرین ہے۔ اُس کے بانی اور اس کے ہمراہیوں
کی ہمت اور تدبیر پر کہ اُنھوں نے ناممکن کو
ممکن بنا دیا ہے۔ اور اب یورپ کے ہر بڑے
شہر میں اسپرانٹو والوں کی ایک کثیر تعداد پیدا

ہو گئی ہے۔ اور برلن۔ پیرس اور لندن کی بڑی بڑی دکانوں پر یہ لکھا ہوتا ہے۔ کہ یہاں اسپرانٹو بولی جاتی ہے۔ اس کے بانیوں کا یہ منشا نہیں کہ یہ موجودہ زبانوں کی جگہ چھین لے۔ وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہر قوم اپنے گھر میں ہی زبان اور اپنے علم ادب کو ہی ترجیح دیگی اور اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ اپنی زبان کو چھوڑ کر اس مشترکہ زبان کو اختیار کر لیگی۔ بے سود ہے۔ مگر وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ یہ مشترکہ زبان اُن سب مختلف زبانوں والی قوموں میں ایک مفید واسطہ بن جائے۔ اور خصوصاً تجارتی کار و بار میں سہولت کا باعث ہو۔ تاکہ اسپرانٹو جاننے والے یورپ کے ہر حصّہ میں اپنا کام نکال لیں۔

۱۰۲

بابا نانک صاحب کی خدا شناسی اور خدا پرستی کی باتیں جو خاص و عام میں زبان زد ہیں۔ نہایت دلچسپ اور پُر تاثیر ہیں۔ ایک دفعہ بابا نانک صاحب ہردوار کے میلے میں پھر رہے تھے۔ چند برہمنوں کو دیکھا۔ کہ اپنی رسم مذہبی کے بموجب مشرق کو منہ کیے درختوں کو پانی دے رہے ہیں کہ پتروں کو اس کا ثواب پہنچے۔ بابا جی اُن کے سامنے جاکر کھڑے ہوئے اور مغرب کو منہ کرکے اسی طرح

پانی اُچھالنے لگے۔ وہ لوگ انہیں پہچانتے نہ تھے سمجھے کہ یہ کوئی گنوار فقیر پوجا پاٹ کے طریقے سے بالکل بے خبر ہے۔ چنانچہ ہنس کر کہا کہ بابا! یہ کیا کرتا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ کرتار پور میں میرے کھیت ہیں۔ اُنہیں پانی دیتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا۔ بھلا یہ کیا عقل ہے۔ یہاں سے وہاں تک صدہا کوس کا فاصلہ ہے۔ یہ پانی اتنی دور کیونکر پہنچ سکتا ہے؟ باباجی نے ہنس کر کہا۔ کہ اتنی دور بھی پانی نہیں پہنچ سکتا۔ تو بھلا کیونکر تم کو اُمید ہے کہ یہ چار چلّو پانی جو یہاں چھڑک رہے ہو دوسری دنیا میں تمہارے پتروں کو پہنچ جائے گا؟ بعد اس کے چند دوہرے معرفتِ الٰہی کے ایسے پڑھے کہ تمام سننے والوں کے دل پانی پانی ہو گئے۔ اور سب نے آکر قدم لئے۔

۱۰۳

جب یہ جنگل کے عین بیچ میں پہنچے۔ تو دیکھا کہ لوگوں کا ایک بڑا ہجوم شور و غل مچاتا ہوا ایک حسین عورت کو گھسیٹے لا رہا ہے۔ ان کے آگے آگے ایک راجہ کی میّت تھی۔ اس کے دیکھتے ہی پارسی عادت چلّا اُٹھا۔ ستی۔ ستی۔ ان الفاظ سے مسٹر فاگ کے کان آشنا نہ تھے۔ اس لئے اُس

نے دوبارہ اُس سے پوچھا کہ یہ اژدہام کیسا ہے؟ مہادت نے کہا کہ ہندوستان میں یہ رسم ہے۔ کہ جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا ہے۔ تو عورت کو خواہ مخواہ اس کی لاش کے ساتھ جلا دیتے ہیں یہ عورت جسے گھسیٹے لا رہے ہیں۔ اس مرے ہوئے راجہ کی بیوہ اور بمبئی کے ایک پارسی سوداگر کی لڑکی ہے۔ یہ نہایت مہذب اور تعلیم یافتہ ہے۔ مگر افسوس اس بیچاری کی عمر کا بھی آج خاتمہ ہوگیا مسٹر فاگ پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اُس کی آنکھیں غصہ کے مارے سُرخ ہوگئیں۔ اور اس نے بھرائی ہوئی آواز میں دریافت کیا۔ کہ اس کو کب جلائینگے؟ مہاوت نے کہا۔ علی الصباح۔ مسٹر فاگ نے کہا۔ میرے پاس بارہ گھنٹے فالتو ہیں۔ اور یہ میں اس بیکس عورت کے بچانے میں صرف کرونگا۔

سبق ۱۰

اودے سنگھ نے چتوڑ سے بھاگ کر اربلی پہاڑ پر ڈیرے جما دئے۔ اور اس کے آس پاس ایک شہر آباد کیا۔ جو اب تک میواڑ کی راجدھانی چلا آتا ہے۔ جب اودے سنگھ مرگیا۔ تو اس کا بیٹا پرتاپ گدی پر بیٹھا۔ یہ ہندوستان کی تاریخ میں بہادر اور آزاد پرتاپ کے نام سے مشہور ہے۔ پرتاپ کے پاس سوائے فطری دلیری کے جو

ایک راجپوت کا زیور ہے۔ اور کوئی سامان جنگ نہ
تھا۔ مگر پرتاب کا قول تھا کہ جب تک میرے
پاس تلوار اور بازو میں طاقت ہے۔ یہ سر کسی
کے سامنے نہ جھکے گا۔ اکثر راجپوتوں نے یہاں تک
کہ اس کے اپنے بھائی نے اکبر کی اطاعت
قبول کر لی۔ مگر ان کے پورے پرتاپ نے اس
کو گوارا نہ کیا۔ اس پر اور راجپوت راجا جو اکبر
کے مطیع ہو گئے تھے۔ اُس سے ناراض ہو گئے اور
اُسے دیوانہ اور بے وقوف کہنے لگے۔ مگر اُس نے
اس کی بالکل پرواہ نہ کی ٭

۱۰۵

غرض جنگل میں منگل ہو رہا ہے۔ سولہ روز سے
یہی دھوم دھام اور تزک و احتشام جاری ہے۔
مہاراجہ پانچال کی جانب سے مہمانوں کی خاطر و مدارات
میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہوا۔ روز جلسے اور
جشن ہوتے ہیں۔ کبھی شکار کو جاتے ہیں۔ کبھی
فنون سپہ گری کی آزمائش کا دنگل جمتا ہے پنڈتوں
کے مباحثے ہوئے۔ شعرا کے مشاعرے ہوئے۔ موسیقی
میں لوگوں نے اپنے اپنے جوہر اور شعبدہ گروں نے
اپنے اپنے کمال دکھائے۔ ہر دن دسہرے کا مبارک
دن رہا۔ اور ہر رات دیوالی کی خوشی کی رات ٭

۱۰۶

جون کی سادگی اور اس کی باتوں نے چارلس کے دل پر بڑا اثر کیا۔ اُمرائے دربار سے الگ تخلیہ میں جا کے اس سے ملا اس موقع پر جون نے ایسی باتیں بتائیں۔ جو چارلس کے خیال میں اُس کے سوا دنیا بھر میں کسی کو معلوم نہ تھیں۔ اس ملاقات کے بعد بادشاہ دربار میں آیا۔ اور تمام وزرا و اُمرا سے کہا۔ "مجھے تو اس پاک دل لڑکی کی سچائی کا پورا یقین ہو گیا۔ تاہم تم سب لوگوں کے اطمینان کے لیے میں اس کا اور امتحان کرتا ہوں۔ یہ کہ کے اس نے شہر کے بڑے بڑے مقتدایانِ دین۔ عالموں اور مختلف علوم کے باکمالوں کو جمع کر کے جون کو اُن کے سامنے پیش کیا۔ کہ جس مسئلہ کو چاہیں۔ اُس سے پوچھیں۔ عالموں نے مشکل سے مشکل مسئلے چھیڑے۔ اور سب کے ایسے صحیح و برجستہ جواب جون نے ایسے فصیح و بلیغ الفاظ میں دیئے۔ کہ سب اس کے علم و فضل کے سامنے عاجز آ گئے۔ اور سارا دربار عش عش کرنے لگا۔

۱۰۷

عام لوگ جن کی معلومات کا دائرہ تنگ ہے اور جن کو سوچنے اور غور کرنے کی عادت نہیں۔

سب کے سب بالاتفاق کہتے ہیں۔ کہ انگریزوں کی عملداری
میں امن ہے۔ انصاف ہے۔ زور نہیں ظلم نہیں۔
مگر خدا جانے کیا بات ہے۔ اگلے وقتوں کی سی خیر
و برکت نہیں۔ روپیہ ہے۔ کہ ٹھیکری کی طرح اُٹھا
چلا جاتا ہے۔ اور اس پر پیٹ میں روٹی ہے تو تن
پر کپڑا نہیں۔ اور کپڑا ہے تو روٹی نہیں۔ اور ہو
تو کہاں سے ہو۔ وہ اگلے سمے ہی گئے گزرے
ہوئے۔ بزرگوں کے عیش تو بزرگوں کے ساتھ گئے۔ یہ
تو ہمارے ہوش کی بات ہے۔ کہ ایک روپے کا غلّہ
ایک آدمی کے اُٹھائے نہیں اُٹھتا تھا۔ بھلا سے کا
کچھ ٹھکانا ہے۔ روپے کے چھ دھڑی گیہوں داؤدی
صاف ستھری ساڑھے تین سیر۔ چار سیر دانہ دار
خالص گھی۔ پانچ سیر سفید براق کھانڈ۔ بیس سیر
گڑ تو دس من اُپلے اور علےٰ ہذا القیاس۔ اب
جس چیز کو دیکھو۔ آگ لگ رہی ہے۔ روپیہ
ادھر بھُنا اُدھر ندارد و بس

۱۰۸

رسومات عموماً دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک تو
رسوم مذہبی۔ دوسرے رواجی۔ رسوم مذہبی سے
مراد وہ رسوم ہیں۔ جن کو کسی مذہب کے بانی
نے اس مذہب کے پیروؤں کے لئے تجویز کیا
ہے۔ یہ رسومات بمنزلہ احکام شرعیہ کے ہوتی ہیں

اور کسی صورت میں تکلیف و تباہی کا باعث نہیں
ہوتیں۔ مثلاً مُردے کی تجہیز و تکفین ایک رسم
شرعی ہے۔ ہندوؤں میں بھی یہ رسم موجود ہے
عیسائیوں اور مسلمانوں میں بھی اس کے لئے
شرعی پابندی ہے۔ البتہ طریقے اپنے اپنے جدا
ہیں۔ ہندو ارتھی پر اپنے مُردے کو اُٹھا کر
لے جاتے ہیں۔ مسلمان چارپائی پر۔ عیسائی صندوق
میں۔ مگر تینوں مذاہب کے شارعوں نے یہ حکم
کہیں نہیں دیا ہے۔ کہ ارتھی کے ڈنڈے چاندی
کے ہوں۔ چارپائی نوار کی بُنی ہوئی ہو۔ یا
صندوق آبنوس کی لکڑی کا ہو۔ شارع جب
کچھ احکام صادر کرتا ہے۔ تو اُس میں اس بات
کو ضرور مدّ نظر رکھ لیتا ہے۔ کہ یہ احکام خلق اللہ
کی تکلیف کا باعث تو نہ ہونگے۔ اور غریب اور امیر
ہر شخص آسانی کے ساتھ اُنہیں بجا لا سکے ۔

١٠٩

پھر عمارت نے ہر چند سمجھایا۔ لیکن کچھ فائدہ نہ
ہؤا۔ بلکہ سور سنگھ اور اور پانسو راجپوت زعفرانی
کپڑے پہن کر مرنے مارنے کو تیار ہو گئے۔ پھر
عمارت نے بادشاہ سے عرض کی کہ راجپوت اپنی
ضد سے باز نہیں آتے ہیں۔ اور قلعہ کی دیوار
تعمیر کرنے میں ہارج ہوتے ہیں ۔

بادشاہ نے سور سنگھ کو طلب کر کے وجہ دریافت
کی۔ سور سنگھ نے جواب دیا" کہ جہاں پناہ سپاہی
قلعہ کی نگرانی کرتے ہیں۔ نہ کہ قلعہ سپاہیوں کی
اور اگر سپاہی نہ ہو۔ تو قلعہ کس کام کا ہے؟
غریب نواز قلعہ کی دیواریں سپاہی ہوتے ہیں کہ
ہمیشہ دل و جان سے اُس کی محافظت کرتے ہیں
بندہ پرور میری رائے میں تو یہ بات ٹھیک
نہیں کہ زندہ سپاہی کو ہٹا کر اُس کی جگہ مشت
بھر خاک کی دیوار تعمیر کی جائے +

۱۱۰

یکّہ روانہ ہُوا۔ سامنے سڑک پر کئی بگھیاں
کھڑی تھیں۔ گھوڑا آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔
عبّاسی بار بار جھنجلاتی تھی۔ اور یکّہ بان سے کہتی
تھی۔ بیٹا جلدی کر۔ میں تجھے کچھ زیادہ دے
دُوں گی۔ راستے میں مسافروں کی بھیڑ دیکھ کر
اُسے غصّہ آتا تھا۔ اُس کا جی چاہتا تھا۔ گھوڑے
کے پر لگ جاتے۔ لیکن جب صابر حسین کا مکان
قریب آ گیا۔ تو عبّاسی کا سینہ زور سے اُچھلنے لگا
بار بار دل سے دُعا نکلنے لگی۔ خدا کرے سب
خیر و عافیت ہو +
یکّہ صابر حسین کی گلی میں داخل ہُوا۔ دفعتہً
عبّاسی کے کان میں کسی کے رونے کی آواز آئی۔

اُس کا کلیجہ مُنہ کو آ گیا - سر تیوا گیا۔معلوم ہؤا دریا میں ڈوبی جاتی ہوں - جی چاہا یکہ سے کُود پڑوں - مگر ذرا دیر میں معلوم ہؤا - کہ عورت میکہ سے بدا ہو رہی ہے۔تسکین ہوئی +

۱۱۱

بڑے بھائی کے بیٹے مہاں سنگھ نے رفتہ رفتہ اپنی طاقت اور بھی بڑھائی - جمُوں پر حملہ کرکے اُسے خوب لُوٹا-جب مہاں سنگھ نے وفات پائی -تو اُس کا بیٹا رنجیت سنگھ گیارہ برس کا تھا- رنجیت سنگھ نہایت ذہین اور ذکی تھا-اگر لکھتا پڑھتا تو ممکن ہے- کہ ایک جید عالم ہوتا- مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا- حالات نے مجبور کیا کہ اپنا وقت تمام تر فنوُنِ سپاہ گری کے حاصل کرنے میں صرف کرے- چنانچہ ماں تو علاقہ کا انتظام کرتی رہی - اور یہ اپنے ہم عمر جاٹوں کو ساتھ لے کر اِدھر اُدھر لُوٹ مار کرتا پھرا- جب سترہ برس کا ہؤا تو اس نے اپنی ریاست کا انتظام خود ہاتھ میں لیا +

۱۱۲

اور ملکوں کی طرح ہندوستان میں بھی میلوں کا رواج مُدّت سے چلا آتا ہے-چنانچہ مہاراجہ اشوک

کے زمانے کے کتبوں سے اس امر کی تائید ہوتی ہے۔ یہ بات قابلِ غور ہے۔ کہ میلوں کا آغاز تو کسی ضرورت کی بنا پر ہوا کرتا تھا۔ لیکن اس کے مفقود ہو جانے کے بعد بھی اُن کا سلسلہ برابر جاری رہتا تھا۔ تحقیقات سے جہاں تک پتہ چلا ہے میلوں کا آغاز اُس زمانے سے ہوا۔ جب سڑکوں کا نام و نشان تک نہ تھا۔ اور آمد و رفت اور باہمی میل جول کے ذریعے ناقص اور محدود تھے ٭

۱۱۳

اگر گدھے کو "غریب کا خدمت گزار یا غلام" کہیں تو بیجا نہیں۔ وہ اپنے مالک کے کسی کام میں عذر نہیں کرتا۔ بوجھ لادو۔ سوار ہو۔ گاڑی میں جوتو۔ کسی کام میں انکار نہیں۔ جو دے دو کھا لیتا ہے۔ جہاں باندھ دو کھڑا رہتا ہے۔ مضبوط۔ محنتی اور پاؤں کا سچّا بھی ایسا کہ زمین ہو یا پہاڑ برابر بے تکان چلا جاتا ہے ٭

اِس سے بعض غریب آدمیوں کی روزی چلتی ہے۔ یہ نہ ہوتا تو کمہار برتن کاہے پر لادتے دھوبی گھاٹ پر کپڑوں کی لادیاں کس پر لے جاتے۔ یہ بیچارہ کام تو بہت کرتا ہے۔ مگر افسوس ہے اسے آرام سے نہیں رکھتے۔ اچھا چارہ نہیں دیتے ٭

۱۱۴

دُنیا میں ہر چیز کی کچھ نہ کچھ تلافی ہے۔ مگر نہیں ہے۔ تو وقت کی ٭ جو گھڑی گذر گئی۔ وہ پھر کسی طرح تمہارے قابو میں نہیں آ سکتی۔ اور وقت کے گذرنے پر جو غور کرو۔ تو اُس کی تشبیہ تو کسی چیز کے ساتھ ٹھیک نہیں دیجا سکتی ٭ وقت ریل سے زیادہ تیز ہے۔ ہوا سے بڑھ کر اُڑنے والا۔ بجلی سے سوا دوڑنے والا ہے اور ایسا دبے پاؤں نکلا جاتا ہے۔ کہ خبر نہیں ہوتی ٭

۱۱۵

دیکھنا کیا جلدی جلدی قدم اُٹھاتا ہے۔ کیسے شوق سے چلا جاتا ہے! کہ وقت پر پہنچ جائے ایسا نہ ہو کہ دیر ہو جائے۔ ہاتھ میں جُزدان ہے دل میں یہی دھیان ہے کہ کل کا سبق خوب سُنائے۔ جو پوچھیں سب بتائے۔ لڑکوں میں نام پائے۔ اُستاد بھی اُسے شوقین جانتا ہے۔ بڑی خوشی سے پڑھاتا ہے۔ یہ جماعت میں اوّل رہتا ہے۔ امتحان میں سب سے زیادہ نمبر پاتا ہے۔ اُستاد کا بڑا ادب کرتا ہے۔ بے اجازت باہر نہیں جاتا۔ شریر لڑتے جھگڑتے ہیں۔ یہ اُن سے الگ رہتا ہے۔ جو بات پوچھو سچ سچ کہہ دیتا ہے۔ اسی

عادتوں سے لوگوں میں تعریفیں ہوتی ہیں۔ماں باپ بھی اس کی خوشی چاہتے ہیں۔ وقت پر کھیلنے کودنے سے نہیں روکتے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ محنت کے بعد کھیلنا بھی اچھا ہے۔ ہاتھ پاؤں چالاک ہوتے ہیں جی خوش رہتا ہے۔ بے شک یہ لڑکا ہونہار نظر آتا ہے۔ تھوڑی مدت میں علم حاصل کرے گا۔ بڑی عزت پائے گا۔ دولت کمائے گا۔ باپ دادا کا نام روشن کرے گا +

کیا ہلکی بنی ہے۔ کتنی خوبصورت ہے! رنگ بھی اچھا پھرا ہے۔ کسی کاریگر نے بنائی ہے۔ اُجلا بچھونا ہے۔ سفید پردے ہیں۔ ایک طرف کا پردا چھوڑ رکھا ہے۔ کہ ہوا اور دھوپ نہ آئے۔ دوسرا اُلٹ دیا ہے۔ کہ ہوا لگتی جائے۔ بیل بھی اچھے ہیں۔ ناگوری معلوم ہوتے ہیں۔ سینگوں پر سنگوٹیاں چڑھی ہیں۔ گلے میں گھنگرو پڑے ہیں۔ بیچ میں پنڈت جی مہاراج بیٹھے ہیں۔ ایک لڑکا بہلی کے پیچھے کھڑا ہے۔ پنڈت جی نے بہلی روک دی۔ مُڑ کر اُس سے باتیں کر رہے ہیں۔ دیکھنا۔ کتنا کیسا لپک کر آیا ہے۔ بیلوں پر بھونکتا ہے۔ مگر یہ بے کھٹکے کھڑے ہیں۔ ذرا نہیں جھجکتے۔ پہلے اس مُلک کے امیر رتھوں میں سوار ہوتے تھے۔ اور آدمی بہلیوں میں بیٹھتے تھے۔ یہ اگلے وقتوں کی سواریاں ہیں۔ سج سج چلتی ہیں۔ ہچکولے بھی

لگتے ہیں - جب سے بگھی اور ریل کا یہاں رواج ہؤا
ان کی وہ قدر نہ رہی - اب تو بنیئے مہاجنوں کے
پاس دیکھی جاتی ہیں - یا براتوں میں کام آتی ہیں +

۱۱۶

پرندوں کی نظر عموماً تیز ہوتی ہے - اگر تیز نہ
ہوتی - تو اُنہیں بڑی مشکل ہوتی - کیونکہ اُڑتے تیزی
سے ہیں - جگہ جگہ پر ٹکریں کھاتے - بعض پرندوں
کی نظر تو ایسی تیز ہوتی ہے کہ دیکھ کر حیرت
ہوتی ہے - چیل - گدھ - عقاب وغیرہ آسمان سے
زمین کی چیز دیکھ لیتے ہیں - اُن کی سننے کی طاقت
بھی معقول ہوتی ہے - خاص کر اُلّو کے کان
تو ایسے ہوتے ہیں کہ ذرا سی بھی آہٹ ہوئی
اور اُس نے سُنی - سُونگھنے کی قوّت بھی اُن میں
اچھی خاصی ہوتی ہے - خاص کر پانی میں چلنے والے
پرندوں - مثلاً لم ڈھینگ - کلنگ - سارس وغیرہ
کی - ذائقہ یہ کم لے سکتے ہیں - کیونکہ خوراک کو
چبا کر نہیں کھاتے - ہاں طوطوں - بطخوں وغیرہ
کی زبانیں موٹی ہوتی ہیں - وہ خوراک کا مزہ بھی
لیتے ہیں - شکر خورے بھی مزے لے لے کر شہد
چوستے ہیں - چھُونے کی قوّت اُن میں بہت ہی
کم ہے - کیونکہ چونچ سخت ہوتی ہے - ہاں مرغابیوں
کی چونچ کچھ ایسی ہوتی ہے - کہ شاید چھُو کر چیزوں

کو محسوس کر سکیں

۱۱۷

جن ملکوں میں بہت سردی ہوتی ہے۔ اور برف کثرت سے پڑتی ہے۔ وہاں جاڑے میں بڑی مشکل ہوتی ہے۔ راستے برف سے ڈھک جاتے ہیں دریا جم جاتے ہیں۔ نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ نیچے گڑھا ہے۔ نہ یہ کہ گہرا پانی ہے۔ مسافر راستہ چلیں تو کیوں کر چلیں۔ بغیر واقف کار رہنماؤں کے راستہ نہیں چلا جاتا۔ روس میں برف بہت پڑتی ہے۔ اور جاڑے میں تمام سڑکیں ڈھک جاتی ہیں۔ ان پر وہاں ایک قسم کی گاڑی چلا کرتی ہے۔ جس میں پہیئے نہیں ہوتے۔ بلکہ نیچے تختے لگے ہوتے ہیں۔ ایک قسم کا بارہ سنگا جسے ریڈیر کہتے ہیں۔ اسے برف پر کھینچتا ہے۔ گھوڑے بیل وغیرہ اُن دنوں میں وہاں کام نہیں دیتے ÷

۱۱۸

اورنگ زیب کی وفات کے بعد جب سلطنت میں لڑائیاں چھڑیں۔ اور بدعملی پھیلی تو سکھوں کو روکنے والا کوئی نہیں رہا۔ اُنھوں نے کئی قلعے بنا لئے۔ اور اب یہ ہونے لگا۔ کہ دُرّانی اُدھر

مرہٹے تو آپس میں لڑتے اور سر پھٹوڑتے رہے سکھ اس عرصے میں دن دونی اور رات چوگنی طاقت پکڑتے گئے - اُنہوں نے جمعیت بھی بہت سی بہم پہنچالی - قلعے بھی بہت سے بنا لئے - علاقے بھی بڑے بڑے دبا لئے - یہ حال دیکھ کر ابدالی ۱۷۶۲ء میں پھر بڑی فوج لے کر پنجاب کو آیا - لدھیانے کے قریب درانیوں اور سکھوں میں ایک بڑی بھاری لڑائی ہوئی - جس میں سکھوں کو شکست ہوئی - اور پندرہ بیس ہزار سکھ مارے گئے - اس لڑائی میں آلا سنگھ راج پٹیالہ کے بانی نے بڑی داد شجاعت دی تھی - ابدالی نے کچھ اس کی بہادری سے خوش ہو کر اور کچھ مصلحت وقت دیکھ کر اس کو راجائی کا خطاب دیا - اور پٹیالہ کا راجہ بنا دیا +

۱۱۹

لوگوں کو اس بات سے بہت تعجب ہوا - اور پوچھنے لگے - کہ آپ کا سارا حال کیونکر ہے - ہمیں سنائیے - سیٹھ جی نے کہا میں ایک غریب دکاندار کا بیٹا ہوں - جب میرا باپ مر گیا - تو میری ایک چھوٹی سی صرافے کی دکان تھی - دن بھر دکان پر بیٹھتا تھا - تو شام تک کہیں مشکل سے جا کر سات آٹھ آنے کے پیسے پیدا ہوتے تھے -

بڑی تنگی سے ہمارا گزارا ہوتا تھا۔ مگر ہم محنت کا سوکھا ٹکڑا کھاتے تھے۔ اور خدا کا شکر کرتے تھے۔ کہ رزق دینے والا وہی ہے۔ مگر مجھے اس وقت سے خیال تھا۔ کہ لالچ بُرا ہوتا ہے۔ اور دیانت داری بڑی اچھی چیز ہے۔ محلّے کے لوگ اپنی چھوٹی موٹی چیزیں میرے پاس گرو رکھ جایا کرتے تھے۔ نہ کوئی نوشت ہوتی تھی۔ نہ تحریر۔ مگر جب چھڑاتے تھے۔ تو میں اُن سے واجبی روپیہ۔ جو پہلے ہی ٹھیرا لیا کرتا تھا۔ کاٹ لیتا تھا۔ اور اُن کی چیز واپس کر دیتا تھا نہ مَیں نے کبھی زیادہ مانگا۔ نہ کبھی کچھ حیل و حُجّت کی۔ ان باتوں سے میری دیانت داری اپنے محلّے میں بھی اور آس پاس کے محلّوں میں بھی مشہُور ہو گئی۔ اور میرا کارخانہ بڑھنے لگا۔ اب ایسا ہو گیا کہ مجھے آٹھ آنے کی بجائے دو تین روپے روز کی آمدنی ہونے لگی +

۱۲۰

اسی طرح سال ڈیڑھ سال امن سے گزرا۔ مگر ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ وہ بازار میں جا رہا تھا۔ جو کسی شخص نے پیچھے سے آکر اُس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ مڑ کر دیکھے۔ تو وہی اُس کا بے رحم آقا تھا۔ جس کے ہاں سے یہ بھاگا تھا۔ اُس نے

فوراً اُسے پکڑ لیا اور غُل مچانے لگا۔ کہ یہ میرا بھاگا ہوا غلام ہے۔ بہت سے آدمی جمع ہو گئے اور پکڑ کر اُسے قاضی کے پاس لے گئے۔ قاضی نے مقدّمہ اُس شہر کو تبدیل کر دیا۔ جہاں سے غلام بھاگا تھا۔ یہاں آ کر شہادتیں گذریں گواہیاں ہوئیں۔ اور آخر کو یہ فتوےٰ لگا۔ کہ اُس کو شیر سے پھڑوا ڈالنا چاہیئے۔ تا کہ آیندہ سب غلاموں کو عبرت ہو۔ اور اپنے آقاؤں کو چھوڑ کر کسی کو بھاگنے کی جرأت نہ ہو۔ تمام شہر میں ڈھنڈورا پِٹ گیا۔ تیسرے روز ایک غلام کو جو اپنے آقا کے گھر سے بھاگ گیا تھا۔ شیر سے پھڑوایا جائے گا۔ جو شخص دیکھنا چاہے شہر کے باہر دنگل میں جا حاضر ہو *

۱۲۱

دوست چپکے سے اُٹھا۔ اور کھانے کی میز کے پاس جا کر خوب کھانا کھایا۔ پھر برتنوں پر سرپوش ڈھانک کر کونے میں جا بیٹھا۔ اب نیوٹن صاحب کو بھوک لگی۔ میز کے پاس آئے برتنوں پر سے سرپوش اُٹھائے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ کھانا تو کسی نے کھا لیا ہے۔ نچوڑی ہوئی ہڈیاں اور ڈبل روٹی کے کچھ ٹکڑے اور جھوٹے برتن دھرے ہیں۔ حیران ہو کر اپنے آپ ہی کہنے لگے۔ بڑے

تعجب کی بات ہے! آج میرا کھانا کون کھا گیا؟
دوست نے قہقہہ مار کر کہا - جس کی آپ نے کل
دعوت کی تھی - اب نیوٹن صاحب کو یاد آیا - کہ
دوست آیا بیٹھا ہے - اور میں نے کل اسے کھانا
کھانے کے واسطے کہا تھا - مگر افسوس میں خانساماں
کو حکم دینا بھول گیا ۔
اگرچہ نیوٹن صاحب کو اس روز کئی گھنٹے
اور کھانا تیار ہونے کے انتظار میں بھوکا رہنا پڑا
لیکن وہ لکھتے ہیں کہ مجھے اس خوشی میں جو ریاضی
کے ایک بہت مشکل مسئلے کے حل ہو جانے سے
ہوئی تھی - یہ تکلیف ذرا بھی نہیں معلوم ہوئی ۔

۱۲۲

جب میں جہاز پر سے گرا - تو میں نے خیال
کیا - کہ تیر کر جان بچانے کی کوشش کرنا عبث
ہے - اس لئے میں بے فائدہ طاقت ضائع کرنے
کے خوف سے تختے کی طرح پانی پر پڑ گیا - اتفاقاً
اس وقت جوار کا موقع تھا - میں بہتا ہوا روشنی
کے مینار کے پاس پہنچا - مینار والوں نے مجھے
دیکھ کر نکال لیا - مگر میں اس وقت بیہوش تھا
جب میں ہوش میں آیا - تو گو میں نے اپنے تئیں
خشکی پر زندہ و سلامت پایا - لیکن مجھے اس سے
کچھ مسرت نہ ہوئی - کیونکہ جس طرح آپ کو میرے زندہ

بچنے کی امید نہ تھی - اُسی طرح مجھے آپ صاحبوں کے جان بر ہونے کی توقع نہ تھی - ہاں میں اُس وقت کی خوشی کبھی نہ بھولوں گا - جب ملّاح والوں نے مجھ سے کہا کہ تمہارے جہاز والے سب بچ گئے ہیں - خدا کا شکر ادا کیا - اور اپنی حیات کی خبر آپ کو بھجوائی - اور کچھ آرام لے کر بذریعہ کشتی اس طرف روانہ ہؤا ؞

۱۲۳

ایک شخص کو شکار کا بہت شوق تھا - اُس نے ایک کتّا بھی پال رکھا تھا - اُسے بہت پیار کرتا تھا - اور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا تھا - ایک دن شکار کو گیا - اور کتّے کو گھر چھوڑ گیا - اُس کے نہ ہونے سے شکار میں بھی مزا نہ آیا - شام کو پھر گھر آیا - تو کتّا اُسے دیکھتے ہی دُم ہلاتا دوڑا اُس نے دیکھا کہ کتّے کا منہ اور پنجے لہو میں بھرے ہیں - اندر آیا تو دیکھا - کہ جا بجا لہو کی چھینٹیں بھی پڑی ہیں ؞

اُس شخص کا ایک چھوٹا سا بچّہ تھا - اِسے ادھر اُدھر دیکھا - کہیں دکھائی نہ دیا - پکارا تو بھی نہ بولا - سمجھا - کہ کتّے نے ضرور بچّے کو مار ڈالا - بہت رنج ہؤا - تلوار کھینچ کر دوڑا - اور بولا - کہ ظالم تو نے میرے کلیجے کے ٹکڑے کو پھاڑ کھایا

غریب کُتّا دبک کر زمین پر گر پڑا - اور اُس کی طرف ایسا دیکھنے لگا - جیسے کوئی کہتا ہے کہ رحم کرو - رحم کرو - مالک کی آنکھوں میں دُنیا اندھیر ہو رہی تھی - ایک ایسی تلوار ماری کہ کتّے نے ایک چیخ ماری - اور دم توڑ کر رہ گیا - بچّہ اُس کا الگ کمرے میں سوتا تھا - کُتّے کی آواز سے وہ چونکا - اور رونے لگا - یہ حیران ہو کر وہاں گیا دیکھے تو بچّہ بھلا چنگا اپنے بچھونے پر لیٹا ہے - اور ایک بھیڑیا اُس کے پاس مرا پڑا ہے - معلوم ہوُا - کہ بھیڑیا گھر میں گھس آیا تھا - وہ بچّے کو کھانا چاہتا تھا - اور کتّے ہی نے اُسے مار کر بچّے کی جان بچائی تھی - بچّے کو جلدی سے گود میں اُٹھا لیا - اور بہت پچتایا - مگر پھر پچتانے سے کیا ہوتا تھا +

۱۲۴

قید خانے کی کوٹھڑی میں اسی چٹائی پر وہ بہادر قیدی سو رہا تھا - اس کی آنکھ کھلی - تو کیا دیکھتا ہے - کہ لونڈی سرہانے کھڑی رو رہی ہے - اندرناتھ نے کہا - غمخوار اور نیک بخت لونڈی! میں تمہاری ہمدردی کا شکریہ ادا کرنے کے قابل نہیں ہوں - میرے پاس ہے ہی کیا - جو دے سکوں مگر اتنا کہ کر اپنے بازو پر سے سونے کے بازوبند

اُتار کر دینے لگا۔ لونڈی نے آہ سرد بھر کر جواب دیا۔ اندر ناتھ! میں بھکھارنی تو ہوں۔ مگر سوال میرا مطلب نہیں۔ بملا کی آواز سن کر اندر ناتھ چونک پڑا۔ اور بولا۔ بھکھارنی! کیا تم ہی نے میرے لئے اس قدر تکلیف اُٹھائی ہے؟ تم ہی لونڈی کے بھیس میں ہو؟ تم دشمن کے لشکر میں بھی آ پہنچیں۔ بملا نے سنجیدگی سے کہا۔ دُنیا میں ایسی بھی کوئی جگہ ہے۔ جہاں عورت اپنا عہد نبھانے کو نہیں پہنچ سکتی ۔

۱۲۵

ایک شخص اور اس کی بیوی کسی رشتہ دار سے ملنے اپنے گاؤں سے دوسرے گاؤں چلے۔ رستے میں ایک نالا پڑتا تھا ۔ تھوڑی دُور نکل گئے۔ تو بیوی کو یاد آیا۔ کہ جب پہلی دفعہ یہاں سے گذرے تھے۔ تو پُل پرانا اور ٹوٹا ہوا سا تھا۔ اُس کے اوپر سے ڈرتے ڈرتے اُترے تھے ۔

اس خیال کے آتے ہی بیوی کے دل میں گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ وہ خاوند سے کہنے لگی۔ تمہیں کچھ پُل کا بھی خیال ہے؟ مجھ سے تو اس کے اوپر نہیں چلا جائیگا۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ پار جانے کا کوئی اور راستہ بھی نہیں ہے ۔

on their way/in the way (handwritten)

was a little upset (handwritten)

میاں نے کہا۔ بیوی! مجھے تو پُل کا خیال ہی نہیں رہا تھا۔ بیشک بڑا پرانا اور ٹوٹا پھوٹا پُل ہے۔ اگر وہ ٹوٹ گیا۔ تو ہم دونو نالے میں ڈوب کر مر جائیں گے۔ ہائے کیسی مصیبت کا سامنا ہے!

بیوی بولی۔ اگر ڈوبے نہیں۔ تو کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ کسی تختے میں پھنس کر تمہاری ٹانگ ٹوٹ جائے۔ اگر تمہارے اوپر یہ مصیبت پڑی تو میری اور بال بچوں کی خبر کون لے گا؟

میاں نے کہا۔ بھلا بیوی! میں کیا بتاؤں کون خبر لے گا؟ اس میں شبہ نہیں۔ کہ ٹانگ ٹوٹ گئی۔ تو مجھ سے کچھ کام کاج نہیں ہو سکے گا۔ اور ہم سب کو بھوکا مرنا پڑیگا + دیکھئے جیتے بچیں یا نہیں +

اس خیالی پلاؤ کو جس قدر میاں بیوی پکاتے گئے۔ اُسی قدر ایک نہ ایک فکر کی بات نکلتی چلی آئی۔ اور یہ دونو زیادہ رنج اور فکر میں پڑتے گئے +

آخر کار جب نالے کے قریب پہنچے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ سرکار نے پرانا پُل تڑوا کر نئے سرے سے دوسرا پل بنوا دیا ہے۔ دونو صحیح سلامت اُتر کر نالے کے پار ہوئے۔ اور اب جانا کہ ناحق فکر میں گھُل رہے تھے + کسی بات کا فکر کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا چاہیئے۔ کہ یہ فکر کی بات بھی

ہے یا نہیں ؟

۱۲۶

گوپال جب گھر پر پہنچا تو باپ نے پوچھا۔ کہ یہ کپڑے کیچڑ میں کیوں بھرے؟ مگر ابھی وہ کچھ جواب نہ دینے پایا تھا۔ کہ اُنہوں نے مسکرا کر کہا کہ سچ بولنا۔ سانچ کو کہیں آنچ نہیں ہے۔ گوپال اپنے جھوٹ بولنے کی اِتنی سزا پا چکا تھا۔ اور اُس کے دل پر اتنا اثر ہو چکا تھا۔ کہ اُس نے سارا حال شروع سے آخر تک جیسا ہؤا تھا سب بے کم و کاست سُنا دیا۔ باپ اس بات سے بہت خوش ہؤا اور کہنے لگا کہ تو نے قصور تو بہت سخت کئے تھے۔ چوری اور پھر جھُوٹ بولنا۔ مگر اب یہ بات بہت اچھی کی۔ کہ اس وقت جھوٹ نہ بولا۔ اگر اسی طرح سب جگہ سچ بول دیتا۔ تو کیوں مار پڑتی ؟

۱۲۷

یہ شخص محمدؐ یوسف نامی ایک بڑا لئیق اور نوعمر جوان تھا۔ اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ دلّی میں رہتا تھا۔ مگر سرکاری نوکری کے سبب چار برس سے باہر گیا ہؤا تھا۔ سرکار انگریزی کو اپنی کارگزاری اور لیاقت دکھا کہ چھوٹی ہی

عمر میں رسالے کا جمعدار ہو گیا تھا۔ محمد عمر اور اُس کے عزیز و اقارب ذات کے سیّد اور بہت عزّت دار آدمی تھے۔ اس کا باپ محمد یعقوب پہلے انگریزوں کے ہاں رسالدار بہادر تھا۔ اور سکھوں کی لڑائی میں لاہور میں بہت بہادری اور ثابت قدمی سے لڑا تھا۔ مگر اب اُس نے پنشن لے لی تھی۔ اور بہت اچھی طرح فارغ البالی سے زندگی بسر کرتا تھا۔ انگریز اس کی بہت توقیر کرتے تھے۔ اور اس کے سبب سے سرکار انگریزی میں اس کے بیٹے کی بھی بڑی عزّت تھی +

جب دل افروز نے سوسن کی زبانی اپنے بھائی کے آنے کا حال سُنا۔ تو وُہ بہت خوش ہوئی۔ اور اُس کو اس سے ملنے کا ایسا اشتیاق ہوُا۔ کہ یکایک جہاں آرا سے کہنے لگی۔ کہ بؤا خدا حافظ! اب میں اپنے گھر جاؤں گی۔ اور اپنے بھائی سے ملوں گی +

۱۲۸

موجودہ جنگ کے شروع ہونے کے کچھ عرصہ بعد لندن میں ایک عجیب واقعہ ہوُا۔ جس کی کیفیت انہی دنوں ولایت کے اخبارات میں چھپی تھی۔ اس واقعہ کے حالات یوں ہیں۔ کہ ایک دن ایک کارخانہ دار کے پاس جس کے کارخانے میں

سامان جنگ تیار ہوتا تھا۔ مزدوروں کی انجمن کا سردار آیا۔ اور کہنے لگا۔ آپ مزدوروں کی تنخواہ میں اضافہ کر دیجئے۔ ورنہ تمام آدمی کام کرنے سے روک لئے جائیں گے۔ بیچارے کارخانہ والے نے بہتیرا کہا کہ تنخواہوں میں اضافہ محال ہے۔ کیونکہ ہمارا باہمی معاہدہ ہو چکا ہے۔ جس پر ہم سب نے دستخط کئے ہیں۔ اور اس کی خلاف ورزی ناممکن ہے۔ لیکن مزدوروں کے لیڈر نے ایک نہ سنی آخر لارڈ کچنر تک اس معاملے کی رپورٹ پہنچی۔ آپ فوراً موٹر پر سوار ہو کر اس مزدوروں کے لیڈر کے مکان پر گئے۔ اور پستول نکال کر اس کے سر کے ساتھ لگا دیا۔ کہ یا تو انگلستان سے نکل جاؤ یا مزدوروں کو کام پر پہنچا دو۔ اور اس تحریر پر دستخط کر دو۔ یاد رکھو میرا نام کچنر ہے مزدوروں کے لیڈر نے فوراً کہ دیا۔ کہ وہ مزدوروں کو کام پر بھیجنا منظور کرتا ہے۔ اور اس طرح اپنی جان بچائی ۔

۱۲۹

کہتے ہیں۔ کہ شہر بغداد میں ایک فقیر تھا۔ نہایت پسندیدہ اطوار اور اوصاف حمیدہ رکھتا تھا۔ وہ دُنیا کی حقیقتوں سے واقف تھا۔ اس لئے لوگ اُس کو دانا دل کہتے تھے۔ جس کو

خدا شناسی کا کمال حاصل ہو گیا۔ وہ جان کا
دوست اور دل کے لئے مرہم ہو گیا۔ کسی وقت
وہ کعبہ شریف کے دیکھنے کے لئے گیا۔ اور بغیر کسی
ساتھی اور ہم سفر کے رستے پر چل کھڑا ہوا۔ چوروں
کا ایک گروہ اس کو ملا۔ اس خیال سے کہ اُس
کے پاس بہت دولت ہے۔ اُس کے قتل کا ارادہ
کیا۔ دانا دل نے کہا۔ کہ میرے پاس دُنیا کی دولت
سوائے حج کے سفر خرچ کے اور نہ یادہ نہیں۔
اگر اس مقدار سے تمہارا مطلب حل ہو جائے۔
تو عذر نہیں۔ دولت لے جاؤ۔ اور مجھے چھوڑ جاؤ۔
تاکہ صبر اور تنہائی کے طور سے اس راستہ کو
ختم کروں۔ اور منتظر آنکھوں میں کعبے کی چوکھٹ
کی خاک کا سُرمہ لگاؤں ٭ بے رحم چوروں نے
اس کی بات پر توجّہ نہ کی۔ اور اُس کے قتل
کرنے کے لئے تلوار کھینچی۔ غریب حیران ہو کر
ہر طرف دیکھتا تھا۔ اور جیسا کہ عاجز دل کا
طریقہ ہے۔ کسی ساتھی اور مددگار کا متلاشی تھا۔
اس وحشت ناک صحرا اور ڈراؤنے جنگل میں کوئی
جاندار دکھائی نہ دیا۔ سوائے اس کے کہ ان چوروں
کے سر پر کونجوں کی ڈار اُڑ رہی تھی۔ دانا دل
نے آواز دی کہ اے کونجو! میں اس جنگل میں
ظالموں کے پنجے میں پھنس گیا ہوں۔ اور سوائے
ظاہر و باطن کے جاننے والے خدا کے کسی کو

میرے حال کی خبر نہیں۔ تم اس گروہ سے میرا
بدلہ لو۔ اور اُن سے میرے خون کا قصاص طلب
کرو۔ چوروں کے دل پر دانا دل کی باتوں کا
کچھ اثر نہ ہوا۔ اور آخرش اُنہوں نے اُسے قتل
کر دیا ٭

۱۳۰

(دوسرے روز صبح ہوتے ہی نہ سُدھ بُدھ کی
لی۔ اور نہ منگل کی لی) ایک نوکر اپنے ساتھ لیکر
گاڑی میں بیٹھ کر دلّی کو روانہ ہوا۔ راستے میں
اور بہت سی گاڑیاں اس کے ساتھ ہو گئیں۔
اور اُن میں سے بعض کے ہمراہ ہتھیار بند آدمی
بھی تھے۔ گنگا تک تو سب گاڑیاں اچھی طرح چلی
آئیں۔ مگر آگے بڑھتے ہی گوجروں کا ایک گروہ
ان پر آ پڑا۔ ہتھیار بندوں کے ہتھیار دھرے
ہی رہے۔ گوجروں کی شکل دیکھ کر سب کے سب
تھرّانے لگے۔ ان لٹیروں نے سب گاڑی بانوں کو
گاڑی سے اُتار دیا۔ اور آپ گاڑیوں کو تمام
آدمی سمیت ایک گاؤں میں جو سڑک سے ڈیڑھ
کوس کے فاصلے پر تھا۔ ہانک کر لے گئے۔ وہاں
جاکر سب کی تلاشی لی۔ اور جو شئے جس کے
پاس دیکھی چھین لی۔ خوشحال چند کی ایسی بُری
گت کی کہ اُس کے سارے کپڑے اُتروا کر ایک

لنگوٹی بندھوا دی۔ مگر جب اُس نے بہت سی عاجزی اور خوشامد کی باتیں کیں۔ تو صرف اس کی دھوتی دے دی۔ اور نوکر کے پاس ہتھیار بندھے ہوئے تھے۔ اس کی تو شامت ہی آگئی تھوڑی دیر تک تو خوشحال چند اپنے نوکر کے چھوٹنے کا انتظار کرتا رہا۔ مگر جب اُنھوں نے بڑی دیر تک نہ چھوڑا۔ اور خوشحال چند سے کہا۔ جو بھلا چاہے تو جا بھاگ جا۔ تو خوشحال چند روتا ہوا آگے بڑھا ٭

۱۳۱

اس مجلس میں جاکر مہاراجہ رنجیت سنگھ بہت خوش ہوئے۔ اور انگریزوں کی بے تکلّفی اور مہماں نوازی پر کمال رضامندی ظاہر کی۔ پانچویں روز مہاراجہ نے فوج انگریزی کی قواعد دیکھنے کا ارادہ کیا۔ اور سردار ہری سنگھ نلوا کو حکم دیا کہ نوّاب گورنر جنرل کی خدمت میں حاضر ہو کر اطّلاع دیں کہ مہاراج فوج کی قواعد دیکھنے کو تشریف لاتے ہیں۔ جب سردار مذکور نوّاب گورنر جنرل کے پاس گئے۔ اور اطلاع دی۔ تو فی الفور نوّاب گورنر جنرل سوار ہو کر فوج میں آئے۔ اور فوج کو تیّاری کا حکم دیا۔ اتنے میں خبر پہنچی۔ کہ مہاراجہ بھی اپنے خیمہ گاہ سے

سوار ہو کر دریا تک آ پہنچے ہیں - اُسی وقت
نواب گورنر جنرل پیشوائی کو گئے - اور مہاراجہ
صاحب کو ساتھ لے کر فوج میں آئے - پہلے
توپ خانے کی جنگی قواعد شروع ہوئی - اور
توپوں کی آواز گنبد گردونِ گرداں تک پہنچی
پھر پلٹنوں کی قواعد ہوئی - بعدہٗ رسالوں نے
اپنے ہنر و فن دکھائے - مہاراجہ یہ قواعد دیکھ
کر کمال خوش ہوئے - پھر فوج کے انگریز افسر
میدان میں آئے - اور اچھے اچھے کرتب
دکھائے ॰

۱۳۲

جناب ذرا بھی مشکل نہیں - اس کا تو آپ
خیال بھی نہ کیجئے - کلکتے میں جنرل سپلائنر ایک
کمپنی ہے - اس کا ایجنٹ یہاں آیا ہوا ہے - ایک
بنگلہ تجویز کرکے اُس کو دکھا دیا جائے گا - کہ
اسی طور پر اس کو سجا دو - ہمارے صاحب
نے بھی تو یہی کیا تھا - کہ اس کوٹھی کی چھت
تک بھی اکھاڑ کر لے گئے تھے - صاحب تجھیز
جاتے اس ایجنٹ سے کہتے گئے - اُس نے ایک
مہینے میں مکان بھی بنوا دیا - اور جتنا ساز و
سامان آپ دیکھتے ہیں سب مہیّا کر دیا - ہماری
کوٹھی کے مقابل سڑک کے پرے بیالیس نمبر

کا بنگلہ خالی ہے۔ صاحب سے بھی قریب ہے موقع بھی اچھّا ہے۔ شاید چالیس پینتالیس ایسا ہی کچھ کرایہ ہے۔ جس مہاجن کا بنگلہ ہے۔ اُس نے حال ہی میں اُس کو درست کرایا ہے۔ غدر میں یہ بھی بہت کچھ ٹوٹ پھوٹ گیا تھا۔ جنرل سپلائرز کا ایجنٹ دو ہفتے کے قریب میں جیسا فرمائے گا۔ سجا دے گا۔ ان لوگوں میں ٹھیرانے چُکانے کا دستور نہیں۔ بل بنا کر بھیج دے گا۔ آپ اس کی رقم چُکا دینا۔ نہ جھک جھک نہ بک بک۔ بلکہ فرمائیے۔ تو مَیں اس صاحب سے عرض کر دوں۔ وہ خوشی خوشی اس کا انتظام کر دیں گے۔ مگر کہیں گے وہ بھی ایجنٹ ہی سے ٭

۱۳۳

من سُکھی تھوڑی دیر تک تو جاگتی رہی۔ مگر نیند بُری بلا ہوتی ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ تلوار کی دھار پر بھی نیند آ جاتی ہے۔ آخر اس کی بھی آنکھ لگ گئی۔ جب سو گئی تو کیا خواب دیکھتی ہے۔ کہ ایک جنگل میں وہی فقیر بیٹھا ہوُا چلم پی رہا ہے۔ اور اس کی چلم میں سے سونے چاندی کی ڈلیاں نکل رہی ہیں۔ فقیر کے سامنے ان ڈلیوں کا ایک ڈھیر لگ گیا ہے۔

اور سندر سنگھ سامنے کھڑا ہوا اسے ترچھی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔ اتنے میں فقیر نے آنکھ اُس کی طرف اُٹھائی۔ اور سندر سنگھ فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔ پھر سونے چاندی کی ڈبیوں میں سے ایک دیبی نکلی۔ اور اُس نے موہن کا روپ بدلا۔ اور فقیر بھیڑیا بن کر اُس کے پکڑنے کو منہ پھاڑنے لگا۔ ہر چند من سکھی نے چاہا کہ چلاؤں۔ اور جس طرح ہو سکے موہن کو بچاؤں۔ مگر اس سے نہ بولا گیا پھر نظر اُٹھا کر جو دیکھا۔ تو سندر سنگھ گھوڑے پر سوار اور تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے چلا آتا ہے۔ اتنے میں بھیڑئے نے موہن کو اُٹھا کر اپنی پیٹھ پر ڈال لیا۔ اور بھاگنے لگا +

۱۳۴

ہندوؤں میں اور بھی بہت سے مذہبی فرقے ہیں۔ جن کے بانی فقیر گذرے ہیں۔ اور ان میں سے ایک فرقہ جسے سکھ کہتے ہیں۔ بہت مشہور ہے۔ اِس فرقے کی ابتدا گورو نانک جی سے ہوئی۔ یہ گورو کالو نامی ایک کھتری کے ہاں ضلع لاہور کے تلونڈی گاؤں میں سنہ ۱۴۶۹ء میں پیدا ہوئے تھے۔ جب وہ بڑے ہوئے۔ تو کالو نے اُن سے سوداگری کرانی چاہی۔ اور

چالیس روپے دے کر کہیں تجارت کو بھیج دیا۔ اتفاقاً رستے میں وہ کئی فقیروں سے ملے - اور اُن سے کچھ گفتگو کی - اُنھوں نے سمجھایا - کہ دُنیا بالکل ناپائیدار ہے - اس پر دل نہ لگانا چاہئیے - اور جہاں تک ہو سکے - اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے - گورو نانک کے دل پر اس گفتگو کا کچھ اثر ہو گیا - وہ انہیں محتاج دیکھ کر چالیس روپے کا آٹا شہر سے خرید کر لائے - اور سب کو کھلا پلا کر خالی ہاتھ اپنے گھر چلے آئے - ان کا باپ یہ حال سن کر بہت ناراض ہوا - اور غصّے میں آکر چاہا - کہ اُنہیں خوب مارے - کہ ایک مسلمان زمیندار نے اپنے پاس سے چالیس روپے دے کر اُنہیں بچایا - جب گورو نانک کا دل کسی پیشے پر نہ لگا - تو اُن کے باپ کو بڑا غم ہوا - اور وہ اس امر میں طرح طرح کی تدبیریں سوچنے لگا ٭

۱۹۳۱ء

مفید عام پریس لاہور میں
باہتمام
لالہ موتی رام مینجر چھپا

EXERCISE 1.

NUMBERS REFER TO LINES OF EXERCISES.

1. The young ones of a rabbit look very pretty.
2. Kittens.
3. Calf.
4. Nobody wears a ring on the thumb.
5. Monday week.
   Will be married to.
6. Worth one rupee.
   Mill flour.
   Kettle.
   To be tinned.
7. When there is a famine labour is cheap.
8. The art of Government.

EXERCISE 2.

1. The doctors have given up all hope.
2. Ignorance.
3. I have sentenced you to six months' rigorous imprisonment for this crime.
4. A person, blind of one eye, is more fortunate than.
5. Why do you stand on formalities so much ?
6. He did not lose heart even in difficulties.

7. He was never shaken in his resolve.
8. He never lost faith.
9. On reaching.
   Strange sight.
10. Of uncommon ability or extraordinary talents.
12. Nothing can be said about this matter yet.

EXERCISE 3.

1. Rooms.
2. I am very fond of light.
3. He is an ordinary person.
4. What will you gain by quarrelling over trifles ?
5. Mere.
6. He has slight fever.
7. It was drizzling all through the night.

EXERCISE 4.

1. The officer is now inclined a little favourably or the officer has relented a little.
2. The sugar market is dull.
3. Mango-cuttings are available here.
4. Please take your seat ; make yourself at home.
5. Oh, good.
6. The education given in this school is poor.

EXERCISE 5.

2. Is a little under-baked.
3. Have you any dealings with him ?
4. Don't tell him anything.
6. We had a long talk with them.
7. The whole of the district is under water.
9. Everybody cannot do this work or it is not the work of every man.

EXERCISE 6.

3. A lazy fellow, or an idler.
4. He began to cry like a baby.
6. In a storm.
   Were sunk.
7. When will the steamboat leave ?
8. Let us go for a walk on the mall.
10. I shall accompany you to the railway station
11. The sun has set.
12. Such are, indeed, the ways of the world.
13. Revolves.
14. What is in store for him ?
15. It is hard to understand the ways of God.

EXERCISE 7.

1. Confluence, meet.
2. The islands of Andaman and Ceylon.
4. There is a famine in the Deccan.
5. The Carnatic. Height.
6. The Indian Ocean.
7. The Himalayas.
   Guard.
8. The Vindhyas are much bigger than the Alps.

EXERCISE 8.

1. Kali Das is the Shakespeare of India.
2. The Chief Justice is on tour these days.
3. The sacred book.
4. German scholar.
6. Very few of us can write English like the English.
7. Polite.
   Well dressed.
8. The rains.
9. I require one and-a-half yards of muslin.
10. I have taken two and-a-half glasses of water.
11. The best student.
12. We reached Kabul on the eleventh day.
13. Look, what a wonderful bird this is.

EXERCISE 9.

1. have rented a shop of him.
3. Are you in service or in business ?
4. I shall bring a suit against him.
5. What was the matter with you yesterday ?
7. Will you please introduce me to him ?
11. Marks.
12. Look here, make a bed here.

EXERCISE 10.

1. Asked me for a pice.
2. A cloth shop is sure to do well here.
3. How are you doing these days ?
4. My eye is sore.
5. The sun has not come out yet.
6. All of a sudden the fire blazed up.
8. Please see him into the train.
9. This article will be sold off at once.

EXERCISE 11.

1. Reading and writing.
2. They read out the letter to me.
3. Let me tether the cow.
5. Has nibbled.

6. Will beat me.
7. He does not call me by name.
8. I do not believe in ghosts and spirits.
9. He did not acknowledge his mistake.
10. Tell the truth and utter no lies.

EXERCISE 12.

1. Will you put this book on the table ?
2. Keep the book with you for the present.
3. Money, Deposit.
4. He has shown (or showed) no regard for me.
5. He keeps a beard now.
6. The cistern water has been allowed to run.
8. This pair of shoes is very tight.
9. Have you not started working yet ?

EXERCISE 13.

1. We threw ten stones at the mango, but not one hit it.
2. Have sent for.
4. Rinse the towel please.
6. May I take rice ?
7. Is brushing.
8. Wait please, I shall be back in a minute.
9. Died of Cholera.
10. What have you done ?
11. His finger began to bleed.

EXERCISE 14.

1. I have to attend office on Sundays even.
2. I have just sat down to my meal.
3. Is very fond of.
4. It will be night when I return.
5. Quinine is very bitter.
6. I am dying of hunger.
7. You should take quinine thrice after the fever has left you.
8. One after another.
9. Not finding him at his house.
10. After leaving College.
11. Took up service.
12. Think out a plan.
13. Will you go on foot or by train ?
14. He was travelling on the roof of the carriage.
15. Owing to his illness the arrangements gave way.

EXERCISE 15.

1. All the provisions.
   In time.
2. Verse.
3. Natural scenery is very interesting (or captivating).
4. Good advice.
5. The English are generally kind to foreigners.

6. He has ordered that this work should be undertaken.
7. Under these circumstances it was not advisable for me to go there.
8. Was not used to taking rice.
9. On his return from England.
10. The English fashion.
    Is a great supporter.
11. He takes vegetables.
    A good deal.

EXERCISE 16.

1. Sugar.
2. The coals were burnt to ashes.
3. Scissors.
   Tongs.
4. I have lost my job.
5. My Ramayna has been lost.
6. You will not suffer any loss by this.
7. His sleep was broken.
8. He was sentenced to death.
9. He was beheaded.
10. He is very angry with me.
11. I don't know him.
12. He is a friend of mine.
13. There is not a tinge of mercy in his heart.

EXERCISE 17.

1. He looks a gentleman.
3. You will have to sign.
4. Parliament.
5. Fruit.

EXERCISE 18.

1. What is this box made of ?
2. With what ?
3. Is there a house at all there ?
4. Kept rolling in bed.
6. No one can fight against Fate.
7. While no one was watching.
8. The gun was standing against the wall.
9. The moment it caught fire the powder exploded.
10. He missed the mark.

EXERCISE 19.

1. It is only hearsay.
2. Seeing.

   Shied.
3. Are sinking in the mud.
4. There is no connection between these two statements.

5. Turning.
   Came in sight.
6. The three brothers, too, stood staring
7. Made off.

EXERCISE 20.

1. A sound like music. The sound of some-one singing."
2. Available.
3. Matter.
   Decide.
4. What harm will this do to you ?
5. Change.
6. He treated me very kindly.
7. This matter is being talked over in the whole town.

   Or

   They are talking about it all over the town.

EXERCISE 21.

1. Prevention is better than cure.
2. This is a thing of daily occurrence.
3. He goes to work with his brother without fail.
4. Can train.
5. Now he has been found out.
6. I do not know what has soured (affected) his temper these days.
7. The murderer.
   Hole.
   Fired the gun.

EXERCISE 22.

1. This is a good opportunity for you.
2. Since when have you known this man ?
3. He used to pass off lightly anything harsh said to him.
4. He is a past master in imitation.
5. These people worry my life out of me.
6. Turns pale.
7. You cannot depend on that man.
8. These people have not even a touch of humanity in them.

EXERCISE 23.

1. I cannot undertake to attempt such an impossibility.
3. This man never tells the truth even by mistake.
4. Through.
6. In order.
7. A thousand difficulties.
8. These words are not used in every-day speech
9. He has sprained his right ankle.

EXERCISE 24.

1. The roofing of this bungalow cost me three hundred rupees.
2. Did any one move this topic too ?
3. ....a little better to-day.

4. I reminded him of his promise.
5. Do not call for the doctor now.
6. Heat it or apply heat to it.
7. Come across the bridge.
8. Has the bridge collapsed ?
9. Ran over.

EXERCISE 25.

1. Whom did he see here ?
3. How is he related to you ?
5. How many children have you ?
7. I have not dressed yet.

EXERCISE 26.

1. My name is the same as yours, or I have the same name as you.
2. So, as,
3. He will slip down and I, too, shall.
5. Well.
6. It is all the same to him whether you leave or stay.
7. I am thinner than he is.
8. I became seriously ill in a short time.

EXERCISE 27.

1. It is very hot outside.
3. Chain, long, I require a small one.
4. Give me the smaller of the two.

5. This child is the prettiest of all I know.
6. Next station is Lahore.
7. Toast.
9. I have not the least intention of acting upon his advice.
10. Going away is more dangerous than staying on.

EXERCISE 28.

2. What will you do next ?
3. Who came last ?
4. Will last for many days more.
5. At his very sight the deer sprang off.

EXERCISE 29.

1. Wake him up at six.
2. A new temple was built.
3. She died of a fall from her horse.
4. I have been promised promotion.
5. Does this spring supply water to the town ?
7. Expelled from.
8. He will not be allowed to remain here.
9. Trouble.
10. Should Hari's horse be saddled ?
11. Will you come to see ?
12. Will you stand surety for their safety ? or be responsible for ?

EXERCISE 30.

1. You are making noise without purpose.
2. May I tell you a story ?
3. The dog does not eat it.
4. Does not the gun fire ?
5. Such was, indeed, the will of God.

EXERCISE 31.

2. Pay no heed to.
3. The wheel would not go round.
4. It is shameful that I should be treated thus.
5. He is free to say what he likes.
6. Will you have some bread and butter ?
8. Sin.
9. Can undo.
11. I cannot help crying.
12. Who will he possibly be ?

EXERCISE 32.

1. You could never ride well.
2. I could not but obey you.
3. I was afraid, I would fail to pass the examination.
4. Must enquire of his whereabouts again.
6. Till next Sunday.
7. Must have seen me.
8. Must have set fire to.

EXERCISE 33.

1. I shall be sitting in the centre of the front row.
2. I have been waiting for him for an hour.
3. Will not the trains be running to-day ?

EXERCISE 34.

1. Are you about to sneeze ?
2. The bee is on the point of stinging me on the lip.
3. It is better for you to go.
4. He will have to respect me.
7. I pretended to be dumb.

EXERCISE 35.

1. Including.
2. Why have you given up your studies ?
3. The scenery of this place is worth a visit.
4. They kept quarrelling.
5. He will look forward to seeing us again.

EXERCISE 36.

1. I bought these boots ready-made.
   Were made to order.
2. He is sitting with his legs stretched out.
3. Had the fire lighted ?
5. I am afraid of a thrashing.

EXERCISE 37.

1. If you are here I need not come.
3. He has told me that he feels very shy.
4. You have told me that you are very kind-hearted.
5. I told him that he was playing false to Mohan.

EXERCISE 38.

1. He is wearing the same dress as he did yesterday.
2. Ten years ago, I came to this city.
3. When, sold to.
4. Speak a little louder, I cannot hear you.
5. Began to doze.
   Sleep overpowered.
   Began to snore.
6. The blot on this cloth cannot be removed.
7. Solid.
   The bamboo, hollow.

EXERCISE 39.

1. Wrote to him as a precaution.
2. Did you know at all how to use it.
3. He is hard of hearing and his brother is short-sighted.
4. Is a pseudonym, or an assumed name.

5. Do as he asks you.
6. They fell out after years of friendship.
7. Things must have their own course or what is destined must happen or things will be what they will be.
8. Should I tie it loose or tight ?

EXERCISE 40.

2. Have you finished your dinner ?
   You have been very quick to-day ?
3. The room requires dusting.
4. Presently the clock struck ten.
5. The horse ran so fast that it seemed to be flying on wings.
6. Brushes his teeth.
7. The fashion of wearing a hat is gaining a great popularity or the hat is getting into fashion more and more.
8. He has been working extremely hard at his books.

EXERCISE 41.

1. Cheques can be cashed from the bank from 10 A. M. to 3 P. M.
2. Kitchen.
   What has been cooked ?
3. Help them.
   Wash their hands.

4. Eatables.
5. Trays.
6. Rainy season is a nuisance indeed.
   It is a job to light a fire in the oven.
7. The moment the trigger was pressed, five starlings dropped down.

EXERCISE 42.

1. Come, let me give you a drink at Kailash's.
2. Sir Charles Munro and Lord Rawlinson have been the two Commanders-in-Chief who tried a little to cut down Military expenditure.
4. Travellers.
5. For expenses, every month.
6. The Professor walks daily from his house to the college in order to keep up his health.
7. Alla Ditta lives in such a style that he appears no less than a Professor.

EXERCISE 43.

1. Fruit, generally.
2. He got tired on the way.
3. It is four hours' journey from Lahore to Jullundur by rail.
4. We feel light after sleep, or sleep makes a a man feel light.

5. Do not meddle with the affairs of others unasked.

6. Leaks much.

EXERCISE 44.

1. Some signs almost convinced him that the coast was probably near.

3. Depth.

At places green weeds could be seen floating on the surface of the water.

EXERCISE 45.

1. Camphor, various purposes.
3. External use.
4. On the occasion of religious ceremonies.
5. Coffin.
6. Is embalmed or perfumed.
6. In the houses of the rich.
flame.
7. Tablet.
8. It looks wonderful.

EXERCISE 46.

1. How wonderful are the ways of God ?
2. Creates, nourishes.
4. Clouds.
6. Duststorms.
7. In the rainy season.
Does not leave even a trace of them.

EXERCISE 47.

2. Christian.
3. These ideas are being given up as time goes on.
5. The style of one's dress depends on one's way of living and one's purse.
6. If a man can afford.
7. Demands.
8. There is no harm.

EXERCISE 48.

2. There is such an abundance of them.
6. Free.
7. Unasked.

EXERCISE 49

1. Why tea acquired so great a vogue in the world so soon.
3. A cup.
3. Is refreshed.
4. Fatigue is removed, and one feels in a way refreshed.
5. Coffee and cocoa have also the same effect.

EXERCISE 50.

1. California.
2. Mammoth.
4. Height.

5. The girth of the trunk.
7. Burnt it hollow.
11. Abreast, or side by side.

EXERCISE 51.

1. The whale.
2. In order to take breath.
   Appears on the surface.
3. Harpoon.
4. Dives into the water.
6. Cover it with wounds.
8. Senseless faints with loss of blood.

EXERCISE 52.

2. Habitation.
   Wilderness.
7. Intelligent.
   It understands or notices even the slightest gesture.
8. It is difficult to catch it.

EXERCISE 53.

1. The Himalayas.
2. No enemy can come from the north.
4. It serves as a strong wall.
5. Had there been no Himalayas in its north, the history of India would have been quite different from what it is to-day.

8. Rise.
8. Checks.
9. A good deal of rain falls.
10. Rice grows in abundance.

EXERCISE 54.

2. Mathematical teacher.
2. Task for the vacation.
4. By the noon train.
5. I intend.
6. Brother.
7. He knows a lot about these things.
8. Cheap.
8. Of a good quality.
8. Last week I asked father.
(*Faqt* need not be translated into English.)

EXERCISE 55.

1. It is so intensely cold at these places that
2. the body becomes numb.
3. becomes hard as stone.
4. Wonderful are the ways of God.
5. Human race.
6. The Esquimaux or the Eskimos.

EXERCISE 56.

1. Generally.
1. Shallow.
2. People who live near.
3. Regions.
4. Export.
   Thus they make thousands.
7. Occupation.
7. Fishing.
8. Useful.
9. Cockles.
9. Shells.
10. Sponge.
11. That trade with other countries can be carried on easily.

ish.)

EXERCISE 57.

that.

1. Five years ago when I was seven.
5. Is situated right in the centre of; Mr. Forman.
6. a missionary.
7. Started this school.
9. Was pulled down or razed.
10. Raised a new building.

EXERCISE 58.

1. It is not a miracle ; magic.
2. Let me show you another thing quite as interesting.
4. A glass rod.
4. Rubbed it on a piece of silk.
7. Stuck to.
8. Magnet.
9. Drew. attracted.
13. Natural force.
13. Of which you are ignorant.
13. Electricity.

EXERCISE 59.

2. When overpowered by sleep.
3. An old woman came crying.
4. What is the matter ?
5. Husband.
6. To sell to the Royal army.
7. All of a sudden the dacoits fell upon them and plundered all the merchandise.
9. Unfortunate persons.
10. The guards took them for spies and arrested them.
11. Helpless.
11. For justice.

EXERCISE 60.

1. Dressed in rags.
2. Was shivering with cold.
3. It was difficult to pass the crossing.
5. There was no one near.
7. They ran homewards.
12. Ahead.
14. Took her across the road very carefully.
16. Blessed the boy again and again.

EXERCISE 61.

1. A young man of a noble family wishes to leave his home to get education.
4. If you permit.
4. Caravan.
5. Which is shortly to start for our capital.
7. Scholars of every branch of learning.
8. Learning is much appreciated there.
9. Orphan.
10. Though it made her very sad.
11. She could bear her son's separation for the sake of knowledge.
13. Promising lad.
    Noble idea.

EXERCISE 62.

1. It is the duty of workmen that they should not make impure articles with the intention of deceiving people.

3. Merchants.

3. Duty.

3. Goods.

3. Should not sing false praises of.

4. Defects.

4. Shortcomings.

5. Short weights and measures.

6. Adulteration of goods is the worst of sins.

7. The customer ought to test the articles carefully.

8. He has every right to raise any objection he likes.

9. When the price is settled.

But when once the price has been settled; demanding more or paying less, or offering false coins or intimidating the shopkeeper, shows extreme meanness.

13. The path of truth is straight, there are no dangers.

14. No wayfarer has yet gone astray on this path.

EXERCISE 63.

1. Australia.
1. Known.
2. Common trees.
5. But point straight towards the sky.
4. That is why.
5. Thick.
5. However they have certainly this advantage.
7. That they have a thick undergrowth.
8. Gum acacia.
10. No branch shoots out.

EXERCISE 64.

1. Instrument.
2. Delicate or sensitive.

That, not to speak of sound, even the rustling of clothes and the faint sound produced by the beating of the heart.

4. Can be recorded.
5. Screen.
6. Does not obstruct its action.

EXERCISE 65.

2. Most of our time.
2. The open air.
3. Airy.

4. Ventilators.
4. So that the air may come in one way and pass out through another.
5. The kitchen.
8. Courtyard.

EXERCISE 66.

1. At the close of winter the spring begins.
2. South winds.
3. Birds twitter all the day long ; garb.
4. They present a beautiful sight.
5. Every creature feels a new life working within him.
6. Faces begin to reflect joy.
6. Fragrant flowers.
7. Bloom.
8. Perfume the air with their sweet odour.

EXERCISE 67.

1. On foot.
2. There were no other means.
5. Trained.
6. Somewhere.
7. Mules.
8. Deserts (sandy places).
11. Some rich people use elephants to ride on.
13. Ostriches.

EXERCISE 68.

1. In its wild state the tea shrub grows into a fairly large tree.
3. Is cultivated.
   Keep on pruning and trimming.
5. Those who gather tea leaves.
7. Season.
8. Beds.
10. Twigs.
10. Pluck them off very carefully.

EXERCISE 69.

1. Population.
2. Have a majority.
   Country.
3. Race.
4. Arabia, Persia.
5. Malaya.
   In their national dress.
7. The greatest commercial centre (the greatest trade market).
8. Business.
9. More prosperous.
10. Millionaires, Multi-millionaires.
11. Shipbuilding.
    Weaving.

12. Tanning.
13. Besides silk and cotton chintz factories.
    Magnificent.
16. Terminus.
17. Market.
    The museum.
    Are specially worth a visit.

EXERCISE 70.

1. I regret that a mere peasant understood m
   but you did not.
3. In no way you are fit to be a minister.
5. I shall remove you from this post.
7. Bags.
10. Told the whole story.
11. Have you come empty-handed or have yo
    brought something to offer.
14. I present you this small sum.

EXERCISE 71.

2. Cheerful.
3. Good-natured.
3. Hot-tempered.
3. Ill-natured.
4. He was so proud that he did not regard a
   one as his equal and looked down up
   every one.

6. Teachers.
6. Out of fear.
7. Could not reform his nature.
8. Bad habits.
9. Took deeper root into.

EXERCISE 72.

1. Knowledge is a great treasure.
   Salvation can be attained.
2. Wealth and riches have no value against or in comparison with.
3. A learned pauper is far better than an illiterate king.
5. The piety of a thousand men cannot compare with the knowledge possessed by a single individual.
7. Beast.
8. Cattle.
10. Beasts. Pen.

EXERCISE 73.

4. Got some pay.
5. Used to study at night.
6. It was the reign of.
7. He corresponded with the king of Persia.
8. Ambassador.
9. Message.

11. Peculiar construction.
12. Ministers.
13. Kept thinking over it for days but coul[d] not make any sense out of that line.
14. Were gravely anxious or viewed it wit[h] grave concern.
15. It will be a great slur on Indian learnin[g] and scholarship.

EXERCISE 74.

2. Dear mother.
3. And see maternal grandmother.
7. First quarterly examination.
10. Otherwise you will have to lag behind th[e] class.
13. He does many sums wrong.
14. Formula.
17. Pay my respects to dear father.

With best respects, I am,

Your loving son,

EXERCISE 75.

1. In front of.
1. Pleasant.
2. The mall.
4. Beds of green grass, lawns.
5. On either side.

6. Houses for the English to live in.
7. The statue of Lord Lawrence.
8. Her Majesty, the Empress Victoria.
9. The telegraph office.
9. Are situated on this very road.
10. Freemasons' Lodge.
11. The Zoo.
12. Montgomery Hall.
12. European Club.
15. Chiefs' College.
16. Ruling Chiefs.
17. Queen Mary's College.
18. The rich.
19. There are special arrangements for water.
20. Pipes and electric lights.
21. Every inch of ground is irrigated by pipe water.
22. Every house is bright, lit with electric light.

EXERCISE 76.

1. Bathing quickens the circulation of blood.
2. Feels active.
4. Catches many diseases.
6. Lazy.
8. They also worship God.
12. Cleanliness is next to godliness.

16. Cleanliness has a magic effect on the soul of man.

EXERCISE 77.

1. Warriors (Knights).
   Gathering.
2. Bow.
3. No one dared to lift it for fear of being laughed at.
5. Rank or row.
6. Suddenly.
   Stepping forth.
7. Raised a cry.
8. Why do you deprive us of our livelihood ?
9. He paid no heed to that.
10. Shot such an arrow that it struck right in the eye of the fish.
12. A garland of flowers.
13. New bride.
14. Came to know that they were Kashatryas.
15. Grief vanished.

EXERCISE 78.

1. Besides.
4. Domes.
   Towers.
5. Golden Pinnacles,

6. Mausoleum.
   Last resting place.
9. Has no equal.
11. Sight-seers.
12. Customers.
13. Every time people have to elbow their way through the crowd.
14. The shops of jewellers and merchants are furnished like museums; and they present the scene of an exhibition.

EXERCISE 79.

1. What is that shining something, like a cloud?
3. The milky way.
4. A powerful telescope.
5. Is in reality a cluster of innumerable stars.
8. It is impossible to count them.
14. Wonders.
16. Who can he be but God ?
19. Through the observation of heavenly stars.
20. Wisdom.
21. Greatness can specially be realised.
22. Wise men.

EXERCISE 80.

1. Poor and needy.
2. Have become so rich.

4. That is to say we have made so great a progress.
5. We have exchanged a palace for a hut.
6. Late.
11. Whom do you think to be dead ?
18. He was something of a vagabond or was fond of roving.
29. He dealt in sheep.
30. What a big fortune he has left behind.
31. How did you come to inherit this wealth ?
33. But love of country was still there in him.

EXERCISE 81.

1. Performed his toilet.
2. Had a little breakfast.
3. Then the day advanced.
4. Chatted about.
6. Dined in a hurry.
7. Had a happy time with friends.
8. Attended a lesson or two half-heartedly.
11. Felt lazy.

EXERCISE 82.

1. Birds, during flight, work their way through the air and move their wings.

2-3. While flying a kite you keep jerking the string lest the kite should fall down.

4. On this little idea depends the construction of the whole mechanism of an aeroplane.
5. A fan, a propeller.
5. Which revolves with great velocity.
8. Zeppelin.
9. Unwieldy and dreadful mechanism.
10. Metal.
11. Experts test it with the help of a microscope.
12. Part.
13. Lashing or blasts of wind.

EXERCISE 83.

1-2. Famous place.
3. Is obtained from this very place.
4. There is no such peculiarity as to show.
6. In the vicinity.
8. Has kept hidden such a valuable treasure.
9. Dry rocks.
10. Not so fertile.
13. Waggons or trucks.
15. Workmen and officers whose duty it is to conduct and supervise mining have settled in a fairly large number, or there is a fairly large colony of.
16. Officers of the Salt Department.
17. In short it is due to salt that man has peopled this wilderness.

EXERCISE 84.

1-3. The chief or leader heard a voice from within himself which said, " You wretch are you not ashamed to see that this child is true to the word of his mother.

4. Grand Master or the Almighty.

5. You are molesting and destroying his creation without any cause.

6-7. The leader of the Bandits renounced his cruel profession.

8. His comrades followed suit, or did as he had done.

10. Robbers.

10. Heap of booty.

11. Turned righteous all at once.

13. Begged their forgiveness.

16. Whose truthfulness had such an effect.

17. Future life.

17. Grew to be a great man.

18. Lives up to this time.

EXERCISE 85.

2. Are of quite a different design or type.

3. They have no courtyard at all.

7-8. Never a month not a week even passes, during which some houses are not burnt down by fire.

9. Are burnt to ashes.
10. The Government have made excellent arrangements for putting down these fires.
10. Are appointed for this purpose.
15. At once guns are fired.
16. Firemen.
    Tools.
18. Recklessly.
19. If any way-farer is trampled under by them in their rush it is no fault of theirs.
23. Health.

EXERCISE 86.

1. The nurse.
   The prince.
2. With the intention of murdering.
3. Cradle.
   Will take him for the prince.
5-6. She did not care in the least for that and preferred the death of her own baby to her master's.
7. Fruit basket.
8. Was hidden.
9. His hands red with the Rana's blood.
9-10. Putting the prince, too, to sword.

12. Her mother's love forbade her saying a word.
13. She only pointed to the cradle where the child lay.
15. Only son.
16. That faithful nurse watched, but did not utter a word lest the secret should be out.
18. Did such a deed.
19. In letters of gold.

EXERCISE 87.

2. In order to discover a sea-route.
3. His course led him to the Island of Cuba.
6. Light some dry herb and let the smoke out from the mouth.
8-9. As communications increased and those people became better known.
10. That they had been used to taking snuff.
13. Its systematic cultivation began; or it was cultivated scientifically.

EXERCISE 88.

1. When the sun was about to set.
2. Made a vigorous attack.
3. A panic spread through the Rajput army.
4. All at once the tide turned.
5. Scattered in the twinkling of an eye.
6. The chief Sardars were killed in the battle.
7. Rai Pathora was captured and killed.

EXERCISE 89.

1-3. If man were to think over the build of his own body, he would see that every hair of his shows how wise and kind God has been to him.

5. Part.
6. Wonders.
   Capacity.
7. His performances are wonderful.
9. Machines.
11. Very emphatically.
13. Unwieldy machinery.
15. Screws, rollers, wheels, axles, springs.
22. Structure.
   Easy, simple, brief.
23. Palm; having three joints each.
24. That's all.

EXERCISE 90.

2-3. As soon as the teacher puts a question to them they are totally confused or perplexed.

5. Become so nervous.
8. If they have a little control over themselves they would be able to give a very reasonable answer; or give a tolerably good answer.

EXERCISE 91.

1. Generally the earth.
   Flat.
2. Hills, valleys, commonly.
4. A smooth flat plain.
5. In fact our eyes are badly deceived, or thi
   is a case of optical illusion.
10. We shall reach its end.
    Meet rows of stars, or row after row.

EXERCISE 92.

1. Muslin.
   Cotton.
2. Was grown.
   Yarn.
3. Was spun.
4. Most favourable.
5. The minutest thread could be spun owing
   to the wet air ; or to the moisture in the
   air.
8. Eye-sight became weak.
11. Heat.

EXERCISE 93.

2. Make lumps of soft snow.
2-3. Enclose round a space and arrange them
     like bricks.

5. Incline them inwards.
6. So much so that a dome like house is built.
7. Opening.
8. A transparent piece.
9. Window for light.
10. A kind of tunnel.
11. Porch.
    Door.
12. One has to go down on one's knees to pass through it.

EXERCISE 94.

1-2. In order to take possession of his ancestral fortress.
3. Absence.
5. His eyes were wet with tears.
6. Procession.
8. Bier.
   Cremation ground.
11. Earthen vessel.
12. So that no delay.
14. A kind of drum.
15. A rolled flag.

EXERCISE 95.

1-2. Books were either not available or if any could be had at all they were very dear.

4. Owing to the printing press, books are cheap like vegetables (sell as cheap as).
5. The means of communication which even the kings could not have.
6. An ordinary person.
8. A miller-woman (common people).
10. Reality.
10. May have a look at.
11. A correctly drawn map of every country can be had as cheap as paper.
14. Islands.
Deserts.

EXERCISE 96.

1-2. She fell in love with the courage of Rai.
4. Confined her, or kept her under custody.
6. At once the Rajput blood boiled.
7. Rushed at Kanauj, and carried away Samyukta in broad day-light.
8-9. Honour stirred the warriors of Kanauj.
11. But brave as he was, he did not give up the peerless pearl he was carrying away.
12. Somehow or other he fought his way to Delhi.

EXERCISE 97.

1-2. There are some points about writing an essay in the examination hall which deserve the attention of students.

4. Some time is set apart.

8-9. Waste a major portion of their precious time in deciding.

11. Choose.
    Which should appeal to the examiner.

12. Ideas.

14. Is a sheer mistake.

15. Subjects.

16. Can express his idea in a clear language.

18-20. It is not expected of the students that they should express learned ideas on a subject, in a high flown language by which their literary ability and the extent of their thinking should be judged.

22. Simple.
    Easy.

26. Minute.
    Incorrect.

EXERCISE 98.

2. There is much to see and enjoy.

3. Acrobats show their feats.
   Some people are preaching.

5. In whichever direction you look you see crowds of people.

6. Amusement.

7. Groups.

9. Terrace.

12. One is never tired of them.

14. Fountains.

14. Enjoy swimming.

15-16. In the evening when the Police turn everybody out, no one likes to go out.

18. Wrestling matches.

19. Feats of skill.

EXERCISE 99.

2-3. Has bestowed some superiority and speciality in which whatever pride it might take, is justified.

4. No one should boast of it as you do.

5. If there is anything in me of which I should feel ashamed it is due to you.

6. Base.

8. I find nothing disgraceful and detestable in me.

10. Softness ; feeling.

11. Skin.

12. A part of your body.

14. I was saved from decay and became your footwear.

16. If, perhaps, there be anything likely to do good to God's creation.

17. So long as this life lasts.

20. Lining of a richly decorated cap.

22. Fur coat.

24. Belt.

25-26. It is quite possible that I might have been made into a thing which you should have held very dear.

EXERCISE 100.

1. Remaining comrades.

2. They were in a very precarious condition.

3. They had been starving for days.

5. Did indeed express his satisfaction at their returning safe and alive.

7. Gave a curt reply.

8. When I cannot partake of your wealth, you have no claim to what I earn.

10. Free.

14. Very angry at this meanness.
    But they were dying of hunger.

15. They were obliged to.
    Lump.
    Corn.

EXERCISE 101.

1. This language was first invented.

2. Made fun of it, laughed at it.

4. In a natural way.

4. Means.

5-7. But, praise is due to its originator and his colleagues for their perseverance and skill with which they have turned an impossibility into a possibility.

8. Esperanto.

A large number has grown.

13. They admit this fact.

14. Literature.

Will prefer.

16. Common.

Will adopt.

18. A useful tie.

19. Specially may afford facilities in business.

20. May be able to work his way.

EXERCISE 102.

1-2. The stories of Baba Nanak's belief in the unity of God, and his understanding of God are well known to the people.

3. Impressive.

4. Saw some Brahmans who were pouring water at the trees.

5. With their faces towards the east.

6. As required by their religious ceremonies, so that its benefit might reach their ancestors.

10. Is wholly ignorant of the rites of worship.

14. Is it sense?
18. Handfuls of water.
20. Couplets.
    Devotion to God.
22. Were moved, and all fell at his feet (or kissed his feet).

EXERCISE 103.

1. Exactly in the heart of.
2. A big crowd.
3. Were dragging along a beautiful woman.
   Bier.
6. Were not acquainted with (were strangers to).
7. Crowd.
9. Whether she wants or not.
13. Accomplished.
16. Hoarse.
19. I have twelve hours at my disposal.
20. Helpless.

EXERCISE 104.

2. Settled down.
3. Capital.
6. Free or indepedent.
7. Inborn courage.
8. Ornament.

9. Partap used to say.
10. Arms.
    Strength.
    This head will never bow to any one.
13. But Partap, true to his word, did not like that or could not tolerate that idea.
16. Mad.
    Foolish.
17. Paid no heed to them.

EXERCISE 105.

2. Celebrations.
   Pomp.
3-4. Spared no pains in the entertainment of.
6. Sometimes tournaments for the exhibition of knightly skill were organised.
7. Religious discussions among scholars.
   Poetical contests.
8. Worth.
8. Jugglers.
9. Skill.
   Sacred.
10. Every night was a night of rejoicing.

EXERCISE 106.

1. Joan, simplicity.
2. Had a deep effect on.
   Saw her alone (or in private).

5. The whole world.
7. Pure hearted.
8. Fully convinced me of the truth.
11. Religious leaders.
    Sciences.
12. Masters.
13. Problem.
15. Right.
    Prompt.
16. Clear and elegant.
17. All bowed before her knowledge and scholarship.
18. The whole court admired and praised her.

EXERCISE 107.

1. Whose information is confined to a few subjects.
2. Who are not in the habit of thinking or observing.
3. Reign.
4. Might and tyranny have been suppressed by Justice.
5. Ancient prosperity and plenty have disappeared.
9. Old days are gone for ever.
11. We have seen in our own times.
12. Corn.

13. What hard times these are.
14. Thirty seers.
15. Pure crystal.
16. Bright.
17. Dung cakes.
    So on.
18. Is very dear.
    The moment a rupee is changed it is spent.

EXERCISE 108.

1. Custom.
2. Religious.
   Traditional.
3. The founder of a religion.
4. Followers.
5. Equal to religious laws.
7. And are not at all harmful and destructive.
7. Burial.
10. Obligation.
14. Poles.
15. Cotton.
    Ebony.
17. Certainly bears it in mind.
20. Might follow it or carry it out.

EXERCISE 109.

1. The other architect (engineer) did his best to give them advice but in vain.
2 Saffron.
3. Determined to win or die.
4. Would obstinately stick to their decision.
6. Put obstacles in.
8. Your Majesty. Protector of the world.
11. Your Majesty (feeder of the poor).
12. Always protect it with heart and soul.
15. Clay walls.

EXERCISE 110.

2. The horse was trotting along leisurely or was trotting slowly.
3. Felt irritated again and again.
5. Rush.
8. Just then she felt her heart jump to her mouth.
9. She would pray again and again. May it be all safe and well.
13. Her head reeled.
16. A woman was taking leave of her parents.

EXERCISE 111.

1. Gradually.
2. Increased his power still more.

5. Intelligent.

   Shrewd.

6. Great.

7. But God intended him for a different fate.

9. Spend in obtaining knowledge of military affairs.

10. Managed the estate.

    About the same age as himself.

EXERCISE 112.

1. Fairs.
3. The edict.

   Support this fact.
4. The origin of fairs lies in a definite want.
5. Disappearance.
9. Defective.

   Limited.

EXERCISE 113.

2. Is not incorrect.
3. Does not hesitate or object to.
6. Is so sure footed.
7. Without showing any signs of fatigue.
8. Some poor people earn their living only with its help.

9. Potter.
10. Loads.
11. But it is to be regretted.
12. Do not feed it well.

EXERCISE 114.

1. In the world the loss of everything can be made good somehow or other.
5. No apt simile can be applied to it or it cannot be compared well with anything.
7. Faster.
8. It passes away so stealthily or so softly.

EXERCISE 115.

3. Satchel.
5. Should win a name among the boys.
6. A keen student or anxious to learn.
8. Respects his teacher much.
9. Does not go out without permission.
10. Keeps aloof from them.
15. The body becomes active.
16. Undoubtedly.
16. Promising.
18. Will make his family well known.
20. How light it is.
    It is well polished too.
21. Skilled, workman.

22. The cushions are clean.
    Curtains.
23. Has been let down.
24. He has been raised.
25. Nagauri.
    They have metal rings on their horns.
26. Bells.
27. The bullock cart.
29. He has turned round and is talking to him
30. How the dog has rushed at them.
    Barks at.
31. Fearless.
    Do not shy in the least.
32. Chariots.
33. Jolts have to be endured.
36. They are not valued now quite as much.
37. Wedding parties.

EXERCISE 116.

1. Keen or sharp.
3. They would have struck against things everywhere.
5. Kite.
   Vulture.
   Eagle.
7. Is considerable.
7. Owl.

8. It can hear even the slightest sound.
9. Their sense of smell is also fairly developed.
11. Flamingoes.
    Crane.
    Stork.
12. They cannot have much sense of taste.
13. Do not masticate.
    Geese.
14. Tongues.
    Thick.
15. Honeysuckers.
    Honey.
16. Sense of touch.
17. Ducks.

EXERCISE 117.

2. Snow falls in abundance.
3. Are covered with.
4. Are frozen, freeze.
6. Experienced guides.
11. But planks are nailed at the bottom.
12. Stag or Elk, Reindeer.

EXERCISE 118.

2. Anarchy spread.
3. There was no one to check the Sikhs.

4. The Duranis.
5. The Maharathas.
   Kept breaking each other's heads.
6. Increased their power very rapidly.
7. They organised a huge army also.
9. Annexed.
15. Gave a fine proof of his valour.
16. Partly pleased with his bravery and partly compelled by circumstances, bestowed on him the title of Raja.

EXERCISE 119.

2. Tell us all the story of your life.
5. A small banking shop.
7. Could earn.
8. We lived from hand to mouth.
9. We ate the hard-earned simple food.
10. He provides for every one.
11. Greed.
12. Honesty.
14. Used to pawn to me.
15. Redeem.
16. A reasonable sum which had been settled beforehand.
   Deducted.

18. Never objected to. Neighbouring.
21. My business began to prosper.
    Now it came to pass.
22. Daily income.

EXERCISE 120.

1. Passed away peacefully.
3. Shoulder.
4. It was the same cruel master of his.
7. Runaway slave.
9. Transferred the case to the town.
10. Witnesses were called for.
    Evidence was recorded.
11. In the end this sentence was passed.
12. Should be torn to pieces by a lion so that all slaves should learn a lesson for the future and no one should venture to fly away from.
14. It was proclaimed throughout the town with the beat of drum.
18. Arena.

EXERCISE 121.

1. Rose quietly.
3. Putting the covers over the dishes.
   Tock a seat in the corner.
6. Munched bones.

7. Crumbs.
   Used dishes.
13. Sorry.
   The cook.
18. The pleasure which the solution of a difficult problem in mathematics had given to me.

EXERCISE 122.

2. It is useless to attempt to save my life by swimming.
4. Lay in the water like a dog.
5. Tide.
6. Light-house.
9. Safe and sound.
10. It did not give me any pleasure.
12. I had no hope of the safety of your lives.
16. Had the news sent to you that I was alive.
   Having rested a-while.
   By boat.

EXERCISE 123.

2. Had a pet dog also.
5. He did not enjoy hunting because the dog was not there.
6. Ran to him wagging his tail.
9. Drops.

14. You have devoured my very heart.
15. Being frightened.
17. The master was blind with grief.
19. Uttered a shriek.
    Breathed his last.
22. Safe and sound.
23. A wolf.
24. Had forced his way into the house.
26. Took him up in his lap.
27. Repented.
    What was the use of his being sorry for it afterwards ?

EXERCISE 124.

1. Cell.
   Mat.
3. He was surprised to find the maid standing by his bed and crying.
4. You loyal woman, may God bless you.
5. To thank you for your kind sympathy.
7. Armlet.
8. Heaving a cold sigh.
9. But I have not come to beg money from you.
10. Was startled.
12. Is it you disguised as a maid ?
15. Is there a place in the world which a woman cannot reach in order to keep her word.

EXERCISE 125.

3. A stream lay in the way.
8. The wife was a little upset.
14. Rotten.
16. Oh! what a great difficulty we have to face.
19. Plank.
20. If you were to be so unlucky, who would look after me and my children.
25. All of us will have to starve.
27. The more they thought about it the more cause for anxiety appeared to them and they became more and more concerned about their safety.
32. Both of them crossed the stream by the bridge safe and sound.
33. They were worrying themselves.

EXERCISE 126.

1-2. Asked, "why are your clothes covered all over with mud."
3. Smiled and said.
4. Truth has nothing to fear.
5. Had been punished for his lies so much.
8. Related the whole thing without keeping back anything.

EXERCISE 127.

1. Able.
2. A very young man.
4. Efficiency.
5. Capability.
   Early in life.
   Cavalry.
6. Relations.
7. Sayed by caste.
8. Respectable.
10. Steadiness.
11. He had retired on pension.
12. Passed his days.
13. Treated him with great respect.
16. Heard from Sosan of the arrival of her brother.
18. She was very anxious to see him.
19. Sister, God be with you.

EXERCISE 128.

2. A remarkable thing happened.
3. Account.
3. Papers in England.
6. Ammunition.
   The leader of the Labour Union.

7. You should increase the wages of the workers.
8. Otherwise.
9. The owner of the factory.
10. Difficult.
10. Because we have entered into an agreement.
12. It is impossible to go against it or to break it.
13. Not listen to.
14. Lord Kitchener.
16. Pistol.
17. Levelled it at his head.
18. Either leave England or see the workmen go back to their work and sign this document.
21. Saved his life thereby.

EXERCISE 129.

1. It is said.

   Bagdad.

   Hermit (A holy man).
2. He was well aware of the realities of the world.
4. Wise.
5. Realised the ways of God.

   A comfort for the human soul.
6. A balm for the heart.
8. Without a fellow traveller or companion.

9. Band.
10. Wealth.
 Determined to murder him.
12. Pilgrimage.
 Travelling expenses.
13. If this amount satisfies your needs (solves your difficulty).
14. I have no objection.
15. So that I may finish this journey in peace and alone.
16. Bow my head before (or rest my eyes on) the threshold of Kaaba which my eyes have longed to see for so long a time.
20. Helpless.
21. Was looking for.
21. Terrible desert.
22. Dreadful forest.
23. A flock of cranes.
26. God who alone knows the hidden and the visible.
29. Avenge my murder.

EXERCISE 130.

1-2. Not minding in the least what luck the journey would bring me.
5. Armed.
7. Fell upon them.
8. The weapons were useless.
9. Every one was trembling.

10. Drivers.
13. Drove away.
    Searched everyone of them.
15. Treated Khushal Chand so cruelly.
17. Talked with humility and said very pleasing things.
18. Taking off.
    A loin cloth.
18. Dhoti.
19. Was very roughly handled, indeed.
23. " If you desire your safety, run away."

EXERCISE 131.

2-3. Expressed his great appreciation of the hospitability and frankness of the English.
4. On parade.
7. Army.
8. The Sardar.
8. At once.
11. Camp.
13. His Excellency, the Governor-General went to receive.
15. Movement of the artillery.
16. Reached the (vault of the revolving) sky.
17. Regiments.
    After that. The cavalry.
18. Skill and art.
20. Exhibited fine feats.

EXERCISE 132.

1. Do not bother about that, please.
2. General suppliers.
3. Agent.
4. Bungalow.
   Select.
5. Furnish.
7. They took the roof off even, and carried away the material.
9. Furniture.
10. Supplied.
11. Opposite to.
    Across the road.
    Vacant.
12. The locality, too, is good.
13. The rent is about.
15. Has got it repaired.
    During the mutiny.
16. Fell into a disreputable state.
18. It is not usual for them to settle their terms beforehand.
20. There is no need to haggle at all, you should only pay their bills.

EXERCISE 133.

2. Sleep is very powerful.
3. Sleep overpowers one even in the heat of battle.
3. She fell off to sleep.

5. The same.
5. Smoking his pipe.
6. Lumps of gold and silver.
9. Is looking askance at him.
11. Disappeared.
12. Goddess.
13. Assumed the shape of Mohan.
14. Rushed to catch hold of him with open jaws.
19. In the meanwhile.
    Lifted him on to his back.

EXERCISE 134.

1. Religious sects.
2. The founders of which have been holy men.
4. Was founded by Guru Nanak.
5. Was born to.
7. Wished to put him to business.
9. By chance.
10. And talked to them.
11. The world is very transient.
12. You should try to keep aloof from (shun) it as far as possible.
14. In need.
16. With empty pockets.
17. Hearing this.
18. Was very angry and wanted to give him a sound thrashing.
21. Could not stick to any profession.
    His father was sorely disappointed.
22. And thought of various means to.